بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا ارسلناک بالحق بشیرا و نذیرا

الحمد للہ کہ نسخہ مستطاب مشتمل بر شرح مضامین کتاب مائۃ عامل نحوی المسمّٰی بنام

البشیر الکامل

بحل

شرح مائۃ عامل

تالیف

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ

مع اضافۃ المفیدۃ

١ اشعار مفیدہ در علوم عدیدہ

علم نحو و صرف۔

٢ صاحب مائۃ عامل۔

٣ مفصل حالات علم النحو۔

۴ علم النحو۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

إنا أرسلناك بالحق بشيرا ونذيرا

الحمدللہ کہ یہ نسخہ مستطاب مشتمل بر شرح مضامین کتاب نایاب نحوی ماۃ العامل المسمّی بنام

البشیر الکامل

مجلّل

شرح مائۃ عامل

تالیف

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ

مع اضافۃ المفیدۃ

1. اشعار مفیدہ در علوم عدیدہ
2. صاحب مأۃ عامل۔ علم نحو و صرف۔
3. مفصل حالات علم النحو۔
4. علم النحو۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

صاحب مائۃ عامل

تعارف عبدالقاہر نام، ابوبکر کنیت، والد کا نام عبدالرحمن ہے۔ جرجان کے باشندے ہیں جو طبرستان کا مشہور ضلع ہے۔ اکابر نحاۃ میں سے ہیں۔ علوم عربیہ میں آپ کی شخصیت مسلم ہے۔ معانی وبیان کے امام مانے جاتے ہیں۔ آپ کی نظر وسیع وفکر صحیح وقلم بخیج سے علمِ معانی کی جو خدمت منتہی الغایات واقصی النہایات بہم پہنچی ہے اس کا عشر عشیر بھی کوئی نہ کر پایا۔ انواع مجاز کے درمیان فرق قائم کرنا۔ بعض کو مرسل اور بعض کو استعارہ قرار دینا، انواعِ متشابہہ کے درمیان تمیز کرنا، مسائل ملتبسہ کو متمیز بالحدود کرنا اسی امام عالی مقام کی سعی بلیغ اور کامل جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ آپ کی تحقیقات غامضہ اور آپ کے زریں اقوال علماء بلاغہ کے لئے آج تک مشعلِ راہ بنے ہوئے ہیں۔ آپ کی بے پایاں خدمات کی بناء پر علماء بلاغہ نے آپ کو واضع علم بیان کے خطاب سے یاد کیا ہے۔

تحصیل علم زمرۂ متقدمین کے ائمہ وشیوخ کا عام شیوہ تھا کہ وہ تحصیلِ علم کی خاطر صحرانوردی اور بادیہ پیمائی کرتے اور مختلف ملکوں کا سفر اختیار کر کے سینکڑوں اساتذہ سے اپنی علمی پیاس بجھاتے تھے۔ مگر شیخ عبدالقاہر نے ابوعلی فارسی کے خواہر زادہ کے علاوہ نہ کسی اور سے علم حاصل کیا اور نہ شہر جرجان سے باہر قدم نکالا۔ انہیں سے آپ کی تحصیل کا آغاز ہے اور انہیں سے فاتحہ فراغ۔ اس کے باوجود آپ آسمانِ علم وفضل پر مہرِ تاباں بن کر نمودار ہوئے اور علوم عربیہ نحو، معانی، بیان، بدیع وغیرہ میں وہ شہرت حاصل کی کہ آج تک آپ کا نام روشن ہے۔ طاش کبریٰ زادہ آپ کی توصیف میں رقمطراز ہیں کہ عربی دانی اور فصاحت وبلاغت کے بڑے اماموں میں تھے اور مسلک کے لحاظ سے شافعی اور اشعری تھے۔" احمد بن عبداللہ الضریر المہابازی صاحب "شرح اللمع" اور ابوالمظفر محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن اسحاق الابیوردی صاحب "المختلف والمؤتلف" وغیرہ آپ کے تلامذہ میں داخل ہیں۔ ومن شعرہ رحمہ اللہ ؎

کبر علی العلم یا خلیلی، ومل الی الجہل میل ہائم ⁂ وعش حمار التعش سعیدا، فالسعد فی طالع البہائم

وقال ؎

لا تامن النفشۃ من شاعر، ما دام حیا سالما ناطقا ⁂ فان من یمدحکم کاذبا، یحسن ان یہجوکم صادقا

وفات آپ نے ۴۷۱ھ میں بزبانِ جگر لکھنوی یہ کہتے ہوئے ؎ لو خدا حافظ وہاں جاتے ہیں اب ⁂ جس جگہ جا کر کوئی آتا نہیں۔ وفات پائی۔ بعض حضرات نے سنہ وفات (۴۷۴) ذکر کیا ہے۔

تصانیف (۱) المغنی۔ شیخ ابوعلی فارسی کی "الایضاح" کی شرح ہے جو تیس جلدوں میں بتائی جاتی ہے۔ (۲) المقتصد شرح مذکور "المغنی" کا خلاصہ ہے۔ ایک جلد میں ہے۔ (۳) اعجاز القرآن (۴) تفسیر الجرجانی۔ یہ غالباً سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ (۵) الجمل۔ علم نحو میں مختصر سا رسالہ ہے۔ (۶) العمدہ یہ علم تصریف میں ہے۔ (۷) دلائل الاعجاز (۸) اسرار البلاغہ، دونوں معانی وبیان کی مایۂ ناز کتابیں ہیں جن کے متعلق حسبِ ذیل الفاظ میں تعریف کی گئی ہے۔ یہ دونوں بڑی نشانی ہیں اور دونوں علوم میں یدِ بیضا کی حیثیت رکھتی ہیں۔ بعد کے لوگ سب آپ ہی کے خوشہ چیں ہیں۔ (۹) مختار الاختیار فی فوائد معیار النظار، معانی، بیان، بدیع اور قوافی میں ہے۔ (۱۰) مائۃ عامل، عوامل نحو کے موضوع پر بہترین اور مشہور ومتداول متن ہے۔

شروح وتعلیقات مائۃ عامل (۱) شرح العوامل۔ از شیخ حاج باباطوسی (۲) شرح العوامل از شیخ حسام الدین توقانی۔ (۳) شرح العوامل۔ از شیخ احمد بن مصطفےٰ معروف بطاشکبری زادہ متوفی ۹۶۸ھ (۴) شرح العوامل۔ از شیخ یحییٰ بن بخشی متوفی فی اوائل ۱۰۰۰ھ (۵) شرح العوامل۔ از شیخ یحییٰ بن نصوح ابن اسرائیل (۶) شرح العوامل۔ از علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی متوفی ۸۵۵ھ (۷) الاعراب فی ضبط عوامل الاعراب۔ از شیخ ابراہیم بن احمد جزری (۸) تعلیق بر عوامل از سید شریف علی بن محمد جرجانی متوفی ۸۱۶ھ (۹) شرح عوامل جرجانیہ۔ از ملا سعداللہ (۱۰) شرح عوامل جرجانیہ۔ از حسن بن موسیٰ کردی [۱] متوفی ۱۱۴۸ھ۔

[۱] نزہۃ الخواطر۔ [۲] قال السیوطی فی البغیۃ ولیس لعبد القاہر استاد سوی محمد بن الحسین بن محمد بن الحسین بن عبد الوارث الفارسی النحوی۔

مفصّل حالات علم النحو

لغوی معنی لفظ نحو لغت میں مختلف معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اوّل قصد وارادہ یقال نحوتُ ہذا نحوًا ای قصدت قصدًا دوم جہت مثل "ہن نحو البیت عامدات" سوم مثل یقال ہذا نحوًا ای مثلہ چہارم نوع یقال ہذا علیٰ اربعۃ انحاءٍ" ای انواعٍ پنجم راستہ مثل "ہذا النحو السوی ای الطریق المستوی ششم فصاحت یقال" ما احسن نحوک فی الکلام" ہفتم پھرانا یقال" نحوتُ بصری الیہ" ای صرفتُ وقال الامام الداؤدی ؎ للنحو سبع معان قد اتت لغتہ + جمعتہا ضمن بیت مفرد کملا۔ قصد ومثل ومقدار وناحیۃ + نوع وبعض وحرف فاحفظ المثلا۔

اصطلاحی تعریف علم نحو وہ علم ہے جس میں اواخر کلمات موضوعہ کے احوال اعراب دینا، ترکیب وافراد سے بحث کی جائے، کشاف اصطلاحات الفنون میں ہے کہ علم نحو جس کو علم الاعراب بھی کہتے ہیں وہ علم ہے جس کے ذریعہ ترکیب عربی کی کیفیت از روئے صحت وسقم اور اس چیز کی کیفیت معلوم ہو جو ترکیب عربی میں الفاظ کے وقوع یا لاوقوع سے متعلق ہے۔

موضوع علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔ کیونکہ اس میں انہیں کے احوال سے بحث ہوتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ علم نحو کا موضوع لفظ موضوع ہے مفرد ہو یا مرکب، یعنی لفظ موضوع باعتبار ہیئت ترکیبیہ اور باعتبار ادائیگی معانی اصلیۃ، وقال فی مدینۃ العلوم وموضوعہ المرکبات والمفردات من حیث وقوعہا فی التراکیب والادوات لکونہا روابط التراکیب۔

غرض وغایت گفتگو کے وقت معانی وضعیہ پر تراکیب کلام کو تطبیق دینے اور کلمات کو باہم ملا کر تلفظ کرنے میں غلطی واقع سے بچنا ہے۔

شرف علم نحو صاحب مدینۃ العلوم وصاحب مفتاح السعادہ نے لکھا ہے کہ علم نحو کا حاصل کرنا فروض کفایہ میں سے ہے کیونکہ کتاب اللہ وسنّتِ رسولؐ سے استدلال کرنے میں اس کی احتیاج واقع ہوتی ہے حضرت عمرؓ کا قول منقول ہے" تعلموا النحو کما تعلمون السنن والفرائض کہ علم نحو کو اسی طرح حاصل کرو جیسے تم فرائض وسنن کو سیکھتے ہو۔ ایوب سختیانی فرماتے تھے" تعلموا النحو فانہ جمال للوضیع وترکہ ھجنۃ للشریف کہ علم نحو سیکھو کیونکہ یہ فرومایہ کے لئے بھی باعثِ جمال ہے اور شریف آدمی کا اس سے کورا رہنا باعثِ عیب ہے۔ وللّٰہ درالکسائی فی النحو ؎ انما النحو قیاس یتبع + وبہ فی کل علم ینتفع، واذا ما اتقن النحو الفتی۔ مرّ فی المنطق مرا فاتسع، واتقاہ کل من یعرفہ + من جلیس ناطق او مستمع، واذا لم یعرف النحو الفتی + ہاب ان ینحق جنبا فالقمع، فتراہ ینصب الرفع دما × کان من نصب ومن خفض رفع، اہما فیہ سواء عندکم × لیست السنۃ فینا کالبدع،

تدوین ابوبکر محمد بن الحسن زبیدی کہتے ہیں کہ دورِ جاہلیت اور آغازِ اسلام تک اہل عرب اپنی جبلی وفطری عادت کے مطابق بلا تکلف فصیح وبلیغ زبان میں گفتگو کرتے تھے کما قال الشعر ؎

ولست بنحوی یلوک لسانہ ∴ ولکن سیلقی اقول فاعرب

لیکن جب دینِ اسلام کو تمام ادیان ومذاہب پر غلبہ حاصل ہوا اور مختلف اللغات ومتفرق زبانیں بولنے والے لوگ جوق در جوق داخلِ اسلام ہوئے تو عرب وعجم کے اختلاط کی وجہ سے عربی زبان میں فساد نے راہ پائی اور لوگ غلط سلط بولنے لگے اس کو دیکھ کر سلیم الفطرۃ وصحیح الذوق لوگوں کو اس کے انسداد کی فکر ہوئی،

نزہتہ الاولیاء وغیرہ میں حضرت ابوالاسود ظالم بن عمرو بن جندل بن سفیان الدؤلی سے مروی ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ آپ کے دستِ مبارک میں ایک رقعہ ہے۔ میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے کلامِ عرب میں غور کیا اور دیکھا کہ وہ عجمیوں کے اختلاط کی وجہ سے بگڑ چلا ہے، اس لئے میں نے کچھ اصول منضبط کئے ہیں تاکہ ان کی طرف رجوع کرنے سے اس خرابی کا ازالہ ہو سکے۔ یہ فرما کر آپ نے وہ رقعہ مجھے عنایت

فرمایا اور حکم کیا کہ تم اس کی طرف توجہ کرو اور اس کے مطابق قواعد جمع کرو اور اگر کوئی مزید بات تمہارے ذہن میں آئے اس کو بھی شامل کرلو۔ میں نے اس رقعہ کو دیکھا تو اس میں یہ مضمون تھا "الکلام کلہ اسم وفعل وحرف. فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل ما انبئ بہ والحرف ما افاد معنی" چنانچہ میں نے آپ کے ان اصول کی روشنی میں کچھ قواعد نحویہ جمع کئے عطف و لغت، تعجب و استفہام وغیرہ کے چند ابواب مرتب کئے اور جب باب انّ اور اس کے اخوات تک پہنچا تو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ باب لکن کو بھی اس کے ساتھ منضم کرلو۔ میں آپ کی ہدایات کے مطابق ابواب نحو مرتب کرتا رہا یہاں تک کہ جب وہ اچھا خاصا مجموعہ ہوگیا تو آپ نے دیکھ کر فرمایا۔ "ما احسن ہذا النحو الذی قد نحوت، فلذلک سمی النحو"

روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ عہدِ فاروقی میں ایک اعرابی نے لوگوں سے کہا، کوئی ہے جو مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ کلام الٰہی کا کچھ حصہ پڑھائے؟ اس پر ایک شخص نے اس کو سورۂ براۃ کی چند آیتیں پڑھائیں اور آیت "ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ" میں لفظ "رسولہ" کو جر کے ساتھ تلقین کی۔ اعرابی نے کہا، کیا اللہ اپنے رسولؐ سے بری ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو میں بھی اس سے بری ہوں"۔ یہ قصہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا۔ آپ نے اس اعرابی کو بلا کر فرمایا کہ یہ اس طرح نہیں ہے بلکہ یوں ہے "ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہٗ" اس کے بعد آپ نے حضرت ابو الاسود دوئلی کو وضع نحو کی طرف توجہ دلائی اور ابو الاسود دوئلی نے قواعد نحو جمع کئے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علمِ نحو کا واضع اول عبد الرحمٰن بن ہرمز الاعرج ہے اور بعض نے نصر بن عاصم کو واضع اول مانا ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ واضع اول حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہی ہیں۔ آپ ہی کے بتائے ہوئے چند اصول کو سامنے رکھ کر ابو الاسود دوئلی نے قواعد نحویہ جمع کئے ہیں۔ چنانچہ روایات میں ہے کہ ابو الاسود دوئلی سے سوال ہوا "امن این لک ہذا النحو؟ قال لفقت حدودہ من علی بن ابی طالب"

نحاۃ قرن اوّل

حضرت ابو الاسود دوئلی کے بعد آپ کے تلامذہ نے بتدریج اس علم کو ترقی دی اور کچھ زمانہ کے بعد ابو عمر بصری اور ان کے شاگرد خلیل بن احمد نے اس کو باضابطہ مرتب و مہذب کیا۔ خلیل کے مشہور شاگرد سیبویہ نے اس علم میں ایک جامع کتاب "الکتاب" لکھی جو تمام بعد والوں کا ماخذ ہے۔ ہم یہاں قرن وار کچھ نحاۃ کا مختصر تعارف اور ان کے مؤلفات کا تذکرہ لکھتے ہیں۔ (۱) عنبسہ بن معدان معروف بعنبۃ الفیل متوفی سنہ ۹۳ھ (۲) میمون الاقرن متوفی سنہ ۱۰۲ھ یہ دونوں ابو الاسود دوئلی کے مشہور تلامذہ میں سے ہیں (۳) ابو بحر عبد اللہ بن ابی اسحٰق حضرمی متوفی سنہ ۱۱۷ھ عربیت اور قرأت کے امام تھے۔ امام یونس سے ان کے علم کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ عبد اللہ اور دریا دونوں برابر ہیں۔ یہ فرزدق کے اشعار پر نکتہ چینی کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فرزدق نے ان کی ہجو میں یہ شعر کہا ؎

فلو کان عبد اللہ مولی ہجوتہ ⁂ ولکن عبد اللہ مولی موالیا

آپ نے فرمایا تو نے اس میں بھی غلطی کی ہے کیونکہ مولیٰ موالیا کے بجائے مولی موال ہونا چاہیے۔

(۴) ابو سلیمان یحییٰ بن یعمر عدوانی متوفی سنہ ۱۲۹ھ تابعی ہیں اور ابو الاسود دوئلی کے شاگرد ہیں تفضیل اہل بیت کے قائل تھے۔

(۵) عطاء بن ابی الاسود متوفی سنہ ۱۳۰ھ علم نحو کے بہت بڑے عالم اور ماہر تھے۔ یہ سب حضرات ایک ہی طبقہ سے متعلق ہیں۔

نحاۃ قرن ثانی

(۶) ابو عمر عیسیٰ بن عمر ثقفی متوفی سنہ ۱۴۹ھ عربیت و نحو اور قرأت تینوں کے بہت بڑے عالم تھے۔ علم نحو میں آپ نے دو کتابیں لکھی ہیں۔ ایک "الاکمال" دوسری "الجامع" دونوں نہایت عمدہ کتابیں ہیں، جن کے متعلق خلیل بن احمد نحوی نے کہا ہے ؎

ذہب النحو جمیعا کلہ غیر ما احدث عیسیٰ بن عمر ⁂ ذاک اکمال وہذا جامع، للناس شمس وقمر

(۷) ابو عمرو بن العلاء بن عمار بن عبد اللہ بن الحصین التمیمی المازنی متوفی سنہ ۱۵۴ھ ان کے نام کی بابت اکیس اقوال ہیں اصح یہ ہے کہ ان کا نام زبان ہے بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے، مشہور ماہر عربیت اور عالم نحو ہیں علم نحو میں نصر بن عاصم لیثی کے شاگرد ہیں اور ان سے یونس بن حبیب، خلیل بن احمد اور ابو محمد علی بن مبارک وغیرہ نے نحو حاصل کیا ہے وفی حقہ یقول الفرزدق ؎

ما زلت اغلق ابوابا وافتحہا ⁂ حتی اتیت ابا عمرو بن عمار

کہتے ہیں کہ ان کے علمی دفاتر ان کے گھر کی چھت تک اٹے ہوئے تھے آخر عمر میں جب زہد و ورع اختیار کیا تو پورے ذخیرہ میں آگ لگادی۔ (۸) ابو عبد الرحمٰن خلیل بن احمد بصری فراہیدی متوفی سنہ ۱۶۰ھ سید اہل ادب اور فن عروج

کے سب سے پہلے واضع ہیں۔ ابو عمرو بن العلاء کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں اور سیبویہ اور نضر بن شمیل وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عروض کی تقطیع کر رہے تھے اسی حالت میں ان کا صاحبزادہ ان کے پاس آیا اور حالت دیکھ کر لوگوں سے کہنے لگا کہ میرے والد تو پاگل ہو گئے۔ لوگوں نے آپ کو اطلاع کی تو آپ نے یہ شعر کہا ؎

لو کنت تعلم ما اقول عذرتنی ❊ او کنتُ اعلم ما تقول عذلتکا

لکن جهلتَ مقالتی فعذلتنی ❊ وعلمتُ انك جاهل فعذرتكا

(۹) ابو بشر عمرو بن عثمان بن قنبر معروف بسیبویہ متوفی ۱۶۱ھ متقدمین و متاخرین میں سب سے زیادہ عالم نحو ہیں۔ خلیل بن احمد یونس بن حبیب اور عیسیٰ بن عمر وغیرہ سے علم حاصل کیا اور آپ سے ابو الحسن اخفش اور قطرب وغیرہ نے تعلیم پائی۔ آپ کی تصنیف "کتاب سیبویہ" علم نحو کی بے نظیر کتاب ہے جو تمام کتب نحویہ کے لئے امہات الکتاب کا درجہ رکھتی ہے ولله در القائل ؎

الا صلى المليك صلاة صدق ❊ على عمرو بن عثمان بن قنبر

فان کتابه لم يغن عنه ❊ ذوو قلم ولا ابناء منبر

علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ فیض الباری میں املا کراتے ہیں کہ "فن نحو میں معتبر کتاب رضی ہے اور مسائل کو جمع کرنے کے لحاظ سے الاشمونی ہے اور صحیح معنی میں کتاب تو سیبویہ کی "الکتاب" ہے مگر وہ بہت دشوار ہے۔ امام جاحظ کہتے ہیں کہ میں نے معتصم باللہ کے وزیر محمد بن عبد الملک کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو میں نے سوچا کہ ان کے لئے کون سی مفید اور بیش قیمت چیز ہدیہ کے طور پر لے جاؤں بہت فکر و تجسس کے بعد میری نظر سیبویہ کی کتاب پر پڑی جو میں نے فراء نحوی کی میراث سے خریدی تھی۔

(۱۰) ابو الحسن علی بن حمزہ کسائی متوفی ۱۸۹ھ نحو و لغت اور قراءت کے امام ہیں۔ انہوں نے ابو جعفر رواسی اور معاذ ہراء سے تعلیم پائی۔ ابو زکریا یحییٰ بن زیاد الفراء اور ابو عبیدہ القاسم وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔

(۱۱) ابو زکریا یحییٰ بن زیاد الفراء الکوفی متوفی ۲۰۷ھ کوفیین میں سب سے زیادہ لغت اور فنون ادب سے واقف تھے۔

نحاۃ قرن ثالث

(۱۲) ابو الحسن سعید بن مسعدہ مجاشعی معروف باخفش متوفی ۲۱۵ھ (وقیل ۲۲۱ھ) بصرہ کے ممتاز نحاۃ میں سے ہیں اور سیبویہ کے شاگرد ہیں۔ صاحب کشف الظنون نے علم نحو میں ان کی ایک کتاب "الاوسط" ذکر کی ہے۔

(۱۳) ابو عمر صالح بن اسحاق جرمی متوفی ۲۲۵ھ یہ عالم نحو و لغت ہونے کے ساتھ ساتھ فقیہ بھی تھے۔ علم نحو اخفش وغیرہ سے اور علم لغت ابو عبیدہ، ابو زید انصاری اور اصمعی وغیرہ سے حاصل کیا اور علم نحو میں "المختصر" ایک عمدہ کتاب لکھی جو الفرخ کے نام سے مشہور ہے۔

(۱۴) ابو عثمان بکر بن محمد بن عثمان المازنی البصری متوفی ۲۴۹ھ نحو و ادب میں اپنے زمانہ کے امام تھے۔ علم نحو میں آپ کی کتاب "علل النحو" عمدہ کتاب ہے۔

(۱۵) ابو العباس محمد بن یزید معروف بالمبرد بصری متوفی ۲۸۵ھ شیخ عربیت و امام نحو، ابو عمر جرمی، ابو عثمان مازنی اور ابو حاتم سجستانی وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ علم نحو میں ان کی کتاب "المقدمہ" کے نام سے مشہور رہے۔

(۱۶) ابو العباس احمد بن یحییٰ معروف بثعلب متوفی ۲۹۱ھ علم نحو میں ان کی کتاب "الاوسط" جید کتاب ہے۔

(۱۷) ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن السری بن سہل معروف بزجاج نحوی متوفی ۳۱۶ھ اکابر اہل عربیت سے ہیں۔ مبرد اور ثعلب وغیرہ کے شاگرد ہیں۔

(۱۸) ابو بکر محمد بن السری بن سہل معروف بابن السراج متوفی ۳۱۶ھ نحو و ادب کے مشہور ائمہ میں سے ہیں۔

(۱۹) ابو الحسن محمد بن احمد معروف بابن کیسان بغدادی متوفی ۳۲۰ھ علم نحو میں ان کی دو کتابیں ہیں ایک "مہذب" دوسری "علل النحو" دونوں عمدہ ہیں۔

نحاۃ قرن رابع

(۲۰) ابو جعفر احمد بن محمد معروف بنحاس نحوی متوفی ۳۳۸ھ ان کی بھی دو کتابیں ہیں۔ ایک "التفاحہ" دوسری "الکافی"۔ (۲۱) ابو القاسم عبد الرحمٰن بن اسحاق زجاجی متوفی ۳۳۹ھ ان کی کتاب "الجمل الکبیرۃ" بڑی مبارک اور بہت نافع کتاب ہے۔ بیاں کیا جاتا ہے کہ آپ نے یہ کتاب مکہ مکرمہ میں اس طرح تالیف فرمائی کہ ہر باب لکھنے کے بعد بیت اللہ کا طواف کرتے اور اپنے لئے مغفرت کی اور خلق خدا کے لئے اس کتاب

سے انتفاع کی دُعا کرتے۔

(۲۲) محمد بن مرزبان متوفی ۳۴۵ھ مشہور نحوی ہیں مبرد اور زجاج کے شاگرد ہیں۔ طبیعت میں کچھ بخل تھا اس لئے کتاب سیبویہ پڑھانے پر ایک سو اشرفیاں لیتے تھے اس کے بغیر پڑھاتے نہ تھے۔ انہوں نے کتاب سیبویہ کی ایک شرح لکھی ہے جو ناتمام ہے۔

(۲۳) ابو محمد عبداللہ بن جعفر معروف بابن درستویہ الفارسی متوفی ۳۴۷ھ مشہور ادباء و نحاۃ میں سے ہیں۔ ابوالعباس مبرد اور عبداللہ بن مسلم بن قتبہ کے شاگرد ہیں۔ نحو میں ان کی کتاب "الارشاد" بہت عُمدہ کتاب ہے۔

(۲۴) ابوسعید حسن بن عبداللہ بن المرزبان معروف بسیرانی متوفی ۳۶۸ھ اکابر فضلاء و افاضل ادباء میں سے ہیں اور فن عربیت میں تو آپ کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ کی تصانیف میں سب سے زیادہ عظیم الشان تصنیف "شرح کتاب سیبویہ" ہے۔ جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ اگر اس کے علاوہ آپ کی کوئی اور تصنیف نہ ہوتی تب بھی یہ کافی تھی۔

(۲۵) حسین بن احمد معروف بابن خالویہ ہمدانی متوفی ۳۷۰ھ مشہور نحوی ہیں، علمِ نحو میں "جمل" نامی کتاب انہیں کی ہے۔

(۲۶) ابوعلی حسن بن احمد بن عبدالغفار الفارسی متوفی ۳۷۵ھ اکابر ائمہ نحو میں سے ہیں۔ بلکہ بعض حضرات نے آپ کو ابوالعباس مبرد پر فضیلت دی ہے۔ ابوطالب عبدی کہتے ہیں کہ سیبویہ اور ابوعلی کے درمیان آپ سے افضل کوئی ہوا ہی نہیں۔ آپ ابوبکر بن السراج اور ابواسحاق کے تلامذہ میں ہیں۔ ابوالفتح عثمان بن جنی، علی بن عیسیٰ ربعی، ابوطالب عبدی اور ابوالحسن زعفرانی وغیرہ نے آپ سے علمِ نحو حاصل کیا ہے۔ نحو میں آپ کی کتاب "الایضاح" (۱۹۶) ابواب پر مشتمل ہے جن میں سے ایک سو ابواب علمِ نحو میں ہیں اور باقی تعریف میں۔ دوسری کتاب "التکملۃ" ہے۔

(۲۷) ابوالحسن علی بن عیسیٰ الرمانی متوفی ۳۸۲ھ۔ ابوبکر بن السراج اور ابوبکر بن درید وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ علمِ نحو، علم لغت، علمِ فقہ اور علمِ کلام وغیرہ میں ماہر و متبحر تھے۔

(۲۸) ابوالفتح عثمان بن جنی الموصلی متوفی ۳۹۲ھ بڑے اونچے درجے کے ادیب اور عالم نحو و تصریف تھے۔ علمِ تصریف میں آپ سے بڑھ کر کسی کی تصنیف نہیں۔ آپ نے ابوعلی فارسی سے علم حاصل کیا اور چالیس سال ان کی خدمت میں رہے۔ ابوالقاسم ثمانینی، ابو احمد عبدالسلام بصری اور ابوالحسن علی بن عبداللہ شمسی وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں۔ آپ کی کتاب "الخصائص" اور "اللمع" نحوی شاہکار ہیں۔

اہل کوفہ و اہل بصرہ کے نحوی جھگڑے

یہ بات تو مسلم ہے کہ علماء کوفہ اور علماء بصرہ دونوں نے علمِ نحو پر خوب شرح و بسط کے ساتھ کام کیا ہے لیکن علمِ نحو کی ایجاد و تدوین میں فضیلت کا سہرا علماء بصرہ کے سر ہے۔ انہیں میں ابوالاسود دؤلی موجد علم نحو اور ابن اسحاق حضرمی مبیّن قوانین نحو اور ہارون بن موسیٰ ضابطہ نحو ہیں، جب علمِ نحو بصرہ اور اس کے قرب و جوار کے علاقہ میں پھیل چکا تو اہلِ کوفہ نے اس میں حصّہ لینا شروع کیا اور انہوں نے پہلے یہ علم بصریوں ہی سے سیکھا، پھر اس کے پڑھنے، پڑھانے، مدون کرنے اور شرح و تفصیل میں انہوں نے بصریوں سے برابری اور مقابلہ شروع کر دیا، یہاں تک کے فریقین میں چپقلش اور کشمکش رہنے لگی اور فریقین میں سے ہر ایک کا جداگانہ مذہب ہوگیا جس کی ہر ایک فریق تائید و مدد کرتا تھا، مخالفت کی بنیاد یہ تھی کہ اہل بصرہ سماع کو ترجیح دیتے اور صرف بصورت مجبوری قیاس کی اجازت دیتے تھے، روایت کے سختی سے پابند اور صرف خالص فصیح عربوں کو قابلِ سند سمجھتے تھے اور اس قسم کے عربوں کی بصرہ اور اس کے مضافاتی علاقوں میں کثرت تھی، اہل کوفہ نبطیوں اور اہل سواد کے اختلاط کی وجہ سے بیشتر مسائل میں قیاس پر اعتماد کرتے اور ان عرب دیہاتیوں کو بھی قابلِ سند سمجھتے تھے جن کی فصاحت بصری تسلیم نہیں کرتے تھے، لیکن اہل کوفہ چونکہ عباسیوں کے زیرِ سایہ اور بنوہاشم کے حمایتی تھے اور اس لئے بھی کہ کوفہ بغداد سے زیادہ قریب تھا۔ عباسیوں نے کوفیوں کو ترجیح دی اور اس کی وجہ سے کوفیوں کا مذہب دار الخلافہ میں پھیل گیا اور جب فریقین کے جھگڑے بڑھتے ہی چلے گئے اور انتہائی شباب پر پہنچ گئے یہاں تک کہ یہ دونوں شہر ویران ہوگئے تو یہاں کے علماء بغداد منتقل ہوگئے۔ جہاں بغدادیوں کا مذہب پیدا ہوا جو ان دونوں مذہبوں کا آمیزہ تھا جس طرح علم نحو کے اندلس میں پہنچنے سے اندلسیوں کا ایک مذہب پیدا ہوگیا تھا، لیکن ابھی چوتھی صدی کا آغاز بھی نہ ہوا تھا کہ ہر دو مذہب کے شہسوار دنیا سے رخصت ہوگئے اور فریقین کے حمایتیوں کی طاقت کمزور ہوگئی اور اس طرح یہ جھگڑا ختم ہوگیا۔ بعد میں آنے والے مؤلفوں نے بصری مذہب کو اساسی حیثیت دی اور مذہب کوفی میں سے انہوں نے صرف اس کے اختلافات بتانے پر اکتفاء کیا، بعد ازاں اس علم نے وسعت اختیار کر لی، متاخرین نے اس کے طول کو مختصر کیا اور صرف اصول و مبادی پر اکتفاء کی جیسے "تسہیل" میں ابن مالک نے اور "مفصل" میں زمخشری نے کیا ہے۔ درسِ نظامی میں علمِ نحو کی حسبِ ذیل کتابیں داخلِ نصاب ہیں:۔ مائۃ عامل، کافیہ، ہدایۃ النحو، نحو میر، شرح مائۃ عامل، شرح جامی، الفیہ، شرح ابن عقیل۔

عِلمُ النحو

تعریفہ :۔ علم باصول یعرف بها احوال واخر الکلم الثلاث من حیث الاعراب والبناء ۔

کیفیتہ :۔ ترکیب بعضها مع بعض ۔

موضوعہ :۔ الکلمة والکلام ۔

غرضہ :۔ صیانة الذهن عن الخطأ اللفظی فی کلام العرب

واضعہ :۔ ابوالاسود الدوئلی احد الکبار التابعین ۔

وجہ تسمیتہ :۔ النحو فی اللغة القصد یقال نحوتہ ونحیتہ وههنا هو قصد سمت کلام العرب لیلحق من لیس من اهل اللغة باهلها فی الفصاحة فیطلق بها ۔ وقیل اول من اسس النحو امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنہ وهو لایعمل شیئاً الاوهو یقرب بہ الی الله تعالیٰ لماروی عن ابی الاسود الدوئلی وهو استاذ امیری المؤمنین الحسن والحسین رضی الله تعالیٰ عنهما انہ سمع رجلا یقرأ القرآن ان الله بریٔ من المشرکین ورسولِہ بالکسر فانکر ذلک علیہ فقال لہ هذا کفر ثم رجع الی امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب کرم الله تعالیٰ وجهہ وقال نحوت ان اضع میزانا للعرب لیقوموا بہ لسانهم فقال لہ علی کرم الله تعالیٰ وجهہ اقصد نحوه ومن هذا اسمی هذا العلم بالنحو وسمی بعلم الاعراب ایضاً لان لہ تعلقا بالاعراب دخولا ومعنی فیتناول الاعراب والمبنی (هدایة)

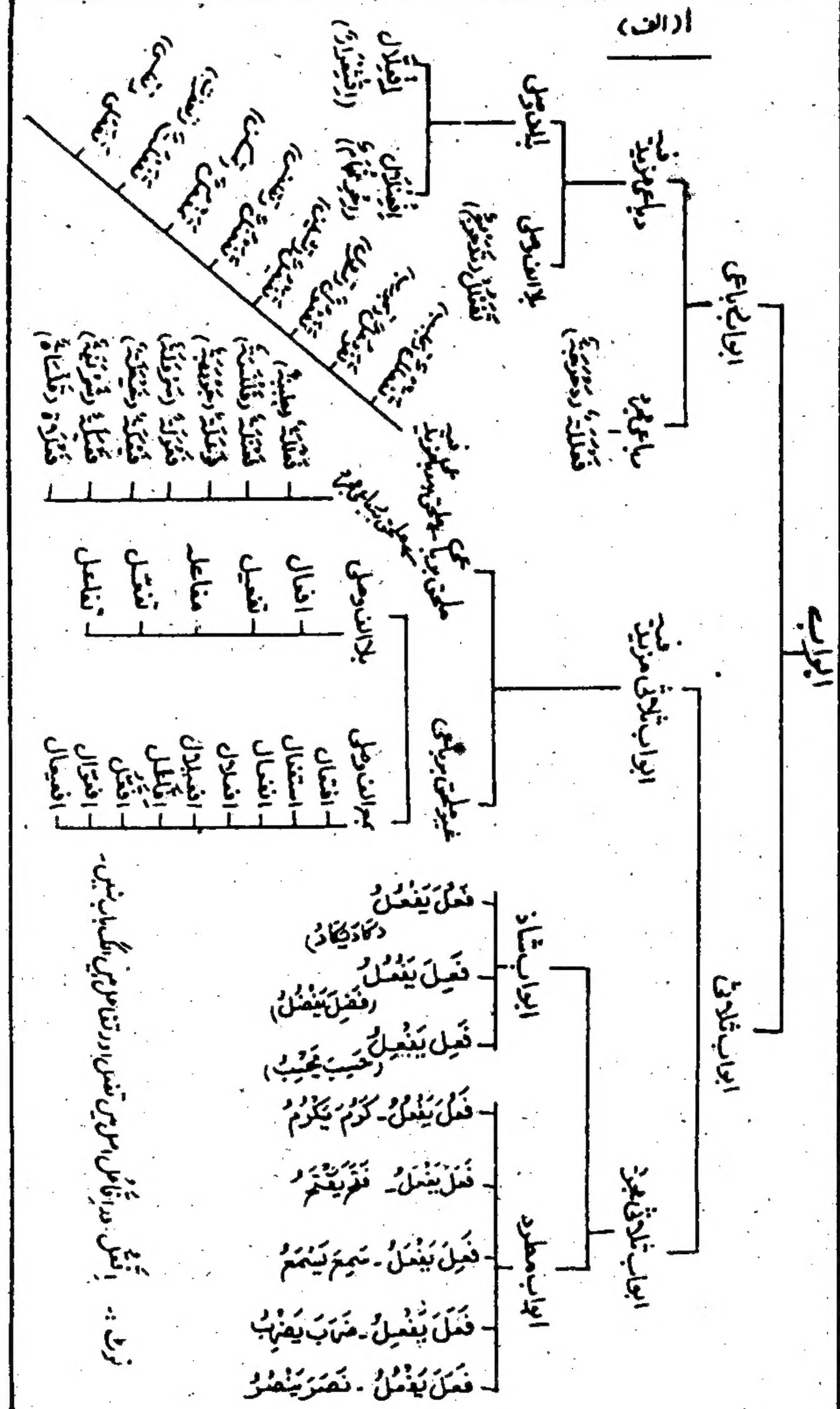
شرفہ :۔ النحو ابو العلوم ولنعم ماقیل: "النحو فی الکلام کالملح فی الطعام"

ائمة النحو :۔ الامام الفراء النحوی والامام المبرد النحوی

الفائدة ان التحقیق الانیق ان موضوعہ واحد وهو اللفظ الموضوع للمعنی والتعدد باعتبار النوعین ۔

لہ قیل ان علیا رضی الله تعالیٰ عنہ وضع لہ (لابی الاسود) الکلام کلہ علی ثلاثة اضرب اسم وفعل وحرف ثم دفعہ الیہ وقال تمم علی هذا وسمی النحو نحوا لان ابا الاسود قال استاذنت علی علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنہ فی ان اضع نحوما وضع فسمی لذلک نحوا (حیوة الحیوان) لہ القراءة الصحیحة لآیة القرآن ان الله بریٔ من المشرکین ورسولُہ بالضم ای بالتحقیق الله بریٔ من المشرکین وبالتحقیق رسولہ (رسول الله) بریٔ من المشرکین ۔ لہ النحو فی اللغة القصد المثل یقال نحوت نحوا ای قصدت قصدا والفاعل مرفوع نحوجاءنی زید وبمعنی الجانب التشبیہ

(الف)



ا(ب)

اقسام الاسم المعرب باعتبار وجوه الاعراب

	اقسام الاسم المعرب	مثال	رفعاً	نصباً	جراً	[illegible]
١	الاسم المفرد المنصرف الصحيح	زيدٌ	بالضمة جاء زيدٌ	بالفتحة رأيت زيداً	بالكسرة مررت بزيدٍ	علة هو عند النحاة ما لا يكون في آخره حرف علة كزيد
٢	الجاري مجرى الصحيح	دلوٌ، ظبيٌ	بالضمة جاء دلوٌ وظبيٌ	بالفتحة رأيت دلواً وظبياً	بالكسرة مررت بدلوٍ وظبيٍ	وهو ما يكون في آخره واو و ياء
٣	الجمع المكسر المنصرف	رجالٌ	بالضمة جاء رجالٌ	بالفتحة رأيت رجالاً	بالكسرة مررت برجالٍ	
٤	مثنى	رجلان	بالالف المفتوح ما قبلها جاء رجلان	بالياء المفتوح ما قبلها رأيت رجلين	بالياء المفتوح ما قبلها مررت برجلين	ان نون التثنية مكسورة ابداً، ان نون التثنية تسقط عند الاضافة
٥	كلا وكلتا مضافاً الى مضمر	كلا وكلتا	(=) جاء رجلان كلاهما	(=) رأيت رجلين كليهما	(=) مررت برجلين كليهما	
٦	مشابه تثنية	اثنان واثنتان	(=) جاء اثنان	(=) رأيت اثنين	مررت باثنين	
٧	جمع المذكر السالم	مسلمون	بالواو المضموم ما قبلها جاء مسلمون	بالياء المكسور ما قبلها رأيت مسلمين	بالياء المكسور ما قبلها مررت بمسلمين	ان نون الجمع السالم مفتوحة ابداً، تسقط عند الاضافة
٨	عشرون الى تسعون	عشرون تسعون	(=) جاءني عشرون رجلاً	(=) رأيت عشرين رجلاً	(=) مررت بعشرين رجلاً	
٩	مشابه جمع المذكر	اولو مال	(=) جاءني اولو مال	(=) رأيت اولي مال	(=) مررت باولي مال	
١٠	جمع المؤنث السالم	مسلمات	بالضمة جاءت مسلماتٌ	بالكسرة رأيت مسلماتٍ	بالكسرة مررت بمسلماتٍ	هو ما يكون في آخره الف وتاء كمسلمات
١١	الاسماء الستة المكبرة مضافة الى غير ياء المتكلم	اب، اخ، حم، هن، فم، ذو مال	بالواو جاء ابوك	بالالف رأيت اباك	بالياء مررت بابيك	جاءني اخوك، رأيت اخاك، مررت باخيك
١٢	اسم غير منصرف	احمد، عمر	بالضمة جاءني احمدُ	بالفتحة رأيت احمدَ	بالفتحة مررت باحمدَ	
١٣	الاسم المنقوص	قاضي	بتقدير الضمة جاءني القاضي	بالفتحة لفظاً رأيت القاضيَ	بتقدير الكسرة مررت بالقاضي	هو ما في آخره ياء ما قبلها مكسور كالقاضي
١٤	الاسم المقصور	موسى	(=) جاءني موسى	(=) رأيت موسى	(=) مررت بموسى	هو ما في آخره الف مقصورة كعصا
١٥	غير جمع المذكر السالم مضافاً الى ياء المتكلم	غلامي	(=) جاءني غلامي	(=) رأيت غلامي	(=) مررت بغلامي	
١٦	جمع المذكر السالم مضافاً الى ياء المتكلم	مسلميّ	بتقدير الواو جاءني مسلميّ	بالياء لفظاً رأيت مسلميّ	بالياء لفظاً مررت بمسلميّ	

ا(ج)

اسم
- مبني
  - ضمائر
    - مرفوع متصل (ضربتُ الى ضربنَ)
    - مرفوع منفصل (انا الى هنّ)
    - منصوب متصل (ضربني الى ضربهنّ)
    - منصوب منفصل (اياي الى اياهنّ)
    - مجرور متصل (لي الى لهنّ)
  - اسماء اشارات
  - موصولات
  - اسماء افعال
    - بمعنى ماضي
    - بمعنى امر
  - اسماء اصوات
  - اسماء ظروف
    - زمان
    - مكان
  - كنايات
    - في العدد
    - في الحديث
  - مركب بنائي
- معرب
  - جمع مذكر سالم مضاف بيائے متكلم، مُسْلِمِيَّ
  - اسمائے ستہ مكبرہ - اب، اخ، فم، حم، هن، ذو مال
  - غير جمع مذكر مضاف بيائے متكلم - غلامي
  - اسم مقصور، مُوسٰى
  - اسم منقوص - قاضي
  - غير منصرف، اَحْمَدُ
  - جمع مؤنث سالم، مُسْلِمَاتٌ
  - عشرون تا تسعون، عِشْرُوْنَ
  - مشابہ جمع، اُولُوْمَالٍ
  - جمع مذكر سالم، مُسْلِمُوْنَ
  - اثنان واثنتان، اِثْنَانِ
  - كلا وكلتا، كِلَاوَكِلْتَا
  - مثنى، رَجُلَانِ
  - جمع مكسر منصرف، رِجَالٌ
  - اسم جاري مجرى الصحيح، دَلْوٌ، ظَبْيٌ
  - اسم مفرد منصرف صحيح، زَيْدٌ

اقسام التنوين

١	تنوين التمكن	هو الذى يدل على تمكن مدخوله فى الاسمية كزيد
٢	تنوين التنكير	هو الذى يفرق بين المعرفة والنكرة كصَهٍ وصَهْ
٣	تنوين المقابلة	هو الذى تقابل نون جمع المذكر السالم كمسلمات
٤	تنوين العوض	هو الذى عوض عن المضاف اليه نحو يومئذ اصله يوم اذكان كذا
٥	تنوين الترنم	هو الذى يجعل مكان حرف المد فى القوافى۔
٦	تنوين الغالى	هو ما يلحق القافية المقيدة وهى القافية الساكنة
٧	تنوين الضرورة	سلاسلًا و اغلالًا (ويقال له تنوين التناسب)
٨	التنوين الندائى	يا مَطَرٌ
٩	التنوين الحكائى	
١٠	تنوين الشاذ	

(بقية ص۲) والنوع و الصرف مثل قصدت نحوه اى جانب ورأيت رجلا نحو الاسد وهو على نحو واحد اى نوع واحد وجمعه انحاء ونحوت بصرى اليك اى صرفت ١٢

المُغَالطة النَّحويَّة اَنَّ زَيدُكَيَمٍ (حل) آنَّ على وزن مدّ صيغة الفعل الماضى وزيدُ بحالة الرفع فاعل ان والكاف جارة و يَمٍ مجرور بحرف الجر ١٢

اقسام الالف واللام

- الف لام حرفى
  - الف لام زائدة
    - الف لام زائدة لازمة: داخل على الاعلام
      - داخل على الاعلام غالب الاطلاق على فرد واحد (مثاله النجم)
      - داخل على الاعلام المنقولة (مثاله اللات والعزى)
      - داخل على الاعلام المرتجلة (مثاله السموأل واليسع)
    - الف لام زائدة غير لازمة (عارضة)
      - عارض [illegible]
      - عارض [illegible]
      - عارض [illegible] (مثاله [illegible])
  - الف لام تعريف ينقسم على قسمين
    - الف لام جنسى
      - حقيقى: مثاله الرجل خير من المرأة
      - استغراقى (زيادة خاص): مثاله ان الرجل عالم
      - استغراقى (افراد حقيقى): مثاله ان الانسان لفى خسر الا الذين امنوا وعملوا الصلحت
    - الف لام عهدى
      - حضورى: مثاله خرج الامير
      - [illegible]: مثاله اليوم اكملت لكم دينكم
      - ذهنى: مثاله اخاف ان ياكل الذئب
      - ذكرى: مثاله كما ارسلنا الى فرعون رسولا فعصى فرعون الرسول
- الف لام اسمى: الف لام اسمى الداخلة على اسمى الفاعل والمفعول نحو الضارب

يا بعدام الحسن من اسيبها
مراس ابواب على تصبيها

الفوائد الجليلة فی اصول النحو

۱۔ اذا کان الفاعل مضمرا وحد الفعل للواحد نحو زید ضرب وثنی للمثنی نحو الزیدان ضربا وجمع للجمع نحو الزیدون ضربوا وفی آیة القرآن الکریم یاایها الذین آمنوا استجیبوا لله وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم وحد صیغة الفعل دعاکم والفاعل مضمر ومرجع الضمیر الله ورسوله والاصل فی هذا المقام تثنیة الفعل للمثنی اذا کان الفاعل مضمرا فثبت ان معاملة الله ورسوله واحد فنعم ما قال ابن التیمیة فی تصنیفه الصارم المسلول علی شاتم الرسول اقامه الله مقام نفسه فی امره ونهیه واخباره لایجوز الفرق بینه وبین الله تعالی فی هذه الامور۔

۲۔ کل فاعل مرفوع ۔ نحو جاءنی زید وظبی ودلو ورجال وعمرو وابوك والرجلان والمسلمون واولو مال۔

۳۔ کل مفعول منصوب ۔ نحو رأیت زیدا ودلوا وظبیا ورجالا وعمروا واباك والرجلین والمسلمین واولی مال۔

۴۔ کل مضاف الیه مجرور ۔ نحو مررت بزید ودلو وظبی ورجال وعمرو وابیك والرجلین والمسلمین واولی مال۔

۵۔ فی الحاشیة علی شرح الکافیة للجامی ؎

گرہمی خواہی کہ دانی نام ہر پیغمبرے ⁂ تاکدام است اے برادر نزد نحوی منصرف
صالح وہود ومحمد باشعیب ونوح ولوط ⁂ منصرف دان ودگر باقی ہمہ لا منصرف

سله قال السبکی هو رجل علمه اکبر من عقله حتی قیل من سمی ابن التیمیة بشیخ الاسلام فهو کافر (ماثبت بالسنہ) وله هفوات کثیرة یقول ان الله متصف بالجسمیة والجهة والانتقال وان رسول الله صلی الله علیه وسلم لایتوسل به وانشاء السفر الیه بسبب الزیارة معصیة ویقول ان الطلاق الثلث مرة واحدة لایتم الا طلقة قال العلامة الصاوی فقد رد علیه ائمة مذهبه حتی قال العلماء انه ضال مضل . بعد ذلك حکم قاضی القضاة بحبسه وکان ذلك ۷۰۵ھ ثم نودی بدمشق وغیره من کان علی عقیدة ابن التیمیة حل ماله ودمه کذا فی مرأة الجنان فثبت انه ضال مضل لاریب فیه ۱۲

کتب النحو

نمبر	اسماء الکتب	اسماء المصنفین
۱	نحو میر	میر السید السند شریف الجرجانی
۲	مائة عامل (عربی)	الشیخ عبد القاهر الجرجانی
۳	شرح مائة عامل (،)	ملا محمد صادق النحوی
۴	〃 (فارسی)	الشیخ عبد الرحمن الجامی وقیل مولانا عبد الرسول
۵	هدایة النحو	ابو حیان النحوی
۶	کافیة	الامام جلال الدین ابو عمرو عثمان بن عمر المعروف بابن الحاجب
۷	شرح جامی	مولانا الشیخ عبد الرحمن الجامی
۸	مفصل	العلامة جار الله الزمخشری
۹	رضی شرح الکافیة	العلامة رضی النحوی
۱۰	الفیة	محمد بن مالك الجیانی النحوی
۱۱	ابن عقیل شرح الفیة	الامام عبد الله بن احمد المعروف بابن عقیل
۱۲	خضری شرح ابن عقیل	الشیخ محمد الخضری
۱۳	متن متین	مولانا عبد الرسول
۱۴	مغنی اللبیب	الشیخ جمال الدین ابو محمد عبد الله بن یوسف المعروف بابن هشام النحوی
۱۵	حاشیة عبد الغفور علی الجامی	مولانا عبد الغفور تلمیذ جامی

سله الشیخ ای فی علم النحو لا فی علم الدین والتصوف والشریعة لانه من المعتزلة المتعصبین وممان الشیخ فینا خواجه وامام وپیشوا من عمره بین خمسین وستین (فی الطب) وفی العرف العام الذی فاق علی اهل عصره فی فن کالشیخ ابن الحاجب ، وفی التصوف هو المتصرف فی العالم باذن الله کالشیخ عبد القادر الغوث الاعظم رضی الله تعالی عنه ۱۲ سله التاء فی اخر کلمة الکافیة والشافیة قیل للنقل وقیل للمبالغة وقیل للتانیث باعتبار الرسالة اعنی الرسالة الکافیة کذا قال مولانا عبد الحکیم ۱۲ الکافیة ملخص ومختصر من المفصل للعلامة الزمخشری المعتزلی سله الرضی هو رافضی یقال الرافضی الشیعة ۱۲

اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا

الحمد للہ کہ یہ نسخہ مستطاب مشتمل بر شرح مضامین کتاب بیان نحوی المسمّٰی بنام

البشیر الکامل

بحلّ

شرح مائۃ عامل

تالیف

فقیر سیّد غلام جیلانی صدر المدرّسین مدرسہ اسلامی عربی اندر کوٹ میرٹھ

مع اضافۃ المفیدۃ

1. اشعار مفیدہ در علوم عدیدہ
2. صاحب مأۃ عامل۔ علم نحو و صرف۔
3. مفصّل حالات علم النحو۔
4. عِلمُ النّحو۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی نَعۡمَآئِہِ الشَّامِلَۃِ وَاٰلَآئِہِ الۡکَامِلَۃِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِ الۡاَنۡبِیَآءِ مُحَمَّدِ ن الۡمُصۡطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہِ الۡمُجۡتَبٰی

الدیباج فی الحمد والنعت والمنقبۃ

ترکیب صفحہ ۲

عہ یا پر جو کہ جب صفت کے صیغے بمعنی ثبوت ہوں تو ان پر داخل شدہ الف لام بالاتفاق حرف تعریف ہوتا ہے الفوائد

(یا آئی صفحہ ۲) وسلم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم فضل

خوبی، عزت، اور درجہ

لا کھوں برس کا دن، قیامت کا دن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا زمانہ

شعر

بار مرا ترکردہ ادرکان برشت فخر

بلغ گردد واشت خدا شد برد قلم

عہ قولہ وعلی آلہ. یعنی کا درشاد ہے اللھم

صل علی محمد وعلی آل محمد کی اتباع

میں ذکر آل مناسب ہوا۔ اور آل کے معنی ہیں

اہل وعیال۔ پیرو۔ دوست۔ یہاں پیرو

معنی مراد ہیں۔ آل اسم جمع ہے جمع نہیں ہے

المجتبیٰ کا صفت ہونا صحیح ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترکیب صفحہ ۲

(با) حرف جار (اسم) مضاف۔ اسم

جلالت موصوف۔ الف لام برائے تعریف

(رحمٰن) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اسمیں

(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل

راجع بسوئے موصوف (رحمٰن) صفت مشبہ

اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر

صفت اول۔ الف لام برائے تعریف

(رحیم) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اسمیں

(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ

فاعل راجع بسوئے

عہ پڑھا جاتا ہے۔ سہ یہ اور مجتبیٰ ہم معنی ہیں یعنی برگزیدہ ۱۲

بیان تقسیم العوامل

اعلم ان العوامل فی النحو علی ما الفه الشیخ الامام
افضل علماء الانام عبد القاهر بن عبد الرحمن الجرجانی
سقی الله ثراه وجعل الجنة مثواه مائة عامل
لفظیة ومعنویة فاللفظیة منها علی ضربین

[illegible]

ترکیب صفحہ ۵

(تقریب صفحہ ۱۲) اس کا جواب
... مستفاد ہے ... اسم اشارہ
... ہیں۔ جیسے ھذا ...
... حال ...
... ہیں ... اس قول میں
... کے جواب ...
... کے قول ...
... ہیں ... دو ...
... اور حرف ...

... صفحہ ۱۳ ...
ترکیب (۱) اعلم ...
قولہ اعلم امر ... صیغہ واحد ...
... ہیں ... فاعل ...
... متصل ...
... آن ...
... الفاعل ...

دون ... مستتر ... محذوفۃ
مفعول ... جارہ (ما) ...
موصول۔ (الکلمۃ) ... فعل ماضی مجہول
صیغہ واحد ... (ھا) ضمیر
منصوب متصل مفعول ... راجع ہے
ما (الیشئ) موصوف (الاول ...)
صفت اول ... افضل ... اسم تفضیل
مضاف صیغہ واحد ... (ھی)
ضمیر ... مرفوع متصل ... فاعل
راجع ہے ... موصوف۔ (علیہ ...)
مضاف الیہ مضاف (الاسلام)
مضاف الیہ۔ علیہ ... مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ
... افضل مضاف کا ... افضل
اسم تفضیل ... فاعل ...
مضاف الیہ سے مل کر صفت ...
موصوف ... دونوں صفت سے مل کر
... مفعول ...

مضاف الیہ سے
اپنے مضاف الیہ ... ابن مضاف
مل کر موصوف۔ ابن مضاف الیہ
عبد مضاف الیہ ... عبد مضاف الیہ
مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ
مضاف الیہ ... ابن مضاف
ہوا۔ ابن مضاف الیہ سے مل کر صفت
اپنے مضاف الیہ ... حرف تعریف
اول۔ الف لام ... منصوب ...
... اسم ... متصل ...
ضمیر ... مرفوع متصل ... موصوف
نائب الفاعل ...
... اسم ...
نائب فاعل سے مل کر ...
... صفت ... مل کر بدل
دونوں صفت ... اپنے
... مبدل منہ ... آلہ
... سے مل کر فاعل ...
... فاعل ... مفعول ...
... جملہ ...
... صفحہ ۱۳

بعض مضاف
(ھا) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ راجع ہے
مائۃ عامل۔ مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر
مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے
مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
قولہ فاللفظیۃ ... فا
برائے تفصیل الف لام
برائے تعریف لفظیۃ اسم
منسوب ... (ھی) ضمیر
مرفوع متصل ... نائب
فاعل لفظیۃ ... منسوب
... نائب فاعل سے مل کر
... جملہ ... صفت
... العوامل

... صفت ...
موصوف ... (من) حرف جار
... مجرور متصل راجع
(ھا) ضمیر ... عامل ...
... مائۃ ... ثانیۃ
... اسم فاعل
... (ھی)
صیغہ واحد مؤنث ... فاعل
ضمیر ... متصل ...
راجع ... اسم ...
... مجرور ...
... اسم فاعل ...

[illegible]

ے یہ تمیز رافع ہے تاکید ہے کیونکہ ابہام لفظ فالسماعیۃ سے زائل ہو چکا ۔ ۱۲

سَمَاعِيَةٌ وَقِيَاسِيَةٌ فَالسَّمَاعِيَةُ مِنْهَا
اَحَدٌ وَتِسْعُونَ عَامِلاً وَالْقِيَاسِيَةُ مِنْهَا
سَبْعَةُ عَوَامِلَ وَالْمَعْنَوِيَةُ مِنْهَا عَدَدَانِ
وَتَتَنَوَّعُ السَّمَاعِيَةُ مِنْهَا عَلٰى ثَلٰثَةَ عَشَرَ نَوْعًا

بیان تقسیم العوامل

لہ قولہ سماعیۃ وقیاسیۃ سماعیۃ جس کا تعین بوجہ تعذر حصر جزئیات ہے۔ اور قیاسی ہے ... جن کا تعین بالقیاس ہو سکے وہ ... سماعی ہے اور معنوی ... دونوں لفظی کے اقسام ہیں۔ ... اور افعال تعجب ... سماعی اور قیاسی ... نہیں ...

سے قولہ فالسماعیۃ افعال ناقصہ، افعال مدح وذم، افعال مقاربہ، افعال تعجب ... ہیں جو عامل قیاسی ہے۔ ... بعض احکام میں مطلق فعل سے ... سماعی میں شمار کئے گئے۔ ... جیسے احد عشر تا تسعۃ عشر ...

عسه باب تفعل سے بمعنی تکرار ہے جیسے تجرّع بمعنی گھونٹ گھونٹ پانی پینا ۱۲

یہ (النوع التاسع) میں ذکر کئے گئے ہیں۔ اور اگر وہ ... عمل فقط نصب ... کرنے والے اسماء ہیں ... جن کا ذکر (النوع الثامن) میں ہے۔ اور اگر وہ اسم فعل ... (النوع السابع) ... ہیں جو اسماء ہوتے ... اور اگر عامل ... فعل ہے تو ایک اسم اور ایک ... دو اسم ہیں یا ایک اسم میں عمل ... فعل ہیں۔ اگر ایک اسم میں عمل ... کرے گا اور وہ عمل رفع ہے ... مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم ... ہے۔ تو یہ افعال مدح وذم ہیں۔ جن کا ذکر (النوع الثانی عشر) میں ہوا ہے۔ اور اگر دو اسم میں عمل کرے گا اور وہ عمل نصب ہے تو یہ افعال قلوب ہیں جن کو (النوع الثالث عشر) میں بیان کیا ہے۔ اور اگر وہ عمل رفع ونصب ہے تو یہ افعال ناقصہ ہیں جن کو (النوع العاشر) میں تحریر کیا ہے۔ اور اگر ایک اسم اور ایک فعل میں عمل کرے تو یہ افعال مقاربہ ہیں۔ جن کا ذکر (النوع الحادی عشر) میں کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ تیرہ انواع ہو گئیں۔

ترکیب صفحہ ۶

[illegible]

تیرہ صفحہ ۶) علامت
میم حرف جار اور الف علامت الیہ
تثنیہ اجمال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ
سے مل کر مبتدا ہوا (و) حرف عطف
ہیہ جمع مؤنث یہ ہوا مقید ہمیں ثانی مضاف
ثانیہ ہمارا مقید ہوا متصل مضاف الیہ راجع
ھا ضمیر مجرور متصل میم حرف علامت
بسبب ضمیر ثانی مضاف اپنے مضاف
علامت تثنیہ ثانی مضاف الیہ سے اسم
الیہ سے مل کر مبتدا قیاسیۃ ہیں
منصوب ہوئی ضمیر مرفوع متصل راجع سے
پوشیدہ نائب فاعل ہمارا اسم منصوب
مبتدا اپنے مفید ثانیہ سے مل کر جملہ اسمیہ
اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ
خبر ملا کر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ
پوشیدہ ھو ضمیر ہوا۔ سماعیۃ میں پوشیدہ
سوال۔ سماعیۃ اور قیاسیۃ
ضمیر ھی کا مرجع احدھما اور ثانیھما
میں پوشیدہ ضمیر ھی کا مرجع ہو ضمیر مؤنث
بیان کیا گیا ہے۔ ضمیر مذکر
ہے اور مرجع مؤنث

راجع اور مرجع میں
مطابقت نہ ہوئی۔ حالانکہ مطابقت
ضروری ہے۔ جواب۔ مطابقت عام
ہے خواہ لفظ مرجع کے ساتھ ہو یا معنی
راجع کے ساتھ۔ اگرچہ یہ مطابقت
لفظ مرجع کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور
کبھی اس کے معنی کے ساتھ وقالوا
مھما تاتنا بہ من ایۃ
لتسحرنا بھا فما نحن لک
بمؤمنین۔ اس آیت میں ضمیر
(بہ) کا مرجع لفظ مھما ہے
اور ضمیر (ھا) کا مرجع بھی وہی
ہے۔ مگر اول ضمیر باعتبار لفظ مھما
مذکر لائی گئی ہے۔ اور ضمیر دوم
باعتبار معنی مؤنث۔ کیونکہ مھما
کے معنی اس مقام پر آیۃ ہیں
اور وہ مؤنث ہے۔ تفسیر مدارک
میں ہے۔ والضمیر فی بہ
وبھا راجع الی مھما
الا ان الاول

ذکر
علی اللفظ والثانی انث
انث علی المعنی لانھا
فی معنی الایۃ (اھ) اسی
طرح یہاں احدھما اور ثانیھما
سے مراد عوامل ہیں۔ اور لفظ عوامل
مؤنث ہے لہٰذا مطابقت ہو گئی۔
ترکیب سماعیۃ وقیاسیۃ
پڑھنے میں مجرور یہ بھی تقدیر پر
کے مرفوع پڑھنے کو مجرور پڑھا جا
ہوگی اور اگر ان کو مجرور
تو یہ ترکیب سابق معطوف
معطوف علیہ ہو کر ضمیر بدل سے
بدل ہو جائیں گے۔ پھر بدل اور
مبدل منہ مل کر مجرور باقی ترکیب
حسب سابق۔ اور اگر ان کو
منصوب پڑھا جائے تو ترکیب یوں ہوگی
معطوف معطوف علیہ مل کر اعنی
فعل مقدر کے مفعول بہ ہوں گے۔
اور ترکیب یوں ہوگی۔ اعنی
فعل مضارع معروف صیغہ
واحد متکلم اس میں
(۱۳)

[illegible]

النوعُ الاوّلُ

حُرُوفٌ تجرّ الاسمَ فقط وتسمی حروفاً جارةً وهی سبعةَ عشرَ حرفاً الباءُ للالصاقِ وهو اتصالُ الشّیئِ بالشّیئِ امّا حقیقةً نحو بهٖ داءٌ وامّا مجازاً نحو مررتُ بزیدٍ ای التصقَ مروری بمکانٍ یقربُ منه زیدٌ وللاستعانةِ نحو کتبتُ بالقلمِ

النوع الاول حروف الجرّ

متصل بنا بیج سے ... اتصال حقیقی مضاف الیہ ... مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ... لفظ ... نہیں ہیں ... معنی مراد ہیں ... ارادہ کی اللہ لفظ ... بلکہ وہ ... الفاظ مراد ہوتی ہیں ... مضاف الیہ اور ... مضاف الیہ ... معنی مراد ... با حرف جار ... ترکیب یوں ہوگی۔ با حرف جار ... ھا ضمیر مجرور متصل ... غائب ... مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ... ثابت ... مجرور مل کر ظرف ... ثابت اسم فاعل ... مرفوع متصل ... فاعل ... مبتدا ... خبر ... جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ نحو مضاف لفظ ... نحو مضاف الیہ ... مل کر ... مضاف مضاف الیہ

(تقیہ صفحہ ۸)
ضمیر مرفوع متصل اس میں
پوشیدہ راجع ہوئے حروف
نائب فاعل ہے حروفا موصوف
جارۃ اسم فاعل صیغہ واحد
مؤنث (ہی) ضمیر مرفوع
متصل اس میں پوشیدہ فاعل
راجع ہوئے موصوف اسم فاعل
اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ
اسمیہ ہو کر صفت۔ موصوف
اپنی صفت سے مل کر مفعول
تسمی فعل اپنے نائب
فاعل اور مفعول سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ
وھی الخ (و) حرف عطف
(ھی) ضمیر مرفوع منفصل
مبتدا راجع ہوئے حروف
جارۃ (سبعۃ عشر) ...
میز (حرفا) تمیز ...
خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ
اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ
(الباء) الخ

(الباء) مبتدا۔
(للام) حرف جار
(الالصاق) مجرور
جار مجرور مل کر معطوف
علیہ۔ (و) حرف عطف۔
لام حرف جار (الاستعانۃ)
مجرور۔ جار مجرور مل کر
معطوف۔ معطوف علیہ
اپنے معطوف سے مل کر
ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ
مقدر کا۔ ثابتۃ اسم
فاعل صیغہ واحد مؤنث
اسمیں ھی ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ فاعل
راجع ہوئے مبتدا اسم
فاعل اپنے فاعل اور
ظرف مستقر سے مل کر شبہ
جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا۔ قولہ وھو
الصاق الخ

(و) حرف عطف
(ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا۔
راجع ہوئے الالصاق (الشئ)
اتصال مصدر مضاف جار۔
مضاف الیہ (با) حرف جار
(الشئ) مجرور۔ جار مجرور مل کر
ظرف لغو۔ اتصال مضاف
اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو
سے مل کر ممیز۔ (اما) حرف تردید
حقیقۃ معطوف علیہ (و)
زائدہ برمذہب جمہور۔ (اما)
حرف عطف (مجازا) معطوف
معطوف علیہ اپنے معطوف سے
مل کر تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے
مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ نحو بہ داء
نحو مضاف لفظا اپنے مضاف
مضاف الیہ۔ مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مثالہ
محذوف کی۔ (مثال) مضاف
مضاف ھا ضمیر مجرور

ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے ... مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف ... اتصال مجازی۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اور ... تقدیر ارادہ معنی ترکیب یوں ہوگی۔ مررت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ با حرف جار۔ زید مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔ فعل اپنے فاعل ... سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ قولہ ... ای التصق ... التصق فعل ... معروف صیغہ واحد ... متکلم ... مضاف ... متصل مضاف الیہ ... فاعل با حرف جار۔ مکان ... فعل مضارع معروف ... صیغہ واحد ... حرف جار۔ ھا ضمیر مجرور متصل ...

ترکیب صفحہ ۸

قولہ نحو
کتبت بالقلم نحو
مضاف لفظ کتبت بالقلم
مضاف الیہ۔ مضاف مضاف
الیہ سے مل کر خبر۔ مثالہ
مقدر کی۔ اس میں مثال مضاف
ھا ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ راجع ہوئے
الاستعانۃ مضاف
مضاف الیہ مل کر مبتدا۔
مبتدا اپنی خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر
تقدیر ارادہ معنی کتبت
فعل ماضی معروف صیغہ
واحد متکلم تا ضمیر مرفوع
متصل بارز فاعل۔ با
حرف جار۔ القلم مجرور۔ جار مجرور
مل کر ظرف
لغو ہوا۔ فعل اپنے فاعل
اور ظرف لغو سے مل کر جملہ
فعلیہ خبریہ ہوا۔ ۱۲

البشیر الکامل بشرح مسائل عامل

النوع الاول حروف الجر

وَقَدْ تَكُوْنُ لِلتَّعْلِيْلِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ وَلِلْمُصَاحَبَةِ نَحْوُ اشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ وَلِلتَّعْدِيَةِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَنَحْوُ ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ اَیْ اَذْهَبْتُهٗ وَلِلْمُقَابَلَةِ نَحْوُ اشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ وَلِلْقَسَمِ نَحْوُ بِاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا وَلِلْاِسْتِعْطَافِ نَحْوُ اِرْحَمْ بِزَيْدٍ

ذہبت بزید اے اذھبتہ یعنی ذھاب میں معنی یہ ہیں کہ متکلم ذھاب میں زید کے مصاحب ہے اور اذھبتہ میں یہ بات نہیں۔ مذکورہ آیت کریمہ سیبویہ کے مسلک کی توجیہ ہے۔ کہ وہاں پر فاعل کی معیت ذھاب میں مفعول کے ساتھ مقصود نہیں کہ اللہ عزوجل ذھاب سے پاک ہے ۱۲

قولہ للمقابلۃ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کا مجرور بابا کے مقابل واقع ہونا۔ باء بمعنی عوض اور اثمان پر داخل ہوتی ہے اسی واسطے اسکو باء عوض اور باء بدل بھی کہتے ہیں لیکن عند التحقیق دونوں میں فرق ہے۔ وہ یہ کہ

قولہ للتعلیل۔ اس کے معنی ہیں کسی چیز کی علت بیان کرنا۔ تو با کے معنی یہ ہیں کہ متکلم ہے اور یہ فعل ہونے کے معنی برائے تعلیل ہوئے کہ متکلم کا بیان	انکم ظلمتم۔ یعنی چونکہ علت ہی کو بولتے ہیں سبب بھی کہتے ہیں اور سبب کبھی علادی ہوتا ہے جیسے اس آیت میں	اذھبتہ یعنی مجھ سے بھی لغت نحن اور حدیث میں ہے اس صورت میں لن یدخل احدکم الجنۃ بعملہ۔ نظر برآں (صد ۳)

٣ یقسم الاستعطاف اور قسم استعطافی وہ ہے جسکا جواب جملہ انشائیہ ہو جیسے باللہ ھل قام زید ۱۲ صفحہ

ترکیب صفحہ ۱۰

(صفحہ ۱۰) مثالہ

(ترکیب صفحہ ۱۰)

وقولہ ولتکونوا ... فعل ناقص ...

باقی صفحہ ۱۰۔ اور اسکے لئے حروف قسم میں سے صرف (باء) آتی ہے۔ نظر برآں مثال شرح درست نہیں اسیواسطے شرح (التہ)

ابحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ درفعل مستقبل معروف سمیں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل (کذا) اسم کنایہ مفعول بہ کلا فعلن فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر

جملہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادۂ معنی۔ ارحم فعل امر حاضر معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اسمیں انتَ پوشیدہ جسمیں آن ضمیر مرفوع متصل فاعل۔ فت علا

النوع الاول حروف الجرّ

وَلِلظَّرفِيَّةِ نحو زيد بالبلد وللزيادة نحو قوله

تعالى وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ

واللام للاختصاص نحو الجُلُّ للفرس

وللزيادة نحو رَدِفَ لَكُمْ أي ردفكم وللتعليل

نحو جئتك لاكرامك وللقسم نحو لله لا

يؤخر الاجل

سه اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ١٢

یا استحقاق ... جیسے الحمد لله یا ... واقع ہو جیسے ... اختصاص جبکہ ... دوسری ... درمیان واقع ہو اور ... جیسے الجل للفرس ... کیا مالک ... اختصاص ... قرار دیا گیا ... جبکہ ... اختصاص ... عام ہے ... دو اس اختصاص ... حاشیة علی الکافیة ... ہے ولام ... هنا ... الاختصاص ... بین ذاتین ... الجل للفرس ... میں ہے ... استحقاق ... لام الاستحقاق ... بین معنی وذات اھ۔

سه قوله وللتعليل یعنی کسی چیز کی علت ذہنی بیان کرنے کے لئے جو علت غائی ہوتی ہے۔ جیسے جئتک لاکرامک علت غائیہ ذہنی ... اس ... ہے ... وجود میں ... خارجی چیز کی ... بیان کرنے کے واسطے ہو جیسے ... ہوتی ہے جیسے خرجت لمخافتک ... ہو جاتی ہے اور ... ١٢

ھ قوله وللقسم لام قسم کا فعل ہمیشہ محذوف ہوتا ہے۔ اور یہ لام اسم جلالت کیساتھ مخصوص ہے۔

ترکیب صفحہ ۱۳

(ھی) ضمیر مرفوع متصل اس میں پوشیدہ ... فاعل ... راجع ہو کر فاعل ... اس کا مبتدا ... مضاف الیہ ... مثال مضاف الیہ ... (الاختصاص) ... مضاف الیہ

... مثال مضاف الیہ راجع ... مضاف مقدر کی ... مضاف الیہ ... (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف ... (الظرفیۃ) ... جار مجرور مل کر ... متعلق ہوا ثابت کے ... (ھو) ضمیر ... فاعل ... راجع ... (قولہ تعالیٰ) ... (ھا) ضمیر مجرور ... مضاف ... (قول) مصدر مضاف ... فعل ماضی معروف ... (تعالیٰ) فعل ... ضمیر مرفوع ... فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ...

... حرف عطف ... مضاف الیہ ... فاعل ... (الاختصاص) ... حرف جار ... مجرور ... (التعلیل) ... حرف عطف ... (القسم) ... (المصاحبۃ) ... معطوف ... معطوفات ... ثابتۃ ... فاعل ... متعلق ...

(الظرف) ... (الزیادۃ) ... مضاف ... مضاف الیہ ... مبتدا ... خبر ... فعل ... فاعل ... مفعول ... جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

النوع الاول حروف الجر

وللمعاقبة[1] نحو لزم الشر للشقاوة ومن وهي[2] لابتداء الغاية نحو سرت من البصرة الى الكوفة وللتبعيض[3] نحو اخذت من الدراهم اى بعض الدراهم وللتبيين نحو قوله تعالى فاجتنبوا الرجس من الاوثان اى الرجس الذى[4] هو الاوثان۔

---

1 قوله وللمعاقبة - یعنی لغوی معنی ایک کسی کے پیچھے آنا - یہاں پر مراد یہ ہے کہ لام اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے مجرور کا حصول جو مطلوب نہیں فعل مذکور کے بعد ہوا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(ص ۳) لزم) ... مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... (الشی للشقاوۃ) ... مثال مضاف ... [illegible] ... فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ... جار (الشقاوۃ) ظرف لغو ہوا ... (الثانیۃ) ...

قولہ ومن (من) ابتدائیہ ... (و) حرف عطف (من) ضمیر مرفوع منفصل ... (و) زائدہ (ھی) ضمیر ... راجع ہوئے (من) کا لام ... (الغایۃ) مضاف ...

(باقی صفحہ ۱۱) مفعول ہے (شیئًا) مقدر ہے کہ اسکی صریح علامت یہ ہے کہ ... لفظ (بعض) کے رکھنے سے معنی درست رہیں۔ چنانچہ شارح علیہ الرحمۃ نے اپنے قول (ای بعض الدراہم) سے اس جانب اشارہ فرمایا ہے۔ مبرد اور عبد القاہر اور زمخشری اس (من) کو ابتدائیہ قرار دیتے ہیں کہ مثال مذکور میں دراہم مبدء اخذ ہے۔ قولہ من اصل للغۃ سکون ہے میں مبنی بر سکون ہے۔ بعد مگر جب اس کے بعد الف لام واقع ہو تو الف کی حرکت فتح اس کو دیدیتے ہیں تو مفتوح ہوجاتا ہے جیسے یہاں پر۔ اور اگر اسکے بعد الف لام کے سوا کوئی ساکن ہو تو مکسور ہوتا ہے جیسے من ابنک اور من احلک قریبًا الشی

لیمت قلبی ٭ فانت بخیلۃ بالوصل عنی۔ میں کثیر الاستعمال ہیں تو انکی کسرہ میں سے احتراز کی وجہ سے فتح دیدیا گیا ہے۔ قولہ للتبیین یعنی امر مبہم کی مراد ظاہر کرنے کیلئے جیسا کہ اسکی علامت یہ ہے کہ اسم موصول کا اسکی جگہ رکھنا درست ہو۔ چنانچہ شارح کے قول ای الرجس الذی ہو میں اس طرف اشارہ ہے۔ یا یا ظاہر کی یوں کہا جائے کہ مجرور کو مبہم کی خبر بنا سکیں۔ چنانچہ مثال مذکور میں یہ کہہ سکتے ہیں الرجس ھو الاوثان بخلاف من تبعیضیہ کہ اسکے مجرور کو خبر بنانا درست نہیں ہے۔ تا مثال اخذت عشرین من الدراہم میں دراہم سے معین امر نہیں جو عشرین کا عین ہو۔ من یہاں تبعیضیہ ہے اور العشرون

دراہم ۔ کیونکہ عشرین ... درست نہیں ہے اور کل کا حمل جزء پر لازم آتا ہے ... اور اگر دراہم سے جنس مراد لی جائے تو من بیانیہ ہے اور العشرون دراہم کہنا درست ہے۔ کہ یہ جنس کا حمل بعض افراد پر ہے جو صحیح ہے۔ اور (عن من) قائل ہیں (من) برائے تبیین ہے اور قائل کا حمل ضمیر (عن) پر صحیح ہے۔ (من) مبہم اگر معرفہ ہو تو (من) اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوکر حال ہوتا ہے۔ اور اگر نکرہ ہو تو صفت جیسے یلبسون ثیابا خضرا من سندس و استبرق ۱۲ سے قولہ الاوثان یعنی جس طرح نجاستوں سے اجتناب کیا جاتا ہے اسی طرح بتوں سے کرو کہ انکی عبادت نجاست سے بھی بالاتر ہے۔ اور انکی تعظیم سے تنفر عظیم ہے ۱۲ ترکیب صفحہ ۱۲ قولہ نحو لزم الشی للشقاوۃ (نحو) مضاف لفظ (۱۳)

(من) حرف جار (الدراہم) مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابتًا مقدر کا۔ ثابتًا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہے (شیئًا) مقدر کی طرف۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ ہوکر صفت (شیئًا) موصوف۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ مقدر اپنے فاعل اور مفعول سے (اخذت) فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر (بعض) مضاف (الدراہم) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہوا فعل مقدر (اخذت) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ مفسرہ ہوا۔



قولہ نحو قولہ تعالیٰ فاجتنبوا الرجس من الاوثان (نحو) مضاف (قول) مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال (تعالیٰ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے ذوالحال فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ۔ (فاجتنبوا الرجس من الاوثان) مقولہ۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر خبر مبتدا محذوف ... مضاف الیہ ہوئے (نحو) مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل راجع ہوئے مضاف الیہ (التبیین) کی مثال

[illegible]

[illegible]

فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر (الرجس) موصوف (الذی) اسم موصول (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا راجع ہوئے اسم موصول (الاوثان) خبر

[illegible]

النوع الاول حروف الجر

وللزيادة نحو قوله تعالى يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ

وَ اِلى لانتهاءِ الغَايَة فى المكان

نحو سِرت مِنَ البصرة الى الكوفة

وللمصاحبة نحو قوله تعالى وَلَا تَأْكُلُوا

اَمْوَالَهُمْ اِلٰى اَمْوَالِكُمْ اى مَعَ اموالكم

ترکیب صفحہ ۱۶

(بقیہ صفحہ ۱۶) ... انتہائے غایت میں ابتداء مسافت ... اور مصاحبت میں حرف معیت ... قولہ ولا تاکلوا اموالہم الی اموالکم ... [illegible]

قولہ: نحو قولہ تعالیٰ یعقوب اللّٰہ ... قولہ: نحو، مضاف، قول مصدر مضاف، تعالیٰ فعل ... ھا ضمیر مجرور متصل ... ھو ضمیر مرفوع متصل ... ذوالحال ... جملہ فعلیہ ... مضاف الیہ ...

مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ... مثالہ کی مثال ... الزیادۃ مضاف الیہ ... علامت جمع ... جار مجرور ... من حرف جار زائد ... مضاف ... منصوب محلاً مفعول ہے ... فعل اپنے فاعل ... قرآن کریم میں ... الی انتہاء الغایۃ فی المکان ... و حرف عطف ... ابتداء لام حرف جار ...

المکان مجرور ... انتہاء مضاف ... حرف جار المصاحبۃ ... معطوف ... البصرۃ ... الکوفۃ ... مضاف الیہ ... مثالہ ...

مضاف الیہ ... انتہاء الغایۃ ... المکان ... مضاف ... ابتداء ... البصرۃ الی الکوفۃ ... فاعل ...

ولا تاکلوا اموالہم الی اموالکم ... قولہ تعالیٰ ... ھا ضمیر ... ذوالحال ... مضاف الیہ ... فعل اپنے فاعل ... مفعول بہ ... جملہ فعلیہ ...

ھا ضمیر مجرور متصل ... مضاف الیہ ... مفعول بہ ... لا تاکلوا فعل نہی معروف ... اموال مضاف ... اموالہم ... جملہ فعلیہ ...

ھا ضمیر مجرور متصل ... فاعل، اموال مضاف ... ضمیر مرفوع متصل ... تاکلوا فعل نہی معروف ... حرف عطف ... مفعول ... المصاحبۃ مثال ... مضاف الیہ ... ھا ضمیر مجرور متصل مضاف ...

التسہیل الکامل شرح شرح عامل

النوع الاول حروف الجر

وَقَدْ يَكُوْنُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلاً فِيْ مَا قَبْلَهَا اِنْ كَانَ مَا بَعْدَهَا مِنْ جِنْسِ مَا قَبْلَهَا نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَقَدْ لَا يَكُوْنُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلاً فِيْ مَا قَبْلَهَا اِنْ لَمْ يَكُنْ مَا بَعْدَهَا مِنْ جِنْسِ مَا قَبْلَهَا نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ

ترکیب صفحہ ۱۸

(بقیہ صفحہ ۱۸) (ھَا) مضاف الیہ (قبل) مضاف مضاف الیہ ضمیر مجرور متصل مضاف الی۔ مضاف راجع ہوئے مل کر اپنے مضاف الیہ سے مقید ہوا (ثَبَتَ) مفعول فیہ ہوا۔ فعل ماضی معروف کا ثبت فعل ماضی معروف ضمیر صیغہ واحد مذکر غائب (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل مستتر پوشیدہ فاعل راجع ہوئے اسم موصول فاعل اپنے فاعل الی ثبت فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفعول فیہ سے مل کر اسم موصول اپنے ہو کر صلہ ہوا اسم موصول جار مجرور صلہ سے مل کر مجرور ہوا۔ ن اختلاف مل کر ظرف لغو ہوا فاعل و ظرف اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر لغو ہوکے مل کر ناقص فعل اپنے یکون فعل جملہ فعلیہ ہو کر خبر سے مل کر جملہ خبر ہو کر اسم بعد خبر (ان) حرف شرط جزائے مقدم (مَا) اسم فعل ناقص (مَا) مضاف (کان) (بعل) مضاف موصول (ھَا) ضمیر مجرور

متصل مضاف الیہ راجع ہوئے الی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثبت) مقید کا ثبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے اسم موصول ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر اسم ہوا فعل ناقص (کان) کا (مِن) حرف جار (جنس) مضاف (مَا) اسم موصول (قبل) مضاف (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے الی۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثبت) مقید کا ثبت فعل ماضی معروف

صیغہ واحد مذکر غائب متصل اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے اسم موصول فعل ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جنس مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار مجرور مل کر ظرف مستقر مل کر مجرور ہوا۔ ثابتاً مقید کا ثابتاً اسم فاعل ہوا۔ ثابتاً اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے اسم فعل ناقص۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ظرف مستقر کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط مؤخر شرط سے مل کر جملہ مقدم جزائے مؤخر اپنی جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ قولہ نحو قولہ تعالیٰ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق (نحو) مضاف (قول) مضاف الیہ (ھَا) مضاف مصدر ضمیر مجرور متصل (ص ۴۳)

(لم یکن) فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر فعل ناقص (ان) حرف شرط جزائے مقدم (مَا) اسم فعل ناقص (مَا) (لم یکن) فعل ناقص (ھَا) ضمیر موصول (لعل) مضاف مضاف الیہ راجع ہوئے مجرور متصل مضاف الیہ مضاف الیہ سے الی۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مقید مل کر مفعول فیہ ہوا (ثبت) مقید کا ثبت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے اسم موصول۔ ثبت فعل اپنے فاعل اسم موصول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر اور مفعول فیہ سے مل کر اسم موصول اپنے صلہ سے صلہ ہوا (مَا) اسم موصول کا (مِن) حرف مل کر اسم ہوا فعل ناقص (مَا) جار (جنس) مضاف (مَا) اسم موصول (قبل) مضاف (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع

اور یہ بھی باطل ہے پس (یکن) کا مجزوم ہونا باطل ٹھہرا جواب (لم) جازم ہے اور قرب مرجح پس ترجیح بلا مرجح لازم نہ آئی اور (لم یکن) میں (ان) جازم نہیں

النوع الاول حروف الجر

وحتّٰی لانتهاء الغاية فی الزمان نحو نمت البارحة حتّٰی الصباح وفی المکان نحو سرت البلد حتّٰی السوق وللمصاحبة نحو قرأت وردی حتّٰی الدعاء ای مع الدعاء وما بعدها قد یکون داخلاً فی حکم ما قبلها نحو اکلت السمکة حتّٰی رأسها وقد لا یکون داخلاً فیه نحو المثال المذکور

[illegible]

(تقیہ صفحہ ۲۰)
(انتہاء) مصدر مضاف فاعل ... مضاف الیہ اور ظرف لغو ہے (ل) حرف عاطف ... جار مجرور ملکر معطوف علیہ (المصابحۃ) مجرور معطوف ... لام حرف جار (المصباح) ... معطوف ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

الترکیب صفحہ ۱۵

[illegible]

[illegible]

شرح مائۃ عامل الکامل الشہیر

[illegible]

النوع الاول حروف الجر

وَهِيَ مختصة بالاسم الظاهر بخلاف الى فلا يقال حتاه ويقال اليه وَعلى للاستعلاء نحو زيد على السطح وعليه دين وقد تكون بمعنى الباء نحو مررت عليه بمعنى مررت به وقد تكون بمعنى في

(بقیہ صفحہ ٣٣) یہی موصوف (الظاھر) تعریف یعنی الذی زائل۔ اس کا حرف تعریف (ظاہر) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔ (ما) حرف جار (خلاف) مضاف (الی) مضاف الیہ۔ مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال۔ مستقر راجع بسوئے فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر نائب فاعل۔ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر

اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوئی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ فلا یقال (فا) فصیحہ (لا یقال) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب (حسان) نائب فاعل۔ لا یقال فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جزا شرط مقدر (اذا کان الامر کذالک) کی (اذا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم (کان) کا۔ (کان) فعل ناقص (الامر) اس کا اسم (ک) حرف جار (ذا) اسم اشارہ مجرور۔ (لام) حرف بعید (ک) حرف خطاب۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتا مقدر کا۔ ثابتا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر

اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم کان۔ ثابتا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ کان فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر ہے۔ اسم مقدم جملہ اسمیہ مفعول فیہ مقدم اپنے فعل سے مل کر جملہ شرط۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ قولہ ویقال الیہ (و) حرف عطف (یقال) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب (الیہ) نائب فاعل۔ یقال فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ وعلی الاستعلاء (و) حرف عطف (علی) مبتدا (لام) حرف جار (الاستعلاء) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر

(معنی) مضاف (فی) مضاف الیہ۔ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ (ثابتۃ) مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

یہ اعلیٰحضرت مولینا شاہ احمد رضا خان صاحب قدس سرہ العزیز کا ترجمۂ قرآن کریم ہے جس کے متعلق ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ اردو تراجم میں صرف یہی ترجمہ غلطیوں سے پاک ہے۔ ورنہ ہمارے ہر ترجمہ میں کچھ نہ کچھ غلطیاں ہیں جن سے اعتقاد و ایمان رخصت

ترکیب صفحہ ٣٣

النوع الاول حروف الجر

نحو قوله تعالى إن كنتم على سفر اى فى سفر
وعن للبعد والمجاوزة نحو رميت السهم
عن القوس وفى للظرفية نحو المال فى
الكيس ونظرت فى الكتاب وللاستعلاء
نحو قوله تعالى ولاوصلبنكم فى جذوع النخل۔

(یعنی) مضاف (تفاوت) موصوف (من) حرف جار (خلق) مضاف (الرحمن) مضاف الیہ

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر

(فی) حرف جار ... مضاف الیہ ... مرفوع متصل ... فعل ماضی ...

ترکیب صفحہ ۲۴

(صفحہ ۲۳) (قولہ) مبتدا ... متاع الحیاۃ الدنیا

... قلیل ... الآخرۃ ...

قولہ تعالیٰ ... (ھا) ضمیر مجرور متصل ... فعل ماضی معروف

مصدر مضاف ... (تعالیٰ) ... (ھو) ضمیر ... ذوالحال

اسم جلالت (تعالیٰ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب ... ضمیر (ھو) ... مرفوع متصل پوشیدہ فاعل ... ذوالحال ... مضاف الیہ ... قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ ... مثال ... متصل مضاف ... (الا ستقلال) مثال

مضاف اپنے مضاف الیہ ... مبتدا ... جملہ اسمیہ خبریہ ...

(فی) حرف جار (النخل) ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ... جار مجرور ...

النوع الاول حروف الجر

والكاف للتشبيه نحو زيد كالاسد وقد تكون زائدة نحو قوله تعالى ليس كمثله شئ ومذ ومنذ لابتداء الغاية فى الزمان الماضى نحو ما رأيته مذ يوم الجمعة او منذ يوم الجمعة اى ابتداء عدم رؤيتى اياه كان يوم الجمعة الى الان۔

ثانیاً اگر تسلیم کر لیں کہ یہ لفظ بھی زائد ہیں تو ان میں فرق یہ ہے کہ قرینہ ہو تو دونوں برابر ہیں اور دوسری عبارت قرینہ نہیں ہے **قولہ** مثل پر ہونا کوئی قرینہ نہیں ہے بلکہ مذ و منذ۔ اول بضم میم و سکون ذال ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مذ منذ سے ماخوذ ہے اس کا آخر حذف کر دیا گیا اور بعض لغات میں یہ ساکن ہے ملاقات ساکنین کی وجہ سے مذ اور منذ کی میم مضموم ہوتا ہے اور یہ دونوں حرف بھی آتے ہیں یہ دونوں اسم ہیں جبکہ اسم ظاہر کے پہلے آئیں یعنی ابتداء المدة اس کی تقدیر ہے یا یعنی جمیع المدة بیان کے لئے ہیں اور معنی ان کا ہے مذ اور منذ اسم ہیں تو مبتدا ہوں گے شارح علیہ الرحمۃ نے ان کو بیان نہیں فرمایا **قولہ** ذکر نہیں یعنی اس بات کا افادہ الماضی منفی یا مثبت کی ابتداء میں ہے یعنی فعل ماضی سے جبکہ زمانہ ماضی بیان کیا گیا اس زمانہ کا آغاز مذ اور منذ سے ہو یعنی اس وقت اور زمانہ کی وضاحت کی گئی ہو علم ہو جائے

بیان سے سکوت کیا گیا ہے اس صورت میں ان کا دخول معرفہ پر ہوتا ہے۔ اور یہ بمعنی (من) ابتدائیہ اس بات کا افادہ کرتے ہیں کہ فعل منفی یا مثبت کا کل زمانہ ان کا مدخول ہے جس کا آخر وقت تکلم پیوستہ ہے۔ اس صورت میں ان کا دخول نکرہ معدودہ ہوتا ہے اور یہ بمعنی (من) اور (الی) فعل منفی کی مثال کتاب میں مذکور ہوئی۔ اور مثبت کی یہ ہے سافرت من البلد مذ یوم الجمعة یا منذ یوم الجمعة۔ بر تقدیر اول معنی یہ ہوں گے کہ میں نے شہر سے جمعہ کے دن سفر شروع کیا تھا۔ اور زمانہ سفر تکلم تک مستمر ہے اور یہ تقدیر دوم مثال یہ ہوگی سافرت من البلد مذ یومین یا منذ یومین جبکہ یہ معنی

دونوں کے ہیں مسافر کرنے سے پہلے مقدر ہے یہ ہوا دونوں ساکن کا آیا ہوا یعنی دونوں یوم کا اکمل جو کہ فعل اگرچہ متصل ہے تکلم تک مستمر ہے صورتوں میں زمانہ کا بیان ابتداء ہے اور انتہا دونوں کا مقصود ہے یعنی کل کے اول میں ابتداء اور دوم میں ابتداء اور انتہا دونوں کا افادہ کرتے ہیں یعنی (فی) یہ بمعنی ظرفیت کا دخول اس وقت پر ہوتا ہے جو زمانہ حاضر معرفہ ہو جیسے ما رأیتہ مذ یومنا جب ہمارے دن ہیں

صفحہ (۲۶) ترکیب

(ر) **قولہ** قالکاف للتشبیہ الخ (و) حرف عطف (الکاف) مبتداء (لام) جار (التشبیہ) مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ہی) ضمیر مرفوع متصل راجع ہے والکاف (ثابتۃ) کا فاعل ہوا ثابتۃ فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا **قولہ** نحو زید کالاسد (نحو) مضاف (زید کالاسد) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثال التشبیہ کی مثال (زید) مبتدا (ک) حرف جار (الاسد) مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ثابت مقدر ہو کر ... مضاف الیہ ... مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل (ص ۲۶)

ترکیب
صفحہ ۲۶

معطوف علیہ (الو) ... (مذ یوم الجمعة) ... حرف عطف (منذ) معطوف معطوف علیہ اپنے (وما رأیتہ) ... معطوف ... مضاف الیہ نحو مضاف معطوف سے مل کر خبر مثالہا اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ... اپنے مضاف (ما) ضمیر مجرور متصل کی مثال مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے مذ اور منذ مضاف الیہ مثال ... علامت تثنیہ مثال (دم) حرف جار (ا) ... مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بہ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ (وما رأیت) نفی فعل تقدیر ارادہ معنی (ت) ضمیر مرفوع متکلم واحد صیغہ معروف (ما) ضمیر منصوب ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (ت) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل (ہ) ضمیر منصوب متصل بارز مفعول یہ راجع کسوئے غائب (منذ) حرف جار (الیوم) مضاف (الجمعة) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو ہوا ما رأیت فعل اپنے ...

النوع الاول حروف الجر

وَقَدْ تكونان بمعنى جميع المدة نحو ما رأيته مذ يومين او منذ يومين اى جميع مدة انقطاع رؤيتى اياه يومان و رُبَّ للتقليل وَلَا يكون مجرورها اِلَّا نكرة

ترکیب صفحہ ٢٨

(بقیہ صفحہ ٢٨) صوفہ ہونا ... ادا ... اس نکرہ کا ... یہ نکرہ وہ تقلیل ... بھی ضروری ہے ... رب کا مدلول ہے یعنی ... ہو سکے جو رب ... کی تقلیل کر ... جنس کی نوع ... کرے گا اور ... وہ جنس پر دلالت ... کی تخصیص کریگی تو ... صفت اسکی ... ہو جائیگی اور ... جنس نوع ... وہ ... کی تقلیل کا افادہ ... رب اس کی تقلیل ... یعنی وہ ... ۵۵ قولہ لو ... کلام سے ... ... کا آخر زمانہ ... لفظ ... اور ... اور ... یہ ... یا ... زمانہ تکلم ... کے ساتھ متصل ... زمانہ تکلم ... مقدم ہیں ... اور ... متصل ہے۔ ... تمام استعمالات میں ... جبکہ ... موضوع ... تعیین کیلئے ... اتصال ... تکلم سے اتصال ... یعنی ... صدر کلام ... ہیں ... کلام ... صدر ... ہے جیسے ...

(ترکیب صفحہ ٢٨) کے واسطے آتا ہے

قولہ (و) تکونان الخ (و) حرف عطف (قد) حرف برائے تقلیل (تکونان) فعل ناقص صیغہ تثنیہ مونث غائب (ا) ضمیر مرفوع متصل اس کا اسم راجع ہوئے منذ اور منذ ... (با) حرف جار (معنی فی) (جمیع) مضاف الیہ مضاف (الملازمۃ) مضاف الیہ جمیع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ... اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ... جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ... ثابتتین مقدر کا ثابتتین اسم فاعل صیغہ تثنیہ مونث ... (ھا) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل ... ہوئے اسم فعل ناقص (م) حرف عماد (ا) علامت تثنیہ

ثابتتین اسم فاعل ... ظرف مستقر ... فاعل اور ظرف مستقر ... تکونان فعل ناقص ... جملہ اسمیہ ہو کر خبر ... جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا اپنے اسم اور خبر سے ملکر ... مضاف قولہ ... مما ... (معطوف علیہ) ... (و) حرف عطف معطوف ... معطوف ... مضاف الیہ ہوا ... معطوف سے ملکر ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ... مثال مضاف (ھا) ... مثالہ مقدر کی ... مضاف الیہ راجع ہوئے ... ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ... منذ اور منذ کا ... مثال مضاف اپنے مضاف الیہ ... منذ ... اپنی خبر سے ملکر جملہ ... یعنی ... ہوا ... معروف صیغہ ... فعل ماضی ... متصل ... ضمیر مرفوع ... مفعول ... منصوب متصل ... (ھا) ضمیر ... مجرور ... فاعل (ھا) ... (من) حرف جار ... ظرف لغو ہوا ... جار مجرور ملکر ... (ص ٣)

جنکی خصوصیات یہ ہیں (١) احادیث کے مندرجہ ذیل ہیں ... زبر زیر پیش اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔ تاکہ عربی ناخواندہ حضرات بھی اسکی تلاوت سے مشرف ہو سکیں۔ (٢) ہر حدیث کا بین السطور بامحاورہ اردو میں ترجمہ کر دیا گیا ہے تاکہ اردو خواں اصحاب بھی حدیثوں کے معانی پر واقف ہو جائیں۔ (٣) بخاری شریف کا پہلا باب (باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) زمانہ قدیم سے معرکۃ الآراء چلا آرہا ہے ایکے تحت، مذکورہ احادیث کی تطبیق میں متقدمین اور علماء کرام ... متاخرین نے بڑی کاوشیں فرمائیں مگر پھر بھی احادیث تشنہ تطبیق رہیں اس شرح میں ہیں احادیث کی تطبیق بیان کی گئی ... وجہ عمدہ ... نہایت ... پیش نظر تمام احادیث ... سے جو ... منطبق ہو جاتی ہیں ... ترجمۃ الباب کیساتھ ... (٤) بخاری شریف کی پہلی حدیث (انما الاعمال بالنیات) ... حاصل بحث کی گئی ہے جو غالباً ... دوسری شروحات میں ... سکے گی ... شوافع و احناف ... کے ساتھ ... بیان کیا ... اختلافات کو ... کے ساتھ ... سے استنباط کردہ ... ہر حدیث ... ذکر کر دیئے گئے ہیں جو ... مسائل کو بھی ... بیان ... تصوف ... معانی ... حدیث سے ... کر دیا ...

النوع الأول حروف الجر

موصوفةً ولا يكون متعلقه الا فعلاً ماضياً نحو رُبَّ رجلٍ كريمٍ لقيتُ وقد تدخل على الضمير المبهم ولا يكون تمييزه الا نكرةً موصوفةً نحو رُبَّه رجلاً جواداً والواو للقسم وهي لا تدخل الا على الاسم الظاهر لا على المضمر نحو والله لأشربنَّ اللبنَ

ترکیب صفحہ ۳۰

(واللہ لا تشربن اللبن) مضاف الیہ۔ مجموعہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثالہ میں مثال مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع

۴۳ (اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ (لا تشربن) صیغہ واحد متکلم بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف۔ اقسم میں (انا) ضمیر

النوع الاول حروف الجر

وقد تکون[۱] بمعنی رب نحو وعالم[۲] یعمل بعلمه

ای رب عالم یعمل بعلمه والتاء[۳] للقسم و

هی لا تدخل الا علی اسم الله تعالی نحو

تالله لاضربن زیدا اعلم[۴] انه لابد للقسم

من[۵] الجواب فان[۶] کان جوابه جملة اسمیة

فان کانت مثبتة وجب ان تکون مصدرة

بان او لام الابتداء نحو والله ان[۷] زیدا

قائم ووالله[۸] لزید قائم

ترکیب صفحہ ۳۲

۳۳

(بقیہ صفحہ ۳۲) کہ هٰذا المقام سورة القدر ... الذى انزلت فيه سورة البقرة اى لهٰذا المقام ... يا ان بهٰذا المقام ... بدون حروف ... نادر ہے جیسے واللّٰہ زید قائم ... قولہ واللّٰہ لزید الخ ...

تنبیہ: بعض نحویوں میں ... حرف عطف ... جیسے الوزیل ... حکایت کیا ہے ... اکلت خبزاً ... اور ابو الحسن نے حکایت کی ہے ... اعطیت ... ان دونوں حکایتوں کو ... حرف عطف میں ... مجہول ...

(ای) واللّٰہ ان الخ ... متعلق ہوا حفظہ ۱۲ -
ترکیب صفحہ ۳۲
قولہ و(ان) تکون الخ (و) حرف عطف (تکون) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ناقص (۱) ... میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم ... راجع ہوئے الواو ... (با) حرف جار بمعنی مضاف (رب) مضاف الیہ ... مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا ... جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ... ثابتۃ مقدر کا ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل ... اسم فعل ناقص ... ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل ... ظرف مستقر ... ہو کر خبر ... تکون فعل ناقص اپنے اسم ... اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ... ہوا۔

(ثبت) مضاف (رھا) مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ... مثالہ مقدر ... مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے واو کا بمعنی رب ہوا۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ... بمعنی (ل) حرف جار (عالم) ... الارادہ ... فعل مضارع معروف صیغہ واحد ... موصوف (ت) ... اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل ... پوشیدہ فاعل راجع ... موصوف (ربا) حرف ... (ھا) ضمیر مجرور متصل ... علم مضاف ... عالم ... مضاف الیہ سے مل کر مجرور ... جار مجرور ... اپنے فاعل ... فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو ... صفت ... عالم موصوف ... اپنی صفت سے مل کر مجرور ... جار ... مستقر ہوا لقیت ... متکلم (تا) ... لقیت فعل ماضی معروف صیغہ واحد ... فاعل ... ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل ... فعل اپنے فاعل اور ظرف ...

القسم ہے۔ اسم ... (لا) نفی جنس ... ان (لا) ... لام حرف جار (القسم) ... (مقسم) ... مجرور ... جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ (ثابت) مقدر کا۔ ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ... اسم ... اپنے فاعل سے مل کر شبہ ... (من) حرف جار ... جملہ اسمیہ ہو کر خبر اول ... ظرف مستقر ... (الجواب) مجرور ... جار مجرور ... ثابت مقدر کا۔ ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ... ثابت اسم فاعل ... اسم لائے نفی جنس ... اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ ... اسم اور نفی جنس اپنے اسم ... دونوں خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ... ان کا اسم اپنی خبر سے مل کر ... موصول حرفی ...

... پہلا جزا ... (نحو) مضاف (واللّٰہ ان زیداً قائم) معطوف علیہ (و) حرف عطف (واللّٰہ لزید قائم) معطوف ... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ... اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ... مقدر کی۔ مثال مضاف (ھا) ضمیر ... مضاف الیہ راجع ہوئے جواب ... اور لام ابتدائیہ ... مصدر ہونا بر تقدیر جملہ اسمیہ ... مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے

النوع الاول حروف الجر

وان كانت منفية كانت مصدرة بما
ولا وإن مثل والله ما زيد قائماً و
والله لا زيد في الدار ولا عمرو والله
ان زيد قائم وان كان جوابه جملة
فعلية فان كانت مثبتة كانت
مصدرة باللام وقد او باللام وحده
مثل والله لقد قام زيد ووالله
لافعلن كذا وان كانت منفية فان
كانت فعلا ماضيا كانت مصدرة بما

[illegible]

ترکیب صفحہ ۳۴

(بقیہ صفحہ ۳۳) ترکیب (الا) معطوف
(و) حرف عطف (ان) معطوف
(و) حرف عطف (لولو) معطوف
ما معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف
سے مل کر مجرور ہوا۔ جار مجرور مل کر ظرف
[illegible]

اور
ان کیا تو معصیت ہوتا
بر تقدیر جملہ اسمیہ منفیہ ہونے کے
مثال مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے
مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر
ارادہ معنی (فی) حرف جار (ما) اسم
جلالت مجرور جار مجرور مل کر ظرف
مستقر ہوا۔ اقسم مقدر کا۔
اقسم فعل مضارع معروف
صیغہ واحد متکلم اسمیں (انا)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
اقسم فعل اپنے فاعل و ظرف
[illegible]

ہو کر جواب (و)
قسم ہوا
حرف جار (ما) اسم جلالت مجرور جار مجرور فعل
ظرف مستقر ہوا اقسم مقدر کا۔ اقسم
مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں
(انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
[illegible]

جواب قسم محذوف کا مقدر ہوا
بر تقدیر جملہ فعلیہ پوشیدہ ہونے کے مثل
الاسم مضاف [illegible]
بر تقدیر [illegible] مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر
مبتدا اپنی خبر سے [illegible]
تقدیر ارادہ معنی (و) حرف جار اسم جلالت
مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا اقسم
مقدر کا۔ اقسم فعل مضارع معروف صیغہ
واحد متکلم اسمیں (انا) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل۔ اقسم فعل اپنے فاعل سے
[illegible]
فعل ماضی معروف صیغہ واحد [illegible]
(زید) فاعل [illegible] فعل اپنے فاعل سے
مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب
قسم ہوا۔ (و) حرف جار اسم
جلالت مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف
مستقر ہوا۔ اقسم مقدر کا
اقسم فعل مضارع
[illegible]

النوع الاول حروف الجر

مثل والله ما قام زيدٌ وان كانت
فعلاً مضارعاً كانت مصدرة بما ولا
ولن مثل والله ما افعلن كذا او والله
لا افعلن كذا او والله لن افعل كذا
وقد يكون جواب القسم محذوفاً
ان كان قبل القسم جملة كالجملة
التي وقعت جوابه مثل زيدٌ عالمٌ
والله اي والله ان زيداً عالمٌ او كان
القسم واقعاً بين الجملة المذكورة

ترکیب صفحہ ۳۶

صفحہ ۳۶

ترکیب (ومثل والله ما قاما قاضِمٌ)

قولہ (ومثل) مضاف (والله) مضاف الیہ مضاف

نائب (ومثل) مثل مضاف، مثال مضاف

نائب (بک) مضاف الیہ مقدر کی مثال الیہ راجع ہے

مضاف الیہ سے مل کر جر مثال مضاف الیہ تقدیر

جملہ مرفوع مقدر

(ما) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف

(ومثل) مثل مضاف (والله) مضاف الیہ (و) حرف

عطف (والله لن افعل کذا) معطوف

ما افعل کذا (و) حرف عطف (والله لن افعل کذا)

عطف (والله) مضاف الیہ دونوں معطوف اپنے

(و) حرف عطف علیہ اپنے مضاف الیہ مضاف

معطوف علیہ مثل مضاف مثال مضاف

(ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم

راجع ہے جملہ فعلیہ (فعل) موصوف

(ما) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر

(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع

موصوف، مضارع اسم فاعل اپنے

فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت

موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر - کانت

فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر

(فعل ناقص) معروف صیغہ واحد مؤنث غائب

(ما افعل کذا) جملہ فعلیہ

جواب (ما) حرف نفی (افعل) فعل مضارع

مستتر فعل ضمیر (انا) ضمیر مرفوع متصل

(افعل) فعل (کذا) مفعول بہ

(ترکیب کا بقیہ حصہ ہاتھ سے لکھا ہوا ہے اور ناقابل قراءت ہے)

[illegible]

النوع الاول حروف الجر

مستقل ہوں تو ان کا اسم ہمیشہ مستتر ہوتا ہے جیسے جاءنی القوم لیس زیدا اور جاءنی القوم لا یکون زیدا ۱۲

مثل زيد والله عالم اي والله ان
زيدا عالم وحاشا وخلا وعدا كل
واحد منها للاستثناء مثل جاءني
القوم حاشا زيد وخلا زيد وعدا زيد
وقال بعضهم ان الاسم الواقع بعدها
يكون منصوبا على المفعولية فحينئذ تكون
هذه الالفاظ افعالا والفاعل فيها ضمير
مستتر دائما فالمثال المذكور في معنى جاءني
القوم حاشا زيدا وخلا زيدا وعدا زيدا۔

[illegible]

(x) المثال مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا بر تقدیر اِعادہ، معنی۔ (جاءَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب

ترکیب صفحہ ۳۸ سے ملاحظہ
قولہ مثل زید والله تعالیٰ
(مثل) مضاف (زید) مضاف الیہ مثل مضاف الیہ
غالم مضاف الیہ مثل مضاف الیہ
مضاف الیہ سے مل کر مثال الیہ متصل
مثال مضاف (ما) ضمیر مجرور
مضاف الیہ۔ راجع جواب قسم کا
...
[illegible]

متصل پوشیدہ فاعل
اقسم فعل اپنے فاعل اور ظرف
مستقر سے مل کر جملہ انشائیہ
قسمیہ ہوا۔ جس کا
جواب محذوف
(ای) حرف تفسیر (و)
...
[illegible]

قولہ و خلا و حاشا الخ
حاشا و خلا (حاشا) معطوف علیہ
(و) حرف عطف (خلا) معطوف
...
[illegible]

(فی) حرف جار بمعنی مضاف (جاءنی القوم حاشا زیدا) معطوف علیہ (و) حرف عطف (خلا زیدا) (۳۷م)

ترکیب
صفحہ ۳۸

[illegible]

(xxx) اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع البعض سوائے القوم۔ (زید) مفعول بہ۔ حاشا اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال۔ القوم ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل

وإذا وقعت خلا وعدا بعد ما مثل ما خلا زيدًا وما عدا زيدًا أو في صدر الكلام مثل خلا البيت زيدًا وعدا القوم زيدًا تعينتا للفعلية

النوع الثاني

النوع الثاني
الحروف المشبهة بالفعل

الحروف المشبهة بالفعل وهي تدخل على المبتدأ والخبر تنصب المبتدأ

(۲) وقعت فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (رحلا) معطوف علیہ (و) حرف عطف (عَلَا) معطوف ...

(تقسیم صفحہ ۳۹) کیا ہے ساتھ موصوف ہوتا ہے اور فعل متعدی فعل اصل ہے اور اس کی وجہ کے ساتھ مشابہت ہونے کی وجہ سے یہ حروف عمل کرتے ہیں اس سے یہ حروف عمل کرتے ہیں

تعبیر نہیں۔ سو یہ معنی کی وجہ سے ان کے معانی کا جزئی ہونا چاہیے فعل کے معنی جزئی ہوتے ہیں کیونکہ اس کے مفہوم میں نسبت الی الفاعل معین مأخوذ ہے۔ تو جس طرح حققت کے معنی تضمنی تحقیق جزئی ہیں اسی طرح (اِنَّ) اور (اَنَّ) کے اور جس طرح (شبہت) کے معنی تضمنی تشبیہ جزئی ہیں اسی طرح (کانَّ) کے اور جس طرح (استدرکت) کے معنی تضمنی استدراک جزئی ہیں اسی طرح (لکنَّ) کے اور جس طرح (تمنیت) کے معنی تضمنی تمنا کے جزئی ہیں۔ اسی طرح (لیت) کے اور جس طرح (ترجیت) کے معنی تضمنی ترجی جزئی ہیں اسی طرح (لعل) کے۔ ۱۲ جاء نی القوم ... مقدمہ

بنا بر قول اختصار کہ القوم بنظر اقرن القوم مقصود ان مثالوں میں جاء ونی کو بر تقدیر ... ذکر نہیں کیا۔ سو بر تقدیر فعلیت ... مبحث میں ... ۱۲ نوان کا ذکر ... تھا کی ... للہ حروف مشبہ بالفعل ... میں بمقدم ذکر کرنے کی مشہرتان یلیتی ... فعل تام ... وجہ یہ ہے کہ یہ حروف عمل کرنے میں ... مشابہت دیکھنے کی بنا پر ... فعل ناقص غیر متصرف کے ساتھ وہ دونوں فعل ناقص ... اور شک نہیں کہ مشابہ چونکہ وجہ ہے ... فعل تام متصرف ... فعل تام ... حاصل ہے ... پر شرافت حاصل ہے ... کو دوم پر مقدم ذکر کرتے ہیں تو فعل کے ساتھ مشابہت رکھنے والے کو بھی مشابہ ... بدوم پر مقدم ہوا کیونکہ مشابہ اول کو مشابہ ... بدوم پر شرافت حاصل ہے۔ ۱۲

(ترکیب صفحہ ۴۰)

قولہ وان اذا وقعت الخ (و) حرف استیناف (اذا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم ...

(۳) بر فتح فاعل مرفوع محلاً راجع لبوے الحروف المشبہۃ بالفعل۔ (المبتدأ) مفعول بہ (۲×۳)

ترکیب صفحہ ۴۰

فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (نون) وقایہ کا (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ (القوم) فاعل (جاء) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (خلا) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (زیداً) مفعول بہ (البیت) فاعل اور مفعول بہ خلا فعل اپنے فاعل اور (عدا) فعل ... مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (زیداً) مفعول بہ (القوم) فاعل اور مفعول بہ قتل فعل اپنے فاعل ... جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ قولہ (النوع الثانی الخ) (النوع) موصوف (الثانی) صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا (الحروف) موصوف (ال) حرف تعریف (مشبہۃ) اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اسمیں (ہی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل۔ (ب) حرف جار مبنی بر کسر (الفعل) مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو مشبہۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صفت ... مل کر شبہ جملہ اسمیہ ... صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ... اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ (وہی تلک) (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ہی) ضمیر مرفوع منفصل مبنی بر فتح مبتدا مرفوع محلاً راجع کے الحروف المشبہۃ بالفعل۔ (تدخل) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (ہی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مبنی بر فتح

النوع الثاني
الحروف المشبهة
بالفعل

وترفع الخبر وهي ستة حروف إنّ وأنّ
وهما للتحقيق مضمون الجملة الاسمية مثل
إنّ زيدًا قائمٌ اي حققت قيام زيدٍ و
بلغني أنّ زيدًا منطلق اي بلغني ثبوت
انطلاق زيدٍ وكأنّ وهي للتشبيه
نحو كأنّ زيدًا اسدٌ ولكنّ وهي
للاستدراك اي لدفع التوهم الناشي
من الكلام السابق

۵ بنی تمیم اور قبیلہ قیس (عرب) بولتے ہیں۔

[illegible]

ثابتۃ مقدرکا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح لازم ہوئے مبتدا ثابتۃ اسم فاعل

[illegible]

ترکیب
صفحہ ۲

[illegible]

(قیام) مضاف زید مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ حقیقت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ

[illegible]

(×) فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم آنَّ۔ منطلق اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر مشبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر آنَّ کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ۔ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد

فاعل بلغ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (بلغ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح (ن) وقایہ کا مبنی بر کسرہ (ی)

النوع الثاني الحروف المشبهة بالفعل

ولهذا لا تقع الا بين الجملتين اللتين تكونان متغايرتين بالمفهوم مثل غاب زيد لكن بكرًا حاضر وما جاءني زيد لكن عمرًا جاءني وليت وهي للتمني مثل ليت زيدًا قائم اي اتمنى قيامه ولعل وهي للترجي مثل لعل السلطان يكرمني

ترکیب صفحہ ۴۳

(۲۸) اسم اور صیغہ نفی صیغہ واحد ... مل کر جملہ ... ہوا۔ (ما جاءو) نفی معروف مبنی بر فتح (ن) ضمیر ... مبنی بر سکون محلاً ... فعل ماضی معروف مبنی بر فتح ... فعل جملہ (لکن) ... فعل ماضی ... مبنی منصوب محلاً ... ہوا۔ الفعل مبنی (جاء) نفی ...

(بقیہ صفحہ ۴۳) مبنی بر سکون مجرور محلاً۔ (ل) نفی ... ظرف لغو مقدم۔ مجرور دونوں مل کر ... معروف صیغہ واحد مؤنث غائب ... فعل مضارع معروف ضمیر مرفوع متصل ... (ھی) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ... فاعل مرفوع حرف (استثنا) ... (الا) حرف ... مضاف (بجملتین) ... اسم موصول ... (بین) ... فعل ... (تکونان) ... مبنی بر ... (اللتین) اسم موصول ... صیغہ تثنیہ ... مؤنث غائب ... (الف) ضمیر ... مرفوع محلاً راجع ... (تصا) اسم ... مبنی بر سکون ... فاعل صیغہ ... پوشیدہ ... (ھتھا) ... ضمیر مرفوع متصل ... (ھا) مبنی بر ضم راجع ... (م) حرف ... فعل ناقص ... (الف) ... مبنی بر فتح ... بر سکون

(باء) حرف جار مبنی بر کسر (المفهوم) مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہوا (بین) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ تکونان فعل ناقص اپنا اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ۔ بین مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر مفعول فیہ ہوا۔ لا تقع فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو مقدم اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ خبریہ معطوف ہوا۔ قولہ مثل غائب ... (مثل) ... مضاف ... معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ما جاء) ... (ما جاءنی) ... معطوف علیہ اپنے معطوف سے

مل کر مضاف اپنے مضاف الیہ مثل مضاف مثالہ مقدر کی ... (ھا) ضمیر مجرور محلاً مبنی ... مضاف الیہ مجرور محلاً۔ مثال مضاف ... لکن مثال ... متصل راجع ہوئے ... مل کر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ ... مبتدا اپنی خبر سے ... بر ارادہ معنی ... ہوا۔ (غاب) فعل ماضی معروف صیغہ واحد (زید) فاعل ... مبنی بر فتح ... جملہ فعلیہ ... (لکن) حرف ... (بکرا) اسم ... مبنی بر فتح ... فاعل صیغہ واحد ... (ھو) ضمیر مرفوع ... متصل پوشیدہ فاعل ... راجع ... فاعل اپنے ... مبنی ... قاضی ... (+)

(۳۴) بکسر (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون۔ بکرم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ

مبنی (ھو) ضمیر مرفوع ... پوشیدہ فاعل ... راجع ہوئے ... (ن) ضمیر منصوب ... مبنی بر ... لکن (ی) ... مفعول بہ ... (جاء) ... مبنی بر سکون ... فاعل اور ... مل کر جملہ ... اپنے اسم اور خبر سے ... مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ (وھی للتمنی) (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ... لیت (ل) حرف جار ... (التمنی) مجرور ... ظرف مستقر ... اسم فاعل صیغہ واحد ...

لیت اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون۔ (اتمنی) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (قیام) مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے (زید) قیام مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ اتمنی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مفسرہ ہوا۔ قولہ (وھی للترجی) (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ... (ل) حرف جار مبنی بر کسر (الترجی) ...

النوع الثاني الحروف المشبهة بالفعل

الحمام لنا + الى حمامتنا او نصفه فقد. الحمام کا نصب اور رفع دونوں مروی ہے۔ (۴۴×××)

والفرق بين التمني والترجي
أنّ الاول يستعمل في الممكنات كما
مرّ والممتنعات مثل ليت الشباب
يعود والترجي مخصوص بالممكنات
فلا يقال لعل الشباب يعود و
تدخل ما الكافة على جميعها
فتكفها عن العمل كقوله تعالى
إنما إلهكم إله واحد وانما
زيد منطلق

۵۵ ما کافہ ان حروف کو مابعد میں عمل کرنے سے روک دینا۔ برلغت افصح ہے اور لغت غیر فصیح پر عمل ہوتا ہے (۴۴×××)

قولہ والفرق الخ۔ (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (الفرق) مصدر (بین) مضاف (التمنی) معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الترجی) معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ بین مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ الفرق مصدر اپنے مفعول فیہ سے مل کر مبتدا (ان) حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی مبنی بر فتح (الاول) معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الترجی) معطوف

(۴۴×××) زرقاء یمامہ نامی عرب کی ایک عورت تیزی بینائی میں ضرب المثل ہے۔ ایک دن کی مسافت سے سوار کو دیکھ لیتی تھی۔ اس کے پاس (قطاۃ) نامی ایک پرندہ تھا جس کو فارسی میں

ترکیب

صفحہ ۴۶

(۴۰۹) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ۔ اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (۴۲)

باقی (صفوۃ ما) مبنی بر ضم مرفوع محلاً مبنی بر موصوف مقدر
راجع ہوئے موصوف ۔ علامت
(الاسود) نون مشدد علامت
جمع مؤنث مبنی بر فتح ۔ محلاً
اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر
شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ
(ان) حرف جار مبنی بر فتح (ما)
اسم موصول مبنی بر سکون ۔ صیغہ
فعل ماضی معروف مبنی بر فتح اس
واحد مذکر غائب مبنی بر فتح متصل
میں (ھو) ضمیر مرفوع محلاً
پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً راجع ہوئے اسم
مبنی بر فتح راجع ہوئے فعل اپنے
موصول ۔ صلہ فعل جملہ فعلیہ
فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ
اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر
مجرور ۔ جار مجرور ملکر ظرف (ثابت)
ہوا ۔ (ثابت) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر
اسمیں ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ

(ھذا) اسمیں (ھا)
حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا)
اسم اشارہ مبتدا مرفوع محلاً
مبنی بر سکون ۔ جملہ معترضہ
(ان) خبر سے ملکر جملہ اسمیہ
معترضہ ہوا ۔ (و) حرف
عطف مبنی بر فتح ۔ (ال)
حرف تعریف مبنی بر سکون
(مستنعات) اسم فاعل
صیغہ جمع مؤنث اس
میں (ھن) پوشیدہ
جسمیں (ھا) ضمیر مرفوع
متصل فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے
موصوف مقدر ۔ نون
مشدد علامت جمع مؤنث
مبنی بر فتح ۔ مستنعات
اسم فاعل اپنے فاعل
سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ
ہوکر معطوف ۔ المسکنات

(۴۰۴) مبنی بر ضم (م) علامت جمع ۔ ہ اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (الہ) موصوف (واحد) صفت

(۴۰۳) راجع ہوئے مبتدا مقدر ۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر ۔ مثالہ مقدر کی ۔ مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ

النوع الثالث

ماولا المشبهتان بليس في النفي والدخول على المبتدأ والخبر ترفعان الاسم وتنصبان الخبر وتدخل ما على المعرفة والنكرة مثل ما زيد قائما ولا تدخل لا الا على النكرة نحو لا رجل ظريفا

النوع الثالث ما ولا المشبهتان بليس

عسه یعنی زیرک وخوش طبع ۱۲

قولہ (ترفعان) الخ فعل مضارع معروف (ترفعان) صیغہ تثنیہ مؤنث غائب (ا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون (الا) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (و) حرف عطف (تنصبان) فعل مضارع ...

(تقریر صفحہ ۴۸)

ترکیب صفحہ ۴۸

(ترکیب صفحہ ۴۸)

(النوع الثالث)

(مشتبہ ترکیبات)

عامل مائۃ شرح تحفۃ الکامل البشیر

النوع الرابع

حروف تنصب الاسم فقط وهی سبعة احرف الواو وهی بمعنی مع نحو استوی الماء والخشبة والا وهی للاستثناء نحو جاءنی القوم الا زیدا

النوع الرابع حروف تنصب الاسم

(۴۲) مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف (۴۲×۴)

(تقیہ صفحہ ۵۰) میں
ما الاتی وزیدا میں
عامل تصنع ہے جو ما الاتی
سے مفہوم ہوتا ہے اور
شیخ کے نزدیک مجرد واؤ
ناصب ہے چنانچہ کتاب میں یہی
مذکور ہے۔ اور زجاج کے
نزدیک واؤ کے بعد عامل مقدر
ہے اور وہ (لا تلبس) فعل
ہے تو مثال کتاب کی تقدیر
یہ ہوگی۔ استوی الماء و
لابس الخشبۃ اور کوفیین
کے نزدیک عامل معنوی ہے
جس کو وہ خلاف سے تعبیر
کرتے ہیں۔ اسکو یوں سمجھو
کہ بر تقدیر عطف جاء زید ایں
عمرو سے معیت مفہوم نہیں
ہوتی۔ اور جاء زید وعمروا
سے مفہوم ہوتی ہے تو قول
دوم کی تقدیر سے معیت
میں مخالفت ہوئی۔ اسی کو
خلاف کہتے ہیں اور یہی ان
کے نزدیک عامل ہے

قولہ الا زیداً۔
مستثنیٰ کے ناصب میں
اختلاف ہے۔ زجاج
اور شیخ کے نزدیک مستثنیٰ
بعینہ مستثنیٰ کے قائم مقام
ہوکر الا ناصب ہے
جیسے حروف نداء ادعو
کے قائم مقام ہوکر ناصب
ہیں۔ اور بصریہ کے
نزدیک فعل متقدم یا معنی
فعل بتوسط الا جیسے
القوم اخوتک الا
زیداً۔ میں کہ اخوۃ
سے مواخاۃ کے معنی
مفہوم ہوتے ہیں کیونکہ قول
مذکور بمعنی القوم یواخیک
الا زیداً ہے
اور کسائی کے نزدیک ان
حرف مشبہ بالفعل مقدر
بعد الا جس کی خبر محذوف
ہے۔ تو کسائی کے نزدیک

جاءنی القوم
الا زیداً کی تقدیر یہ ہوگی
جاءنی القوم الا ان زیداً لم یجیٔ
اور فراء کے نزدیک الا ان مخففہ اور
لا عاطفہ سے مرکب ہے۔ تو اگر اسم
مابعد منصوب ہو تو ان کا ناصب
ان ہوگا۔ اور اگر اعراب میں قبل
کے تابع ہے تو بذریعہ لا عاطفہ
پس انکے نزدیک تقدیر یہ ہوگی
جاءنی القوم ان زیداً لا جاء
ای لم یجیٔ۔ اور بعض کے نزدیک
مستثنیٰ منصوب بہ مقدر ہے اور الا علامت
ہے جیسے حروف نداء ادعو کے
علامت ہیں۔ اور بعض نے کہا
مستثنیٰ منہ عامل ہے۔ ۱۲

ترکیب صفحہ (۵۰)
(النوع) موصوف
(الرابع) صفت موصوف اپنی صفت
(الرابع) صفت۔ موصوف۔
مل کر مبتدا (حروف) موصوف
(تنصب) فعل مضارع معروف
صیغہ واحد مؤنث غائب (۲۵)

(۷۶) رابع ہوئے الا۔ (ال) حرف جار مبنی بر کسر (الاستثناء) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (۳×)

(۳×۴۴) (الا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً۔ مبنی بر ضم۔ راجع ہوئے الا۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ (۴×۳)

ترکیب صفحہ ۵۰

الواو سے مشتبہ
الواو سے پیشتر مقدر نکالیں اور
(احدھا) سے پیشتر (ثانیھا) اور
(الا) سے پیشتر (ثالثھا) اور
(یا) سے پیشتر (رابعھا) اور
(ایا) سے پیشتر (خامسھا) اور
(ھیا) سے پیشتر (سادسھا)
(ای) سے پیشتر (سابعھا) سے
الھمزۃ المفتوحۃ قولہ (ھی)
مبنی مع (و) حرف عطف۔ یا
مبنی بر فتح (ھی)
حروف استثنائیات مبنی بر فتح مرفوع
ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے الواو
(یا) حرف جار مبنی بر کسر (معنی)
مضاف (مع) مضاف الیہ
معنی مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مجرور۔ جار
مجرور مل کر ظرف مستقر
ہوا ثابتۃ
ثابتۃ اسم فاعل صیغہ
مفرد کا۔ ثابتۃ (ھی) ضمیر
واحد مؤنث غائب مستتر
مرفوع متصل ضمیرہ فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا
ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور
ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ
ہوکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
قولہ نحو استوی الماء و الخشبۃ
(نحو) مضاف (استوی الماء) مجرور تقدیراً
(الخشبۃ) مضاف الیہ
نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
خبر مثالہ مقدر کی مثال مضاف
(ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ
مبنی بر ضم راجع ہوئے الواو
مثال مضاف

(۴×۴) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی (جاء) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح (ن) وقایہ کا مبنی بر کسر (ی) ضمیر منصوب متصل

النوع الرابع حروف تنصب الاسم

وَيَا وَهِيَ لِنِدَاءِ الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ وَ أَيَا وَهَيَا وَهُمَا لِنِدَاءِ الْبَعِيدِ وَأَيْ وَالْهَمْزَةُ الْمَفْتُوحَةُ وَهُمَا لِنِدَاءِ الْقَرِيبِ وَهٰذِهِ الْحُرُوفُ الْخَمْسَةُ تَنْصِبُ الْاِسْمَ إِذَا كَانَ مُضَافًا إِلَى اسْمٍ آخَرَ

ترکیب صفحہ ۵۲

قولہ وھی لمن ... (ترکیب) ... القریب والتعجب

(و) حرف عطف یا حرف استیناف ... ضمیر مرفوع منفصل ... مبتدا ...

صفت ... موصوف ... مضاف الیہ ... جار مجرور ... فاعل ... مبتدا خبر ... جملہ اسمیہ خبریہ ...

مرکب ... متعلق ... مفعول بہ ... معطوف علیہ ... معطوف ...

[illegible]

نحو یا عبد اللہ و یا غلام زید و ہیا
شریف القوم و ای افضل القوم و
اَعبدَ اللہ و ترفع الاسم ان لم یکن
ذلک الاسم مضافاً مثل یا زید
و یا رجل

النوع الخامس

حروف تنصب الفعل المضارع وھی
اربعة احرف اَن و لن و کی و اِذن

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

[illegible]

ترکیب
صفحہ ۵۴

ابتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے حروف موصوف (اربعة) ممیز مضاف (احرف) ممیز مضاف الیہ (××)

(ضمیر بعد) فعل کو نصب
(بس) نوع میں اور نوع چہارم میں
ذکر ہے اور اس (ذکرنا) جو کہ
نواصب اسم سے ہیں اسی سے کہ
فعل مرتبہ میں نواصب کو ذکر
میں وجہ اسکے نواصب کو ۔ لہ
میں بعد ذکر کر دیا ۔ ۱۲
میں ہو کر (اربعة) احرف
قولہ (وھی) اربعة ۔ لہ اور
کو فیوں کے نزدیک لا ہے
ہیں ۔ (۱) حتی و (۲) لام کی
(۳) لام جحود (۴) کا جواب
بنی ۔ نفی ۔ تمنی ۔
بعنی ۔ استفہام ۔ ہو ۔ (۵)
عرض کے بعد واقع ہو ۔ کسی ایک
واو جو ان چھ میں سے (۶) او جو
کے بعد واقع ہو ۔ الا آن ہو
بمعنی الی آن یا الا آن ہو
اور جحود کے نزدیک یہ جو نواصب
نہیں ۔ اس کے بعد آن ناصب
عطف ہوتا ہے ۔ لہ قولہ
آن ۔ یہ حرف مشبہ بالفعل (آن)
کے ساتھ مشابہت لفظی و معنوی
رکھنے کی وجہ سے عمل کرتا ہے
لفظی مشابہت

و ہمزہ تخفیف ہوتی ہے
اور معنوی یا ایں طور کہ وہ
اپنے ما بعد کو بتاویل مصدر کر دیتا
ہے اور یہ بھی یہ عمل میں اصل
ہے ۔ اور باقی اسی پر محمول ہیں
وجہ حمل معنی استقبال میں
مشابہت ہے ۔ خلیل سے
منقول ہے کہ آن عامل ہے
اور باقی عامل نہیں ۔ آن کے
بعد آن مقدر ہوتا ہے ۱۲
قولہ نحو یا عبد اللہ ۔ لہ
(نحو) مضاف (یا عبد اللہ)
مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و)
حرف عطف مبنی بر فتح (ایا)
غلام (زید) معطوف مجرور
تقدیراً (و) حرف عطف مبنی
بر فتح (ھیا شریف القوم)
معطوف مجرور تقدیراً (و)
حرف عطف مبنی بر فتح (ای)
(فضل القوم) معطوف
مجرور تقدیراً (و)
آن

عطف
(اعلم القوم)
مبنی بر فتح ... معطوف علیہ
معطوف مجرور تقدیراً ... مضاف الیہ
مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
مثالھا متعدی ۔ مثال ... مبنی
متصل مضاف الیہ مجرور محلاً
ضمیر مجرور ... الحروف الخمسة
بر سکون راجع بسوئے مضاف الیہ سے مل کر
مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر
مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
ہوا ۔ بر تقدیر ارادہ معنی (یا) حرف ندا
مبنی بر سکون برائے ندائے قریب یا بعید
قائم مقام ادعو ۔ ادعو فعل مضارع
معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر سکون (عبد) مضاف اسم
جلالت مضاف الیہ ۔ عبد مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر منادی قائم مقام
مفعول بہ ۔ ادعو فعل اپنے فاعل اور
منادی قائم مقام مفعول بہ سے مل کر
جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا ۔ (یا) حرف ندا
برائے بعید ۔ مبنی بر سکون (۲۰)

(سمیں) (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف ۔ مضارع اسم فاعل (××)

(ص××) اربعة ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے ملکر مبدل منہ (آن) معطوف علیہ مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف مبنی فتح (لن) معطوف مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف

فَاَنْ للاستقبال وَاِنْ دخلت علی الماضی نحو اسلمت اَنْ ادخل الجنّة واَنْ دخلت الجنّة وتسمّٰی هٰذه مصدریّة ولن لتاکید نفی المستقبل مثل لن ترانی

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

ترکیب صفحہ ٥٦

(قولہ صفحہ ٥٦) (ان) حرف مشبہ بالفعل ... (الذی) ... صلہ ... (دخلت) فعل ... (ی) ضمیر ... [illegible]

[illegible]

عامل مائۃ نحو مجملۃ مع الحکی البشیر

واصلها لا ان عند الخليل فحذفت الهمزة تخفيفا فصارت لان ثم حذفت الالف لالتقاء الساكنين فبقيت لن وكي للسببية اي يكون ما قبلها سببا لما بعدها مثل اسلمت كي ادخل الجنة فان الاسلام سبب لدخول الجنة واذن

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

(ل) حرف جار (النقا) مضاف الیہ۔ مبنی بر سکون ... مضاف اپنے مضاف الیہ ... جار مجرور ... فعل ... معطوف ... (السببیۃ) ...

(۴۴) (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الجزاء) معطوف معطوف علیہا اپنے معطوف سے ملکر مجرور (۴۸)

(رأن صفحہ ۵۸) تعبیری قیاس بسبب علیہ تعبیر کیجا (ناقص) سے ۱۲ سے تعبیر کیجانے تکون میں یکون ہے کے بجائے السببیۃ کی تفسیر تھا کیونکہ یہ خیال میں کون ہے۔ کاتب نے یہ خیال ابن طور کر یکون کر دیا۔ معلوم ہوا کہ حصول مقصود مضمون حاصل ہوا اعجیبے حصول کے لئے لازم ... کی کتابت حلہ ... ان کی جیسے کہ ترکیب میں اختلاف ہے ... الف (ان) ... کے نزدیک ... ما زائدہ مبرد کے اختلاف ... (ان) ... اختلاف ہے ... اس بات سے کہ ... نون تنوین کے ... حالت وقف ہونے کی وجہ سے ... میں الف سے لکھتے ہیں ... الف کے ساتھ لکھا جائیگا ... الف کے ساتھ ...

... ثابتہ ظرف سے ممتاز ہوجاتے ... اور عامل ہونگی صورت میں الف کے ساتھ لکھنے سے التباس اس لئے لازم آئے گا کہ عامل فارق ہے۔ ... ترکیب صفحہ ۵۸ ... قولہ ... عطف ... مبنی بر فتح (اصل ... ضمیر مجرور ... مضاف ... مضاف الیہ ... خبر مرفوع تقدیرا ... (ہنا) ... مفعول فیہ ... نسبت کا۔ ... جملہ ... بیان ... ۱۲۰۱ ...

قولہ (فاء) فتح الجزء (فا) حرف عاطفہ برائے تفصیل مبنی بر فتح (حذفت) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب (الهمزۃ) نائب فاعل (تخفیفا) مفعول لہ۔ حذفت فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ قولہ فصارت (الجزء فا) حرف عطف برائے تفریع مبنی بر فتح (صارت) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح (ان) خبر منصوب ... نعل ناقص اپنے ... تقدیرا صارت ... اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا ۱۲۰ قولہ ثم حرف عطف ... حذفت (حذف فتح) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب ... (الالف) نائب فاعل ... (ص)

(x) فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور (xx)

... مضاف الیہ ... جار مجرور ... فعل ... ضمیر مرفوع متصل ... مبنی بر سکون ... موصول ... صلہ ... مفعول ...

مستبا موصوف۔ اپنی صفت سے مل کر خبر یکون نعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔ الاولی تعبیر کے خیال ناقص ہی ہے یکون نہیں بلکہ کونہا ہے اور یہ السببیۃ کی تفسیر ہے۔ کاتب کی بے خیالی سے یکون بن گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ اس تقدیر پر السببیۃ معطوف علیہ ... مصدر ... مضاف اپنے ... عطف بیان اور کون ... اسم اور خبر سے مل کر مضاف الیہ ... بیان یا بدل ... معطوف علیہ ... مجرور ... بیان یا بدل ... ملکر مجرور ... قولہ مثل ... اسلمت کی ... مضاف (اسلمت) ... (مثل) مضاف الیہ (ادخل الجنۃ) ... مثل مضاف اپنے مجرور تقدیرا ... مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدا مقدر کی مثال ... منفصل مضاف ... (ھا) ضمیر مجرور ... مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع ... مثال مضاف اپنے ... مبتدا ... خبر ... ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ... (اسلمت) فعل ماضی معروف ... مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل ... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ادخل) حرف ناصب ... فعل مضارع معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع ... (الجنۃ) مفعول فیہ ... فاعل اور مفعول ...

ترکیب صفحہ ۵۸

... مستقر ہوا ... ثابتۃ ... (ھی) ضمیر مرفوع ... فاعل ... مضاف ... مضاف الیہ ... مبنی بر سکون ... فعل ماضی معروف ... مفعول ... فعل اپنے فاعل ... جملہ ... موصول ... صلہ ...

(۴۶) جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتۃ) متعلق کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ کا فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے جملۃ۔

للجواب والجزاء وهو لا يتحقق الا في الزمان المستقبل فهي لا تدخل الا على الفعل المستقبل مثل اذن تدخل الجنة في جواب من قال اسلمت

النوع السادس

حروف تجزم الفعل المضارع وهي خمسة احرف لم ولما ولام الامر ولا النهي

النوع السادس
حروف تجزم الفعل المضارع

ترکیب صفحہ ۶۰

(بانی صفحہ ۶۰) وجود و نفی کو ذکر کرنا... جواب ... نوع ... الحروف ... قولہ لا ... لا النصب ... لا اقسم بیوم القیامۃ ... النھی ... زائدہ ... النھی کی طرف مضاف ... لا النبرئۃ ... لفظ لا ... نفی جنس ... سوال ... اضافت درست ... حرف مضاف ... اضافت ... اسم کا ... علم ہے ... مضاف نہیں ... جواب ... اضافت ... علمیت ... النھی میں ... تعریف کا اجتماع لازم آیا۔

ترکیب صفحہ (۶۰) قولہ وَھُوَ لا یتحقق الخ
(و) حرف عطف مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اذن) کا جواب وجزاء ہونا (لا یتحقق) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب ... (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (الا) حرف استثناء مبنی بر سکون (فی) حرف جار مبنی بر سکون (الزمان) موصوف (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مستقبل) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ... (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مستقبل اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ... صفت الزمان موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ... جار مجرور مل کر مستثنیٰ ... فاعل ... لا یتحقق فعل اپنے ... مل کر جملہ ... خبر ... معطوف ...

قولہ وھی لا تدخل الخ
(و) حرف عطف برائے تفریع مبنی ... (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ... (لا تدخل) نفی فعل مضارع معروف ... (ھی) ضمیر ... مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اذن ... فاعل ... (الا) حرف استثناء مبنی بر سکون (علی) حرف جار مبنی بر سکون (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مستقبل) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ... (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل ... راجع بسوئے موصوف ... مستقبل اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت ... موصوف اپنی صفت ... مستثنیٰ ... جار مجرور ... لا تدخل فعل ... جملہ فعلیہ خبریہ ... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ... قولہ (اذن) ... مضاف ...

سوال۔ جار مجرور اسم نہیں اور مستثنیٰ اسم ہی ہوتا ہے پھر جار مجرور کو مستثنیٰ کہنا کس طرح درست ہوا۔

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

وانْ للشرط والجزاء فلمْ يجعل المضارع
ماضيًا منفيًا مثل لمْ يضرب بمعنى ما ضرب
ولمّا مثل لمْ لكنها مختصة بالاستغراق
مثل لمّا يضرب زيد اى ما ضرب زيد فى
شئ من الازمنة الماضية

تقیبہ صفحہ (۶۲) ہے
تماضیا منفیا نہیں ۱۲
تماضیا منفیا قریبا
۵ قولہ مختصۃ۔ اسم فاعل
مفعول ہونا بھی محتمل ہے اور اسم مفعول پر بعدی کر اختصاص لازم
۶ دونوں طرح مستعمل ہے
قولہ بالاستغراق یعنی وقت انتفا سے وقت تکلم تک
استمرار نفی کے افادہ کیا مغنی اللبیب
منصوص ہے زمانہ تکلم تک
میں فرمایا کہ وقت استمرار نفی پر دلالت کرنے کی
وجہ سے اس کے بعد قد کے تعقیب کا آنا جائز نہیں
بخلاف لم کہ اس کے بعد
جائز ہے کیونکہ اس کی دلالت استمرار پر نہیں چنانچہ عرب
کہتے ہیں قمت فلم اقعد لم یقم فلما تقعد
اور قمت فلما اقعد نہیں کہتے۔ اور اسی واسطے یکن لم یکن درست ہے
اور لما یکن لم یکن نہیں

کان درست نہیں
بلکہ لما یکن وسوف
یکون کہا جائے گا ۱۲
۵۶ قولہ بالاستغراق
بائے جارہ جو اختصاص کا
صلہ ہو اس کا مدخول کبھی
مقصور علیہ ہوتا ہے اور کبھی
مقصور پس استغراق اگر
مقصور علیہ ہے تو معنی یہ
ہونگے کہ لما استغراق پر
مقصور ہے کہ عدم استغراق
کے ساتھ مجتمع نہیں ہوتا۔
بخلاف لم کہ وہ مقصور نہیں
اسی واسطے استغراق اور
عدم استغراق ہر ایک کے
مادہ میں مستعمل ہوتا ہے۔
جیسے ولم اکن بدعائک رب
شقیا مادہ استغراق ہے۔
اور ھل اتی علی الانسان
حین من الدھر لم یکن
شیئا مذکورا۔
مادہ عدم

استغراق استغراق
اس تقدیر پر مقصور
مقصور علیہ اور لما مقصور ہے تو
ہوا۔ اور استغراق اگر مقصور ہے تو
معنی یہ ہونگے کہ استغراق یعنی دلالت
بر استغراق لما پر مقصور ہے کہ لم میں نہیں
پائی جاتی کیونکہ وہ استغراق پر دلالت
نہیں کرتا اگرچہ اس کے ساتھ کبھی مجتمع
ہوجاتا ہے۔ کما مر۔ استغراق جیسا
دلالت اور استغراق یا دلالت میں فرق
عظیم ہے کہ ثانی موضوع لہ ہے اور اول
نہیں۔ اس تقدیر پر دلالت بر استغراق
مقصور اور لما مقصور علیہ ہوا۔ الغرض
اس کلام میں دونوں احتمال ہیں کیونکہ استغراق
کے یہ کہنا تھا کہ لما احتمال استغراق
اور عدم استغراق میں لم کی طرح ہے ۱۲
۵۷ قولہ ای ماضی منفیا الخ
یعنی وقت انتفا سے وقت تکلم تک
ہر زمانہ میں ضرب منتفی رہی بخلاف
لم یضرب کہ یہ ضرب کی مطلق نفی
پر دلالت کرتا ہے انتفا کا استمرار وقت
تکلم تک اس کے مدلول
میں (۳)

(X) سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا ۱۲

ترکیب صفحہ ۶۲

(ھی) متصل
ضمیر مرفوع فاعل مرفوع محلا
پوشیدہ نائب فاعل ایکن
مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم
(با) حرف جار زائد مبنی بر کسر (الاستغراق)
مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو مختصۃ
اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف
لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر لکن
اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
قولہ مثل لما یضرب زید الخ
(مثل) مضاف (لما یضرب زید)
مضاف الیہ مجرور تقدیراً مثل مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر
کی۔ مثال مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ محلا مجرور مبنی بر ضم راجع ہے
لما مثال مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۱۲
برتقدیر ارادہ معنی
(لما یضرب)

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

ولامُ[1] الامرِ[2] وهِيَ لطلب[3] الفعل[4] إمّا عن الفاعل الغائب مثل لِيَضْرِبْ او عن[5] الفاعل المتكلم مثل لِاَضْرِبْ ولِنَضْرِبْ او عن[6] المفعول الغائب مثل لِيُضْرَبْ او عن[7] المفعول المخاطب مثل لِتُضْرَبْ او عن المفعول المتكلم مثل لِأُضْرَبْ ولِنُضْرَبْ

[illegible]

ترکیب
صفحہ ۶۴

[illegible]

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

ولا النهي وهي ضد لام الامر اي لطلب[١] ترك الفعل امّا عن الفاعل الغائب او المخاطب او المتكلم[٢] مثل[٣] لا يضرب ولا تضرب ولا اضرب ولا نضرب وإنْ[٤] وهي تدخل[٥] على الجملتين[٦] والجملة[٧] الاولى تكون فعليةً والثانية قد تكون فعليةً وقد تكون اسميةً وتسمى الاولى شرطاً -

قوله والجملة الاولى تكون فعلية ... اور یہ جملہ اولی ہمیشہ فعلیہ ہوتا ہے اسی واسطے آیت کریمہ وان احد من المشرکین استجارک میں احد فعل محذوف استجارک کا فاعل ہے اور استجارک مذکور اسکی تفسیر ہے

قوله شرطاً ... بمعنی علامت ہے ... اشراط الساعة -

ترکیب صفحہ ٦٦

(٢٤) (هي) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے (٢٤)

ترکیب صفحہ ٦٦ (ف) حرف عطف قولہ وکلا النهي الخ (ال) حرف مبنی بر فتح (النهي) پاچوہ استیناف مبنی بر سکون مرفوع تقدیراً (النهي) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے اول (و) زائدہ مبنی بر فتح (هي) ضمیر مرفوع متصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے (لا) مضاف جزئے اول (ضد) مضاف الیہ (الامر) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا ضد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا استانفہ کبریٰ ذات وجہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (ل) حرف جار مبنی بر (طلب) مضاف الیہ مضاف

(الفعل) مضاف الیہ۔ ترک مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ طلب مضاف کا۔ (اما) حرف تردید مبنی بر سکون (عن) حرف جار مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص عن السکونین (الفاعل) موصوف (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (غائب) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ہے۔ اسمیں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف غائب اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مخاطب)

(صفحہ ٦٦ ترکیب سے متعلق) (٢٥)

اسم مفعول صیغہ واحد مذکر ہے اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف مخاطب اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (متکلم) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف متکلم اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف (مخاطب) اور (متکلم) چونکہ معطوف ہیں اسلئے مجرور ہیں۔ (غائب) معنی ثبوت ہیں پر ف اور (غائب) اسکا لام نہیں بلکہ بالاتفاق ان پر الف لام آتا ہے اسی طرح پر حرف تعریف ہے اسم مفعول پر معطوف اسم فاعل اور معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر موصوف اپنی صفت۔ الفاعل موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور (٢٥)

(٢٧) فعلیہ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر تکون فعل ناقص اپنے اسم (٢٨)

(٢٧) اسم فعل ناقص باسمیہ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر معطوف

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

والثانية جزاء فان كان الشرط والجزاء او الشرط وحده فعلا مضارعا فتجزمه ان على سبيل الوجوب مثل ان تضرب اضرب وان تضرب ضربت وان تضرب فزيد ضارب وان كان الجزاء وحده فعلا مضارعا فتجزمه على سبيل الجواز نحو ان ضربت اضرب

عه قا برائے تفصیل - عه ای لفظا۔

ترکیب صفحہ ٦٨

(٣) مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ... موصوف ... مضاف ... صفت ...

... مبنی بر ... (الشرط) ... مضاف ... مضاف الیہ ... معطوف ...

... (اسم الخلیل) ... ترکیب صفحہ ٦٨ ... (ان) حرف شرط ... (کان) فعل ماضی معروف ...

صفحہ ٦٨ (تفصیل) ... مفقود ... ان دونوں ...

(×) فعلاً مضارع (علی) حرف جار مبنی بر سکون (سبیل) مضاف (الجوانی) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے

... (الضرب) فعل مضارع ... فاعل ... (انت) ... (ان) حرف شرط ... جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ...

(××) مجزوم محلاً مبنی بر جزم راجع ہے حرف جزا کے فعل مضارع ہونے پر ان کا اسکو جزم دینا۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

النوع السابع

اسماء تجزم الفعل المضارع حال كونها مشتملة على معنى إنْ وتدخل على الفعلين ويكون الفعل الاول سببا للفعل الثاني ويسمى الاول شرطا والثاني جزاء فان كان الفعلان مضارعين او كان الاول مضارعا دون الثاني فالجزم واجب في المضارع وهي تسعة اسماء

فرع ہونیکی حیثیت سے ان اسماء کو ذکر میں مؤخر کر دیا ۱۲

قولہ (ویکون) (و) حرف عطف (یکون) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب
الفعل الخ (ف) حرف عطف مبنی بر فتح (الفعل) ...
مبنی بر فتح مرفوع راجع ہوئے موصوف (الاول) اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر مرفوع فاعل (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل ...
موصوف (ال) تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف (الفعل) ...
مبنی بر فتح شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت سے مل کر موصوف (الثانی) صفت موصوف ...
اپنی صفت (نسبیا) ناقص ... حرف جار مبنی بر ... مجرور جار مجرور ...

(بقیہ صفحہ ۷۰)
(التابع) صفت اپنی صفت سے موصوف (اسما) مل کر مبتدا (ا) فعل موصوف (تجمع) مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مبنی بر فتح فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف (الفعل) موصوف (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مضارع) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف مضارع اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ (کون) مضاف (ھا) مضاف الیہ مضاف مصدر مضاف الیہ مجرور (ھا) ضمیر مجرور متصل

مضاف الیہ مجرور محلاً معنی مرفوع اسم کون راجع ہوئے اسما موصوف (مشتملۃ) اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم کون (علی) حرف جار مبنی بر سکون (معنی) مضاف (ان) مضاف الیہ مجرور تقدیراً معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو مشتملۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر کون مصدر مضاف اپنے

مضاف الیہ (اسم) مضاف الیہ ... اور خبر سے مل کر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فعل (تجمع) فعل مع فاعل مفعول فیہ اور مل کر مفعول بہ اور اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مفعول فیہ سے مل کر موصوف اپنی صفت (اسماء) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
قولہ وتدخل الخ (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (تدخل) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسماء موصوف (علی) حرف جار مبنی بر سکون (الفعلین) مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ تدخل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا (۳)

موصوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور اپنی صفت سے مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتاً مقدر کا مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف۔ ثابتاً اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔ نسبیا موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ ویسمی الاول الخ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (یسمی) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب (الاول) اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف مقدر (الفعل) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الثانی) صفت موصوف مقدر (الفعل) کی معطوف موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر نائب فاعل ...

ترکیب صفحہ ۷۰

فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف تفضیل (الاول) اسم تفضیل مقدر (الفعل) کی صفت الفعل اپنے فاعل سے مل کر صفت سے مل کر موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر اسم (مضارعاً) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف مقدر (فعلاً) مضارعاً اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر فعلاً کی موصوف اپنی صفت (الثانی) مضاف خبر (الجزاء) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ کان فعل ناقص اپنے اسم، مفعول فیہ اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط
(فا) جزائیہ مبنی بر فتح (الجزم) مبتدا (واجب) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (فی) حرف جار راجع ہوئے مبتدا (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مضارع) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف مقدر (الفعل) کی موصوف اپنی صفت اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت مقدر (الفعل) کی موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو واجب اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو ...

(ھما) ضمیر ... (ھما) ... مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ...
(الفعلان) ... (کان) فعل ماضی ... صیغہ واحد مذکر غائب ...
(ان) حرف ... (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح ...
قولہ فان کانا الفعلان ... (یسمی) فعل مجہول ... فاعل اور مفعول بہ سے مل کر ... معطوف سے مل کر معطوف ...

النوع التاسع اسماء تجزم الفعل المضارع

من وما واىّ ومتى واينما وانّى ومهما
وحيثما واذ ما فمن وهو لا يستعمل
الّا فى ذوى العقول نحو من يكرمنى
اكرمه اى ان يكرمنى زيد اكرمه وان
يكرمنى عمرو اكرمه وما وهو لا يستعمل
الّا فى غير ذوى العقول غالبا نحو

(٨) جیسا الکلام ما تضمن کلمتین بالاسناد ۔ ۱۲ عہ از اکرام بمعنی گرامی کردن ۱۲

ترکیب صفحہ ۷۲

(ترکیب صفحہ ۷۲) (ومن) معطوف علیہ مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ما) معطوف مرفوع تقدیراً (أی) معطوف مبنی بر فتح (متیٰ) عطف مبنی بر فتح (آی) حرف عطف مبنی بر فتح (و) حرف عطف تقدیراً (و) حرف عطف مبنی لفظاً (و) مرفوع تقدیراً معطوف مرفوع تقدیراً (أنّیٰ) معطوف بر فتح (اینما) عطف مبنی بر فتح (و) حرف عطف مبنی بر فتح (و) حرف مرفوع تقدیراً (و) حرف تقدیراً معطوف مرفوع (مهما) معطوف بر فتح (حیثما) معطوف مبنی بر فتح (اذما) عطف مبنی بر فتح حرف عطف معطوف علیہ تقدیراً (و) حرف عطف مرفوع تقدیراً معطوف معطوفات سے مل کر بدل مبدل منہ تمام معطوفات سے مل کر خبر ہوئی مبتدا اپنی اپنے بدل سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ بھی بیانیہ ہوا۔ ساتھ کی طرح بیان ہے کرو (من) کو بیب کی جاسکتی ہے مقدر ہے کی ترکیب (حاب) تھا مبتدا مقدر اور (ولیلها) وارد ہیں۔

(أی) کو تا لیتھا کی اور (متیٰ) کو تا بعتھا کی اور (اینما) کو خا مسعتھا کی بعد (انّیٰ) کو سادسعتھا کی اور (مهما) کو سابعتھا کی بعد (اذما) (حیثما) کو تاسعتھا کی۔ قولہ فمن وھو الخ (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (من) مبتدائے اول مرفوع تقدیراً (ن) زائدہ مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدائے اول (لا یستعمل) نفی فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل مستتر فیہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدائے دوم (الّا) حرف استثنا مبنی بر سکون (فی) حرف جار مبنی بر سکون (مُحوی) مضاف (المعقول) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہوا۔

ظرف لغو یستعمل فاعل فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہوئی مبتدائے دوم اپنی اور ظرف لغو سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ باعتبار ما بعد صغریٰ ہوئی پھر خبر مبتدائے اول ہوئی جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین ہی ہوکر خبر ہوئے تابیل جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ سے مل کر جملہ مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔ کبریٰ ذات الوجہین (یعنی) مضاف خبر متعلقہ (من) کلمۂ مبنی الخ (یعنی) مضاف الیہ فعل (من) مبنی آگر (منہ) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثال (من) مبنی برفتح مقدر کی مثال مضاف مجرور اور تقدیراً مثالہ متصل مضاف الیہ سے مل کر ضمیر (ھا) ضمیر راجع الیہ مضاف (ھا) مبنی بر مضاف مجرور محلاً مضاف اپنے مضاف الیہ ہوکر جملہ مثال مضاف۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ مبنی بر مبتدا سے مل کر جملہ سمیہ ہے (من) کو ہو سکتی ہے (آمنہ) اور (من) معنی ہیں (آدمہ) (فوارد) بیں جہیہ سے (ص)

(×) ہو کر خبر مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہہ ہوا۔ ۱۲

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ما تشترا اشترای ان تشترا الفرس اشترا الفرس وان تشترا الثوب اشترا الثوب وایٌّ وهو لا یستعمل الّا فی ذوی العقول وتلزمه الاضافة مثل ایّهم یضربنی اضربه ای ان یضربنی زید اضربه وان یضربنی عمروٌ اضربه

قولہ ما تشتر: کلمہ (ما) بنا بر مفعولیت منصوب ہے۔ اور اس کا مفعول ہونا اس لئے ہے کہ اس کا مفعول مقدر ہے جو اس تقدیر پر لازم آئے گا کہ

ترکیب صفحہ ٤٢

(بقیہ صفحہ ٤٧) مبنی مجرور محلاً مضاف الیہ ہوئے تمام مثال بر ضم راجع ہوئے مضاف الیہ سے مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر شرط (ما) اسم شرط بمعنی (ارادہ) مقدم مفعول بہ مبنی برسکون (تشتر) فعل مضارع معروف صیغہ واحد حاضر اس میں (انت) ضمیر پوشیدہ جسمیں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح تشتر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اشتر) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون اشتر فعل اپنے

فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا (ای) حرف تفسیر مبنی برسکون (ان) حرف شرط مبنی برسکون (تشتر) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اسمیں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (الفرس) مفعول بہ تشتر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اشتر) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (الفرس) مفعول بہ

اشتر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ان) حرف شرط مبنی برسکون (تشتر) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (الثوب) مفعول بہ تشتر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اشتر) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل مبنی برسکون پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً (الثوب) مفعول بہ اشتر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء شرطیہ معطوفہ ہوا۔ مل کر جملہ شرطیہ سابق کی طرح (٢٥)

(X) (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (ھا) ضمیر منصوب متصل (XX)

اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے متبدا (ان) وقایہ کا مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برسکون یضرب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اضرب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اسمیں (انا) ضمیر مرفوع پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً متصل (ہ) ضمیر منصوب متصل مبنی برسکون منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع مفعول بہ اضرب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ (ای) حرف تفسیر (ان یضرب نی الخوارق) (ان) حرف شرط مبنی برسکون (یضرب) فعل مضارع مبنی برسکون (ن) وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً یضرب فعل اپنے (زید) فاعل یضرب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اضرب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع محلاً مبنی برسکون فاعل مرفوع متصل (ہ) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے زید فاعل اضرب فعل اپنے فاعل اور

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ومتى[1] وهو[2] للزمان مثل متى تذهب اذهب اى ان تذهب اليوم اذهب اليوم وان تذهب غدًا[3] اذهب غدًا وايْنَما وهو[4] للمكان مثل اَيْنَمَا تَمْشِ اَمْشِ اى ان تَمْشِ الى المسجد امش الى المسجد وان تَمْشِ الى السوق امش الى السوق وَاَنّى[5] وهو[6] ايضًا للمكان

ترکیب
صفحہ ۷۶

[illegible]

(X) السوے مبتدائے دوم۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدائے دوم

[illegible]

(۲۴) پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع السوے دلالت علی المکان۔ آخر فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا کیونکہ مبتدا اور خبر کے درمیان واقع ہے۔

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

مثل انّى تكن اكن اى ان تكن فى البلدة
اكن فى البلدة وان تكن فى البادية
اكن فى البادية ومهما وهو للزمان
مثل مهما تذهب اذهب اى ان تذهب
اليوم اذهب اليوم وان تذهب غدًا اذهب غدًا

ترکیب صفحہ ۷۸

(۲) اور ظرف لغو ہو کر شرط ہوا جملہ فعلیہ سے مل کر (اَکُن) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (فی) حرف جار مبنی بر سکون (البادیۃ) مجرور - جار مجرور مل کر ظرف لغو فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا - شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا قولہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع متصل مبتدا اول مرفوع محلاً مبنی بر فتح (مَھْمَا) مبتدا - (ف) زائدہ مبنی بر فتح دوم جملہ معطوفہ ہوا - (وَ) منفصل ضمیر مرفوع راجع ہوئے مبتدا للزمان فتح تقدیر مبتدا مبنی بر فتح جار مبنی بر فتح مجرور ہوا

(باقی صفحہ ۸۰) مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا - اسمیہ اپنی خبر سے مل کر جملہ جزء ہوا بسابق کی طرح یہاں پر بھی یہ ترکیب کریں گے (اِنْ) شرط پر کر (اِنْ) ترکن الخ وغیرہ مثل ان کو خبر بنائیں - اور (و) (ھو بالمکان) اعتراضیہ اور وہ ایں بر تقدیر کو جملہ اعتراضیہ قرار دیں شرط ارادہ معنی (الی) اسم شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی (تَرْکُن) فعل مضارع معروف فعل صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں معنی (تثبت) تام (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب فعل اپنے مبنی بر فتح (ترکن) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ

ہو کر شرط (اکن) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم (فعل تام) بمعنی (اثبت) اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (اکن) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (اِنْ) بمعنی شرط مبنی بر سکون (تکن) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی بر سکون۔

(البادیۃ) مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو اور ظرف لغو تکن فعل اپنے فاعل اور ظرف (اکن) ہو کر شرط متکلم سے مل کر جملہ فعلیہ معروف صیغہ واحد فعل مضارع معروف ضمیر مرفوع متصل اس میں (انا) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر سکون (فی) پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (البادیۃ) مجرور جار مجرور حرف جار مبنی بر سکون (البادیۃ) اکن فعل اپنے مل کر ظرف لغو فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا - شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (تکن) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی بر سکون (البادیۃ) مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو تکن فعل اپنے فاعل

محلاً مبنی بر فتح حرف جار مبنی بر سکون ہوا اول (ل) حرف ظرف مستقر مجرور - جار مجرور مل کر ظرف مستقر فاعل صیغہ واحد مذکر (ثابت) اسم فاعل ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ جس میں (ھو) ضمیر مرفوع راجع بسوئے فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح - ثابت اسم فاعل اپنے مبتدائے دوم ظرف مستقر سے مل کر خبر فاعل اور ظرف مستقر مبتدائے دوم اپنی جملہ اسمیہ ہو کر خبر - جملہ اسمیہ صغریٰ ہو کر جملہ - مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ کبریٰ ہوا قولہ مثل مھما تذھب معطوفہ ہوا

(ہو) مثل) مضاف (مھما تذھب) (تذھب) مضاف الیہ مجرور تقدیراً - مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی - مثال مضاف مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی ضمیر راجع ہے (ھا) مضاف الیہ - مھما مثال مضاف اپنے سے مل کر مبتدا - مبتدا اپنی خبر مبتدا (مثال) مضاف الیہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا - سابق کی طرح یہاں پر بھی (مھما) کو مثل مھما اذھب وغیرہ کرتے اور (ترکیب) اور تقدیر ہو سکتی ہے

(یا) ارادہ معنی (مھما) اسم شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً (تذھب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح - تذھب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط -

(انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (الیوم) مفعول فیہ - تذھب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ شرط (اذھب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (الیوم) مفعول فیہ - اذھب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا - شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا - (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (تذھب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (غدًا) مفعول فیہ - تذھب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط - (اذھب) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (غدًا) مفعول فیہ - اذھب فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا - شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔ ۱۲

ربما کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال - اقول حیثما کے شعر مذکور میں برائے زمان ہونے پر نیز نقل (غائب) (۲۲)

وحيثما وهو للمكان مثل حيثما تقعد اقعد اى ان تقعد فى القرية اقعد فى القرية وان تقعد فى البلدة اقعد فى البلدة واذما وهو يستعمل فى غير ذوى العقول مثل اذما تفعل افعل اى ان تفعل الخياطة افعل الخياطة وان تفعل الزراعة افعل الزراعة وان كان

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ترکیب صفحہ ۸۰

(م) مبنی بر سکون نیچ
(ت) علامت خطاب مبنی بر فتح
(فی) حرف جار مبنی بر سکون
(البلاد) مجرور ۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق فعل
(تفعل) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر
(انت) ضمیر مرفوع متصل فاعل
(ت) علامت خطاب مبنی بر فتح
(انا) ضمیر مرفوع متصل مبنی بر سکون
(ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون
(الی) حرف جار مبنی بر سکون
(الیہ) مضاف الیہ مجرور
(تفعل) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ

(x) الزراعة مفعول بہ ۔ افعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ۔ شرط اپنی جزا سے

مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ
مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
(مثل) مضاف (اذھما افعل) ...
کبری ...

الفعل الثانی مضارعًا دون الاول فالوجهان فی المضارع الجزم والرفع مثل ان ما کتبتَ اکتبُ

النوع الثامن

اسماء تنصب الاسماء النکرات علی التمییز وھی اربعة اسماء

الاول لفظ عشر

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النکرات

ترکیب صفحہ ۸۲

(رنا) ثانی (صفحہ ۸۲) سے ساقط ہو جاتی ہے (تا) واسطے ثلثۃ عشرۃ کے اسی واسطے اصول سے کو (تا) کے ساتھ اور بغیر (تا) کو وضع کیا ہے اور واحد و اثنان کو مستعمل نہ کیا اس سے۔ اور واحد دونوں بغیر تا اصل برعکس کرے ہے دونوں بغیر (تا) کے ساتھ وضع کرتے ہیں۔ اثنا تا کے ساتھ مصنف پر لازم ہے۔ نظر بر آن مصنف کا اس مقام پر لفظ عشرۃ تھا کہ اس مقام پر تحریر فرماتے۔ کو (تا) کے ساتھ تحریر فرماتے جیسے کہ صاحب مصباح نے تحریر کیا ہے جواب تقریر سوال سے معلوم ہوگیا کہ لفظ عشرۃ بغیر (تا) معدود کیساتھ استعمال کرتے ہیں۔ اور بدون معدود استعمال نہیں کرتے بخلاف لفظ عشر وضع الشاعر کہ اسکو معدود کے ساتھ اور بغیر معدود دونوں صورتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تو مصنف نے اس مقام پر بغیر (تا) کو اس لئے ذکر فرمایا کہ اول امر میں

جانب اشارہ ہو جائے کہ اس کا ناصب ہونا اسی وقت ہے جب کہ معدود کیساتھ مستعمل ہو اور جبکہ بغیر معدود عدد میں استعمال کریں تو علم اور غیر طالب بھی ہوگا۔ اور اس وقت منع انادہی ہوگا۔ تو غیر منصرف بھی ہو کہ علمیت اور تانیث بھی پائی جارہی ہے۔ جیسے عشرۃ ضعف خمسۃ میں عشرۃ کو رفع بغیر تنوین اور خمسۃ پر نصب بغیر تنوین پڑھا جائیگا۔ کہ غیر منصرف پر تنوین نہیں آتی اور حالت جر میں بھی نصب آتا ہے۔ ۱۲ (ترکیب صفحہ ۸۲) (الفعل) موصوف (الثانی) صفت۔ موصوف اپنی صفت سے

مل کر (مضاف ثالث) اسم (مضاف) صیغہ واحد مذکر اس میں (ہو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم فاعل صیغہ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع فاعل مرفوع فعل ناقص۔ مضارع لہو کے اسم فاعل سے مل کر شبہ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر مضاف۔ جملہ اسمیہ ہوکر خبر (دون) صیغہ واحد مذکر (الاول) اسم تفضیل صیغہ واحد متصل پوشیدہ اس میں (ہو) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے فاعل مرفوع۔ اسم تفضیل الفعل موصوف مقدر الفعل۔ موصوف اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی مقدر الفعل کی موصوف مقدر مضاف الیہ۔ دون صفت سے مل کر مضاف الیہ سے مل کر مضاف اپنے مضاف الیہ سے کان فعل ناقص اپنے مفعول فیہ۔ مفعول فیہ سے مل کر جملہ اسم اور خبر سے مل کر مفعول جزائیہ مبنی بر سکون شرط۔ (فا) جزائیہ (فی) حرف فعلیہ ہوکر شرط۔ (الوجہان) مبتدا۔ (ال) حرف تعریف نبی (الوجہان) (ال) حرف جار مبنی بر سکون (مضاف) مبنی بر سکون (۱۴)

(۱۴) بعض نے کہا کہ ان سے لفظی مراد ہیں ۔۔۔ اوقات میں بھی ۔۔۔ (۱۵) الفاظ حکایت میں۔ مگر حکایت ہونے کی تقدیر پر ہر مرفوع پڑھا جائیگا۔ بقرینہ مابعد اور حکایۃ (۱۶)

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

او عشرون او ثلثون او اربعون او خمسون او ستون او سبعون او ثمانون او تسعون اذا ركب مع احد واثنين او ثلث او اربع او خمس او ست او سبع او ثمان او تسع فان كان المميز مذكرا فطريق التركيب في لفظ احد

(بقیہ صفحہ ۸۳)

وقتیں ہی تھا۔ واو درمیان میں ہمزہ سے بدل گیا جیسے اُحُد۔ اور وناۃ سے اناۃ واشاح سے اشاح۔ مِن ہمزہ سے بدلا اور احد ہی بمعنی واحد اور واحد بمعنی وحید اور ... ہے۔ بوقت ترکیب ... احد اور احدی کا الف ... واحد اور واحدۃ ... ہیں۔ احد احدی جیسے بعض نے استعمال کرتے ہیں ... ثلاث اور ثلث ... تاء نیت ... ۱۰۔ قولہ واوکی ... ثمان کیا ہے ... اربع وغیرہ ... اثنین ... مقام ... ثلاث ... مثلاً ... جیسے ... واثنین ... اور اربعۃ وغیرہ ... ثلاثۃ واربعۃ وغیرہ ... اب بھی باقی ہے ... علامت تانیث ... اثنین میں ... ثلاث ... ربع وغیرہ ... ہی طرح ثلث ... ثمانی تھا۔ قولہ ثمان ... قاضی کی طرح ... اعلال ہوا ...

اور نون میں اجتماع ساکنین ... ساقط کیا گیا۔ یا ہوا۔ یا گر گئی۔ ثمان ہو گیا۔ اور عشرۃ کے ساتھ ترکیب ہو تو ... اور یا ... مبنی بر فتح ہو جاتی ہے۔ اور کبھی ساکن رہ جاتی ہے جیسے معدی کرب میں۔ اور کبھی یا کو حذف کر دیتے ہیں ... وقت نون مفتوح ہو جاتا ہے۔ تا کہ ... نظائر ثلث و اربع وغیرہ کیا ہو ... ہو جائے ... اور اس کا آخر بھی عشرۃ کے ساتھ ترکیب کے وقت مفتوح ہوتا ہے۔ اور کبھی نون کو کسرہ دیدیتے ہیں تا کہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔ اور کبھی (ثمانی) کی یا کو غیر ترکیب میں حذف کر دیتے ہیں اور اعراب کو نون پر جاری کیا جاتا ہے جیسے علی ثمان رکعات میں نون پر نصب پڑھتے ہیں ... اسی طرح اثنتین اور ثنتین ... ہیں اور ... بیس ... کے ساتھ ... ہیں ... باقی ہیں ... ترکیب صفحہ (۸۳) (واو) حرف عطف

مبنی بر سکون ... معطوف ... (عشرون) ... (واو) حرف عطف مبنی بر سکون ... (ثلاثون) معطوف ... (واو) حرف عطف ... (اربعون) معطوف ... (واو) حرف عطف ... (خمسون) ... (ستون) معطوف ... (واو) حرف عطف ... (سبعون) معطوف ... (ثمانون) معطوف ... (تسعون) معطوف ... معطوفات اپنے مضاف ... مضاف الیہ ... (اذا) ظرف زمان مضاف مبنی بر ... مبنی بر سکون ...

(ھو) ضمیر مرفوع متصل ... نفظ عشرون ... مضاف (احد) ... (واو) حرف عطف ... (ثلث) ... (اربع) ... (خمس) ... (ست) ... (سبع) ... (ثمان) ... مبنی بر سکون ... مجرور ...

... ترکیب ... ثابت ... فاعل اور مفعول فیہ ... مضاف الیہ ... اسم فاعل ... (ھو) ضمیر مرفوع متصل ... بر فتح ... مبنی بر سکون ... اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ...

(کان) فعل ناقص ... مبنی بر فتح ... تفصیل مبنی ... (اذا) حرف ... الممیز ... ہوا۔ قولہ فان کان ... گی مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ... سکون ... مرفوع محلاً ... اشارہ ... (عشر) ... مبنی بر سکون (ذا) اسم ... مقدر ... (ھا) حرف تنبیہ ...

(اللفظ) کی موصوف ... صفت سے مل کر اسم ... فعل ناقص (من) ... اسم مفعول صیغہ واحد مذکر ... (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل ... مرفوع محلاً مبنی بر فتح ... موصوف مقدر لفظاً ... اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر ... جملہ ... موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر خبر ... فعل ناقص (ما) ... اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (فا) ... جملہ اسمیہ ... مبنی بر فتح (الترکیب) ...

ترکیب

صفحہ ۸۴

مضاف (التراکیب) ... (فی) حرف جار ... مجرور ... (احاد) معطوف علیہ مجرور لفظاً

البشیر

الکامل

امل ع ماۃ ... ہ ... عمل

واثنان مع عشر ان تقول اَحَدَ عَشَرَ رجلًا واثنا عشر رجلا بتذكير الجزأين وان كان مؤنثا فتقول احدى عشرة امرأة واثنتا عشرة امرأة بتأنيث الجزأين وطريق تركيب غيرهما الى تسع مع عشر ان تقول فى المذكر ثلثة عشر رجلا واربعة عشر رجلا الى تسعة عشر رجلا

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

ترکیب

صفحہ ۸۶

[illegible]

(تتمہ صفحہ ۸۶) وثمان امرأة۔ وبضع وعشرون انکا ذکر تے لیکن جوہری اس کا انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا اذا جاوزت لفظ العشر ذهب البضع فلا تقول بضع وعشرون۔ چونکہ یہ نسخہ میں بدل ثلثة تا تسعة ہے مصنف نے اس کو یہیں۔ اس قرار نہیں دیا۔ اسم خامس ہے۔ عہ یہ مطابق قیاس ہے۔ عہ یہی قیاس کے مطابق ہے۔ عہ یعنی احد اور اثنان سے غیر کی ترکیب کا طریقہ وہ ثلث سے تسع تک ہے۔

ترکیب صفحہ ۸۶ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اثنا) ... (و) حرف عطف ... معطوف مجرور ... القولین علی اختلاف ... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف ... اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ...

معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اثنا عشر) مرکب بنائی منصوب محلاً جزو ثانی مبنی بر فتح اور جزو اول معرب مگر اس جگہ حکایۃ ... علامت ... (رجلا) تمیز مرفوع ... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال (ب) حرف جار ... (الجبال) ... مضاف الیہ مجرور لفظاً مفعول فیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف مستقر ... (اثنان) ... فاعل صیغہ تثنیہ مذکر ... اسم فاعل ... ضمیر مرفوع متصل ... پوشیدہ ... فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح ذوالحال (م) حرف عماد مبنی بر سکون (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون ... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ... ذوالحال اپنے حال سے مل کر ...

(x) مرکب بنائی ہر دو جز مبنی بر فتح منصوب محلاً تمیز (رجلا) تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر معطوف (x)

اپنے مضاف الیہ سے مل کر (الی) حرف جار مبنی بر سکون۔ (تسع) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ (منتہیا) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر کا (منتہیا) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح۔ (منتہیا) اسم راجع ہوئے ذوالحال ... اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف (مع) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ ترکیب (عشر) مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ اپنے مضاف ... (آن) ناصبہ موصول حرفی (تقول) مبنی ... فعل مضارع ... منصوب لفظاً ... (آنت) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح ... (ت) علامت خطاب ... حرف تعریف ... (ھو) ضمیر مرفوع ... مفعول صیغہ ... (ھا)

[illegible]

(x) تثنیہ مبنی بر سکون (منتہیین) - اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال اول - اور رعند التحقیق اربعۃ عشر رجلا کے بعد

ـه اور ایسے ہی اس کے نظائر اثنتین وثنتین ۔۱۲

بتانيث الجزء الاول وتذكير الجزء الثاني و في المؤنث ثلث عشرة امرأة واربع عشرة امرأة الى تسع عشرة امرأة بتذكير الجزء الاول وتانيث الجزء الثاني واما طريق التركيب في الواحد والاثنين الى تسع مع عشرون واخواته الى تسعين على سبيل العطف

ـه تاکہ جزو اول اپنی حال پر باقی رہے جو قبل ترکیب تھا ۔ وہ یہ کہ بحالت عدم ترکیب مؤنث کیلئے مذکر کیساتھ لایا جاتا ہے ۔۱۲

النوع الثامن
اسماء تنصب الاسماء النكرات

ترکیب صفحہ ۸۸

ثمانون ہیں
[illegible] سبیل العطف
یعنی عقود کو نیف [illegible] عطف کیا
جائے گا [illegible] عشر کے ساتھ
[illegible]
احد و عشرون و اثنان و عشرون [illegible]
[illegible]
(ترکیب صفحہ ۸۸) (با) حرف جار
(ثابت) المصدر مضاف (الجمع)
(الاول) اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر
[illegible] ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
[illegible] موصوف
(الاول) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت
موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ
[illegible]
(و) حرف عطف مبنی بر فتح (الثانی)
المصدر المضاف (الجزء) موصوف
[illegible]

(x) ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف عشرون معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ مع مضاف ا ہے

[illegible]

١٢ (xx) مقدر کا ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ہمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے مبتدا: ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

فان كان المميز مذكرا فتقول في تركيب
الواحد والاثنين لا في غيرهما احد عشر
رجلا واثنان عشرون رجلا بتذكير الجزء
الاول وان كان المميز مؤنثا فتقول احدى
وعشرون امرأة واثنتان وعشرون امرأة
بتانيث الجزء الاول وفي تركيب غير الواحد
والاثنين الى تسع مع عشرين تقول في
المميز المذكر ثلثة وعشرون رجلا واربعة
وعشرون رجلا بتانيث الجزء الاول وفي المميز المؤنث

دلالت کرتا ہے تاکہ دونوں میں تفاصل ہے۔ چونکہ آحاد مذکورہ اور مائۃ والف کی تمیز مجرور ہونے پر اور یہ مقام تمیز منصوب کے بیان کا ہے۔ اس لئے مصنف نے ان دونوں کی تمیز کا ذکر ترک کر دیا۔

ترکیب صفحہ ۹۰

قولہ فان کان المميز الخ (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (ان) حرف شرط مبنی بر سکون (کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح

(بقیہ صفحہ ۹۰) ترجمہ

اسم مفعول صیغہ واحد مذکر مرفوع

اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع

متصل پوشیدہ نائب فاعل

مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے

موصوف مقدر لفظاً موصوف

مقدرا اپنی صفت سے مل کر مجرور

فعل ناقص (کانَ) اپنا اسم اور خبر

مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (فا)

جزائیہ مبنی بر فتح (تقول)

فعل مضارع معروف مرفوع

لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر

اس میں (انتَ) پوشیدہ ضمیر مرفوع

متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی

علامت خطاب

بر سکون (ت) حرف جار

مبنی بر فتح (فی) اسم معطوف

مبنی بر سکون (ترکیب) معطوف

مضاف (الواحد) معطوف مبنی بر

علیہ (و) حرف عطف معطوف

فتح (الاثنین) معطوف علیہ اپنے

(لا) تمییز (رجلاً) التمییز تمییز اپنی تمییز سے مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال

مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنیً ترکیب مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور ملکر معطوف علیہ (الا) حرف عطف مبنی بر سکون (فی) حرف جار مبنی بر سکون (عین) مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مبنی بر کسر مجرور محلاً راجع ہو سوئے الواحد و الاثنین

حرف عادی مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو (احد عشر درھماً) حکایت منصوب محلاً التقدیراً تمییز (رجلاً) تمییز

تمیز سے اپنے مفعول (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اثنان) حرف عطف منصوب محلاً (و) عشرون (حکایت) تمییز (رجلاً) تمییز ابنی تمیز یا التقدیرا تمییز (رجلاً) تمییز اپنی سے مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے سے مل کر ذوالحال (با) حرف جار معطوف سے مل کر مضاف مبنی بر کسر (الاول) اسم تفضیل مصدر (الجزء) موصوف (ھُوَ) ضمیر صیغہ واحد مذکر اس میں پوشیدہ فاعل مرفوع مرفوع متصل پوشیدہ موصوف مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے

ترکیب صفحہ ۹۰

اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ غیر مضاف

مل کر مضاف الیہ سے ملکر ذوالحال

اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبنی بر سکون (تسع)

(الی) حرف جار مبنی بر سکون (منتہیاً)

مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا

مقدر کا۔ منتہیاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر

اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ

فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہو

ذوالحال۔ منتہیاً اسم فاعل اپنے فاعل

اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر

حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر

مضاف الیہ (مع) مضاف (عشرین)

مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ

مضاف الیہ۔ ترکیب مضاف

مل کر مفعول فیہ سے مل کر

اپنے مضاف الیہ اور مفعول مقدم

مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو

(تقول) فعل مضارع معروف

صیغہ واحد مذکر حاضر

(انتَ) ضمیر مرفوع متصل

پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت)

علامت خطاب مبنی بر فتح (فی) حرف جار

مبنی بر سکون (الممیز) موصوف (ال)

حرف تعریف مبنی بر سکون مذکر اسمیں (ھُوَ)

مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں پوشیدہ نائب فاعل

ضمیر مرفوع متصل مبنی بر فتح راجع ہے موصوف

مرفوع محلاً اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر

جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف اپنی صفت

سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر معطوف علیہ

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (فی) حرف جار

مبنی بر سکون (الممیز) موصوف (ال)

حرف تعریف مبنی بر سکون مذکر اسمیں

اسم مفعول صیغہ واحد مذکر ضمیر مرفوع (ھُوَ)

ترکیب
صفحہ ۹۰

(۱۲-۱۳) (ثابتین) مقدر کا۔ ثابتین اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (ھما) پوشیدہ ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع ہو سوئے ذوالحال

النوع
الثامن من اسماء
تنصب الاسماء
النكرات

ثلث وعشرون امرأةً واربع وعشرون امرأةً بتذكير الجزء الاول وعلى هذا القياس الى تسع وتسعين والثانى كم معناه عدد مبهم وهو على نوعين احدهما استفهامية ان كان متضمنًا لمعنى الاستفهام وهو ينصب التميز مثل كم رجلًا ضربته

ترکیب صفحہ ۹۲

ترکیب صفحہ ۹۲
(ثلٰثٌ و عشرون) مبتدا (امرأۃ)
(ثلٰث) مجرور علامتِ رفع ہے معطوف علیہ
منصوب محلًا یا تقدیرًا معطوف (ون)
تمیز مبنی بر فتح (اربع و عشرون)
(و) حرف عطف مبنی بر فتح (امرأۃ)
تمیز منصوب محلًا یا تقدیرًا معطوف
کنایہ منصوب سے مل کر معطوف (ما)
تمیز مبنی بر سکون سے مل کر ذو الحال
علیہ اپنے معطوف (ذٰلک) کلمہ مصدر مضاف
حرف جار مبنی بر سکون (الاوّل) اسم تفضیل
(الجزء) موصوف (ھو) ضمیر مرفوع راجع

والثانی خبریة إن لم یکن متضمنا لمعنی الاستفهام وهو ینصب الممیز ان کان بینهما فاصلة مثل کم عندی رجلا وان لم تکن بینهما فاصلة فممیزه مجرور بالاضافة الیه مثل کم رجل ضربت وکم غلمان اشتریت والثالث کاین وهو مرکب من کاف التشبیه۔

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النکرات

ترکیب صفحہ ۹۴

(بقیہ صفحہ ۹۳) ہوگا جیسے غلام
ہوتو مجرور ہوگا جیسے ضربت اور جیسا
کم رجلا ضربت میں کم
کم رجل اشتریت بکم درھما
مضاف الیہ ہے بکم رجل مررت
اشتریت و بکم رجل مررت جیسے
میں مجرور ہیں بین تو
اگر یہ دونوں صورتیں نہیں [illegible] اس کی تمیز
مبتدا ہوگا بشرطیکہ اس کی تمیز
ظرف نہ ہو جیسے کم رجلا
اخوتک اور کم رجل اخوتک
میں کم مبتدا ہے۔ اور اگر اس
کی تمیز ظرف ہے تو خبر ہوگا
جیسے کم یوما سفرک اور
کم یوم سفری میں کم خبر
کمیز مفرد کی مثال
۱۲۰ عدد تمیز جمع کی مثال
غلمان جمع غلام ہے
جس کے معنی ہیں بچہ وقت
ولادت سے جوان ہونے تک
اس کا اطلاق ہوتا ہے
اور بیٹے کو ملازم پر بھی (اطلاق)

(ترکیب صفحہ ۹۴) تجاوز کرتے ہیں ۱۲
قولہ والثانی خبریۃ
(و) حرف عطف مبنی بر
فتح (الثانی) مبتدا
(خبریۃ) اسم منسوب
صیغہ واحد مؤنث اس میں
(ھی) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ نائب فاعل مرفوع
محلا مبنی بر فتح راجع ہو کر
مبتدا بتاویل مذکور خبریۃ
اسم منسوب اپنے نائب فاعل
سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر
خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا
(ان) حرف شرط مبنی
بر سکون (لم یکن) صیغہ
واحد مذکر غائب بحث نفی
جحد بلم در فعل مستقبل
معروف فعل ناقص (ھو) ضمیر
[illegible] مرفوع

متصل پوشیدہ مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع
اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع (متضمنا) اسم فاعل
ہوئے الثانی (متضمنا) (ھو) ضمیر
صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع
محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم
لم یکن فعل ناقص (ل) حرف جار
مبنی بر کسرہ (معنی) مضاف (الاستفہام)
مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو
متضمنا اسم فاعل اپنے فاعل اور
ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر
خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر
سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ جزا اس کی
(فھو خبریۃ) محذوف۔ شرط اپنی
جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا
(و) حرف عطف
استثنائیہ [illegible] (ھو) ضمیر مرفوع
منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع
ہوئے الثانی [illegible]

(X) مبنی بر سکون (غلمان) تمیز مضاف الیہ تمیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدم۔ (XX)

مبنی بر ضمیر [illegible] مبنی بر
راجع ہوئے کم خبریہ (م) حرف جار مبنی بر
الف اسکا [illegible] مضاف اپنے
(فقرا) علامت تثنیہ میں مضاف فیہ (فاصلہ)
مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ فاعل اور
فاعل۔ لم یکن فعل تام اپنے فاعل
مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط
(فا) جزائیہ مبنی بر فتح (ممیز) مضاف
(ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا
مبنی بر ضمیر راجع ہوئے کم خبریہ مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (مجرور)
اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل
مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا
(با) حرف جار مبنی بر کسر (الاضافۃ)
مصدر (الی) حرف جار مبنی بر سکون (ہ)
ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر
راجع ہوئے مبتدا۔ جار مجرور مل کر
ظرف لغو ہوئے الاضافۃ
مصدر اپنے ظرف لغو
سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو مجرور
مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف
لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ
اسمیہ ہوکر جزاء۔ شرط
اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا
ومثل مضاف (کم رجل ضربت)
معطوف علیہ مجرور تقدیراً (و) حرف عطف
مبنی بر فتح (کم غلمان اشتریت)
معطوف مجرور تقدیراً معطوف علیہ
معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ مثل
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر
مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف (ہ)
ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا
مبنی بر ضمیر راجع ہوئے کم خبریہ
سے مبتدا [illegible]

وَاِيٌّ[1] لٰكِنَّ[2] المراد منه عددٌ[3] مبهمٌ
لا المعنى التركيبيُّ مثل كأيّن رجلاً
لقيتُ وقد[4] يكونُ متضمّناً لمعنى
الاستفهام نحو كأيّن رجلاً عندك
والرابع كذا وهو مركّبٌ[5] من كاف
التشبيه وذا[6] اسم الإشارة ولكن المراد
منه عددٌ[7] مبهمٌ[8] ولا يكونُ متضمّناً لمعنى
الاستفهام مثل عندي كذا رجلاً۔

النوع الثامن أسماء تنصب الأسماء النكرات

ترکیب صفحہ ۹۶

(×) (عند) مضاف (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ (عند) مضاف اپنے مضاف الیہ

(××) ضمیر اپنی تمیز سے مل کر مبتدا مؤخر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا ترکیب یوں کی جائے۔ (عند) مضاف (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون

النّوعُ التّاسع

اسماءٌ تُسمّٰی اسماء الافعال وانّما سمّیت باسماء الافعال لانّ معانیها افعال وهی تسعة ستّة منها موضوعة للامر الحاضر وتنصب الاسم علی المفعولیّة احدها رُوَیدَ فانّه موضوع لامهل وهو یقع فی اوّل الکلام مثل رُوَیدَ زیدًا ای امهل زیدًا

النوع التاسع اسماء تسمّٰی اسماء الافعال

۱؎ قوله النوع التاسع ... نوع سابق میں مذکورہ اسما ناصب ... اسم تھے۔ اور اس نوع میں مذکورہ بعض	... اس نوع کو ... قوله تسمّٰی اسماء الافعال ... ۱۲	... ناصب ہیں ... ان میں ... جیسے رُوَید زیدًا ... امهله (۱۲)

۵؎ یعنی اُن میں سے چھ نصب دیتے ہیں۔ ۱۲

ترکیب صفحہ ۹۸

(بقیہ صفحہ ۹۸) ... اسکے لئے محل اعراب ...
کاف، ذ، لام ... ساکنین سے بچنے کیلئے مبنی بر فتح ہوا
اور کبھی تخفیف ...
کہ قولہ لا مهل اور کبھی ... آتا ہے بمعنی
دوسرے معانی میں بھی آتا ہے اور معنی
مصدر جیسے رویدا زیدا ... بمعنی صفت
اسم فاعل - اس تقدیر پر ... وا سیرا
مصدر جیسے ساروا سیرا ... کبھی حال
رویدا ای اتئدا - اور کبھی ... رویدا ای
جیسے سار القوم رویدا
جیسے آیت کریمہ میں
مهل الکافرین امهلهم رویدا بمعنی
امهلهم رویدا بر تقدیر مصدر
احتمال ہے ... بر تقدیر مصدر امهالا
ہوگئے امهلهم امهلهم
یہ بر تقدیر صفت ...
اور بر تقدیر ... رویدا ... امهالا ... اسی طرح ...
میں عذاب الیم مهلا
بر تقدیر حال امهلهم ...
... لیکن یہ معانی
فاعل ... مقصود بالبیان نہیں

مقصود بالبیان صرف
(رویدا) یعنی امهل ہے کیونکہ
وہ ناصب ہے اور یہاں پر نصب
بیان کئے جارہے ہیں اسی
واسطے مصنف نے اسکو ذکر
کیا اور باقی معانی ترک کردئے
قولہ وھو یقع فی
اول الکلام یعنی زیدا
اول کلام میں واقع ہوتا ہے
لیکن یہ بات خالی از خدشہ
نہیں کیونکہ اول کلام سے
اگر شروع کلام مراد ہو کہ اس
سے پیشتر کوئی لفظ ہو تو یہ
صحیح نہیں اسلئے کہ صاحب
مصباح نے واحد، تثنیہ،
جمع، مذکر و مؤنث میں یکساں
مستعمل ہونیکی مثال پیش
کی ہے ... یا رجل
و یا رجلان و یا رجال و
یا امرأۃ و یا امرأتان
و یا نساء رویدا
...

جس کو ... اول کلام
میں بیان کیا ہے اور ... رویدا
میں بیان ہے کہ جس کلام میں ...
... اول میں ...
واقع ہے اسکے ... عام جواز
معمول کی تقدیم کا ... نہیں
تو یہ بات رویدا کے ساتھ خاص نہیں
تمام اسمائے افعال اس میں شریک ہیں
اس مسئلہ میں بصریہ و کوفیہ کا اختلاف
ہے بصریہ کے نزدیک ... عمل
... معمول کی تقدیم جائز
نہیں اور کوفیہ کے نزدیک ... اسم فعل
فعل کیسا ... ہے اسلئے ...
اسکا معمول مقدم ہوسکتا ہے
ترکیب صفحہ ۹۸ (النوع الثا...) ...
(النوع) موصوف (التاسع) صفت ...
موصوف اپنی صفت سے ... فعل مضارع مجہول
... ضمیر ...
صیغہ واحد مؤنث غائب فاعل مرفوع
... مضاف
... (الافعال)

(x) مضاف الیہ سے مل کر مبتدا - مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا - بر تقدیر ارادہ معنی (xx)

(xxx) مرفوع محلاً ... ضمیر مرفوع متصل ... مقام خبر مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح - مبتدا -

النوع التاسع اسماء تسمی اسماء الافعال

وثانیها بلهٗ فانه موضوع لدع مثل بله زیدًا ای دع زیدًا وثالثها دونكٗ فانه موضوع لخذ مثل دونكٗ زیدًا ای خذ زیدًا ورابعها علیكٗ فانه موضوع لالزم مثل علیكَ زیدًا ای الزم زیدًا وخامسها حیّهلٗ فانه موضوع لایتِ مثل حیّهلِ الصلوٰۃ ای ایت الصلوٰۃ وسادسها ھا فانه موضوع لخذ مثل ھا زیدًا ای خذ زیدًا

ترکیب صفحہ ۱۰۰

(ت) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) مفتوحہ علامت خطاب ذکر (الصَّلٰوۃ) مفعول بہ ایت فعل

(۲۲) مبنی بر فتح (انَّ) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ہ) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے ھا۔ (موضوع) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر امیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم انَّ۔ (ل) حرف جار مبنی بر کسر (خل) مجرور تقدیراً۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ موضوع اسم مفعول

وقد جاء فيه ثلث لغات هَا بسكون الهمزة وهَاءِ بزيادة الهمزة المكسورة و هَاءَ بزيادة الهمزة المفتوحة ولا بد لهذه الاسماء من فاعل وفاعلها ضمير المخاطب المستتر فيها وثلثة منها موضوعة للفعل الماضي وترفع الاسم بالفاعلية احدها هيهات فانه موضوع لبعد

النوع التاسع اسماء تسمى اسماء الافعال

ترکیب
صفحہ ۱۰۲

(ف) حرف عطف مبنی برفتح (ھا) ذوالحال (ب) حرف جار مبنی بر کسر (الھبة) ... (ال) حرف تعریف مبنی برسکون ... مفعول ... صیغہ واحد مؤنث ... ضمیر مرفوع متصل ... فاعل مرفوع محلاً ... موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا ... ثابتا اسم فاعل ...

ذوالحال ... ظرف مستقر ... حال ... مفعول بہ ہوا ... منصوب تقدیراً ... صیغہ واحد متکلم ... ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ... فاعل ... مبنی برسکون ... مفعول بہ ... جملہ فعلیہ ... حرف عطف ... الاستثناء ... مبنی برسکون

(xxx) ... (xx)

(بقیہ صفحہ ۱۰۱) ... جار مجرور مل کر ظرف لغو ... (ثلث) ... مضاف ... مضاف الیہ ... فعل ماضی ... ظرف لغو ... معطوف ... حرف جار ... ذوالحال ... مصدر ... مضاف الیہ ... مفعول ... سکون ... مستقر ہوا ... ثابتا اسم فاعل صیغہ واحد ... ضمیر مرفوع ... ذوالحال ... ظرف مستقر ... حال

(x) ...

... مفعول بہ ... مقدر کا منصوب تقدیراً ... یعنی فعل مضارع ... صیغہ واحد متکلم ... ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ... فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون ... یعنی فعل مضارع ... اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ... (و) حرف عطف مبنی برفتح (ھاء) ذوالحال (با) حرف جار مبنی بر کسر ... مصدر مضاف (الھمزة) موصوف (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مکسورة) اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث ... ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل ... موصوف ... اسم مفعول اپنے نائب فاعل

(xx) ...

... جملہ اسمیہ ... موصوف اپنی صفت ... مضاف الیہ مجرور لفظاً ... منصوب ... مفعولیت ... زیادتی ... مضاف ... جار مجرور مل کر ظرف مستقر ... ثابتا اسم فاعل ... ضمیر مرفوع ... صیغہ واحد ... مرفوع محلاً مبنی بر ... فاعل ... ذوالحال ... ظرف مستقر ... حال ... مقدر کا ... فعل مضارع ... مفعول بہ ... منصوب تقدیراً ... صیغہ واحد متکلم ... ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع ... فعل مضارع ... اپنے فاعل اور مفعول ... جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر

(x) (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ثلثة - مضاف اپنے (xx)

(فخاطب) ... (ال) حرف تعریف ... مبتدا ... (ھا) ضمیر مجرور ... مضاف ... راجع ... حرف عطف ... اسم ... مفعول

جار مجرور مل کر ظرف لغو ... فاعل ... مستتر ... اسم ... صفت ... موصوف اپنی صفت ... ظرف لغو ... جملہ ... خبر ... (ثلثة) موصوف ... ضمیر ... حرف جار مبنی بر سکون ... متصل مجرور محلاً ... راجع بسوئے ... ظرف مستقر ہوا ... ثابتة اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث ... ضمیر مرفوع ... فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ... پوشیدہ ... راجع بسوئے موصوف ... ثابت اسم فاعل اپنے فاعل ... ظرف مستقر ... جملہ اسمیہ ... صفت ... ثلثة موصوف اپنی صفت سے مل کر ... اسم مفعول صیغہ واحد ... ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب ... فاعل مرفوع ... حرف جار مبنی بر ... مبتدا ... موصوف ... فعل ماضی ... ضمیر مرفوع متصل ... موصوف ... مرفوع محلاً ... صفت ... جار مجرور مل کر ظرف لغو ... مفعول ... اپنے نائب فاعل ... جملہ ... مبتدا ... خبر

(xxx) راجع بسوئے اسم اِنَّ - (لِ) حرف جار مبنی بر کسر (بُعْدِ) مجرور تقدیراً - جار مجرور مل کر ظرف لغو ہو موضوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے

مثل هيهات زيد اي بعد زيد وثانيها
سرعان فانه موضوع لسرع مثل
سرعان زيد اي سرع زيد وثالثها شتان
فانه موضوع لافترق مثل شتان زيد
وعمرو اي افترق زيد وعمرو

النوع العاشر

الافعال الناقصة وانما سميت ناقصة

النوع العاشر الافعال الناقصة

ترکیب صفحہ ۱۰۴

[illegible]

(م) مضاف الیہ ۔ نانی اپنے مضاف سے مل کر جر مثال۔
مجرور تقدیراً ۔ مضاف الیہ سے مل کر ۔ مثال مضاف الیہ
مضاف الیہ سے مل کر ۔ مثال متصل مضاف
مقدر کی ضمیر مجرور متصل محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے
مجرور محلاً مبنی ۔ مثال مضاف الیہ سے مل کر مبتدا اپنے
نستان ۔ مثال مضاف الیہ سے مل کر جملہ اسمیہ ۔ معنی
مضاف الیہ ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ معنی
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ خبریہ ہوا ۔ برتقدیر ارادہ
(نستان) اسم ... فعل ماضی مبنی بر فتح
ماضی (افترق) معطوف علیہ (و) حرف عطف
(زید) عطف ... معطوف علیہ ... معطوف
[illegible]

(بقیہ صفحہ ۱۰۴) فعل مبنی ماضی
(ھیھات) اسم ... (زید) فاعل
(بعد) مبنی بر فتح فاعل سے مل کر
فعل ... حرف تفسیر
ھیھات اسم ... فعل ماضی معروف
جملہ ... (بعد) فعل ماضی ... (زید) فاعل
مبنی بر ... صیغہ واحد ... فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ
مبنی بر فتح ... فاعل ... عطف ... معنی الیہ
بعد فعل ... (و) حرف ... متصل مضاف الیہ
[illegible]

[illegible]

النوع العاشر الافعال الناقصة

لأنّها لا تكون بمجرد الفاعل كلامًا تامًّا فلا تخلو عن نقصان وهي تدخل على الجملة الاسمية أي المبتدأ والخبر فترفع الجزء الأول منها ويسمى اسمها وتنصب الجزء الثاني منها و يسمى خبرها وهي ثلثة عشر فعلا الأول كان

عـه اصل میں یکون بفتح عین بالضم عین تھا۔ واو بوجہ تحرک وانفتاح ماقبل الف ہوگیا ۱۲

کان نہیں وہ تو جزو اول کی خبر ہے ضرب زید عمرًا میں زید کو اسم اور عمرًا کو خبر نہیں کہتے بلکہ فاعل اور مفعول سے تعبیر کرتے ہیں تاکہ دونوں فعل تام اور ناقص میں امتیاز رہے۔ کان کے مرفوع کو فاعل نہیں کہتے اس لئے کہ فاعل حقیقت میں مصدر خبر ہے جو اسم کی طرف مضاف ہو پس کان زید قائمًا کے معنی کان قیام زید ہے۔ اسی سبب سے ان افعال کی خبر مبتدا کی طرح محذوف نہیں ہوتی۔

ترکیب صفحہ ۱۰۶

(باقی صفحہ ۱۰۶) ثلثة عشر
قولہ ثلثة - ملحقات ان کے علاوہ
فعلاً - ملحقات ہیں جیسا کہ ملحقات
ہیں - ہیں - (۱) آض جیسے و
ہے - ہیں - آض حتی آض حبلا غیظ
بالمخض حتی غارب الفحل غارب
اذا قام یساوی غارب مخض
ای رپیتہ بالمخض - بمعنی
بمعنی لبن خالص - جبل بمعنی
سخت - تغیظ بمعنی طول
غارب بمعنی کاہل - رپیتہ میں
ضمیر منصوب کا مرجع بعیر ہے (۲)
رجع جیسے حدیث میں ہے لا ترجعوا
بعدی کفاراً (۳) عاد جیسے
وکان فیمن ہلک من قبلہ
... بالرشد امرا
فلتہ مغوّیات جیسے حدیث میں
(۴) استحال جیسے غربا (۵) تقعد جیسے
[illegible]

الا کالشہاب و ضوء
بحور رومادا بعد اذ ہو
ساطع (۶) تحول جیسے
وبدلت قرحاً دامیاً بعد
صحة فیا لک من نعمی
تحولن ابؤسا - اور ما زال
کے ملحقات یہ ہیں - مادنی
ما رام جبکہ یہ دونوں کان
دائماً لک کے معنی میں ہوں
اور ملحقات اصبح یہ ہیں
غدا - راح جیسے اول کان
فی الغداة کذا اور دوم
کان فی الرواح کذا کے معنی
میں ہوں یہ ملحقات سماعی
ہیں - قیاسی نہیں ہے اس لیے
استقل بمعنی تحول جیسے کے
باوجود ملحق بصار نہیں
ما انفصل اور ما فارق
ملحقات سے ہیں ...

[illegible]

(۱۲) مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے الافعال الناقصة - مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ لیسمی فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور [illegible]

النوع العاشر الافعال الناقصة

وَهِيَ قد تكون زائدة مثل إنّ مِن افضلهم كان زيدًا وحينئذ لا تعمل وقد تكون غير زائدة وهي تجيء على معنيين ناقصة وتامة فالناقصة تجيء على معنيين احدهما ان يثبت خبرها لاسمها في الزمان الماضي سواء كان

ترکیب صفحہ ۱۰۲

(۶) کا اسم کے واسطے زمانہ ماضی میں ثبوت۔

النوع العاشر الافعال الناقصة

ممکن الانقطاع مثل کان زید قائما
او ممتنع الانقطاع مثل کان اللہ علیما
حکیما وثانیھما ان یکون بمعنی صار مثل
کان الفقیر غنیا ای صار الفقیر غنیا
والتامة تتم بفاعلها فلا تحتاج الی
الخبر فلا تکون ناقصة وحینئذ تکون
بمعنی ثبت مثل کان زید ای ثبت زید

ترکیب صفحہ ۱۱۰

۱۱۱

[illegible]

(م) مرفوع محلاً مبنی بر سکون فاعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ... نا فعل ناقص ... ظرف مستقر ... کان ... الفقیہ ... مضاف مضاف الیہ مجرور تقدیراً ... مضاف مقدر کی ... ضمیر مجرور محلاً مبنی ... مثال مضاف ... خبر مثالہ ... کان کا معنی ثبات ... متصل مضاف الیہ مجرور ہوئے کان اپنے مضاف ... بر ضم راجع ... مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر جملہ ...

ہوا۔ مثال اپنی خبر سے ملکر ... مبتدا ... کان ... تقدیر ارادہ معنی (کان) فعل ناقص ... مبنی بر فتح ... فعل ماضی معروف مبنی ... الفقیہ ... صیغہ واحد مذکر غائب ... مبنی بر سکون ... ضمیر مرفوع ... حرف تعریف مبنی بر سکون ... صیغہ واحد مذکر ... فاعل مرفوع محلاً مبنی ... متصل پوشیدہ فاعل ... موصوف مقصود الرجل ... صفت ... فتح راجع ہوئے ... ملکر ... صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر ... موصوف صفت ... (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع ...

(×××) [illegible]

(بقیہ صفحہ ۱۱۱) ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بر تقدیر ارادہ معنی (کان) فعل ماضی فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح (قائما) اسم (زید) اسم ضمیر (ھو) مذکر غائب واحد مذکر اس میں فاعل صیغہ واحد مذکر پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہو زید قائما اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر اسم فاعل اپنے اسم اور خبر سے ملکر ناقص کان خبر کان (مثل) مضاف فعلیہ خبریہ ہوا۔ (کان اللہ علیما حکیما) مضاف الیہ مجرور تقدیراً مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی، مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے اسم کان کا اپنے ثبوت کے لئے ثابت کان سے ممتنع الانقطاع ہونا مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ تقدیر ارادہ معنی (کان) فعل ماضی معروف

مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب (اللہ) اسم جلالت اسم (علیما) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم جلالت علیما صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر خبر اول (حکیما) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم جلالت حکیما صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر خبر دوم۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور دونوں خبروں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ف) حرف عطف مبنی بر فتح (ثانی) اسم منقوص

(××) [illegible]

مضاف (ھا) ضمیر مجرور محلاً متصل مضاف الیہ مجرور مبنی بر کسر راجع ہوئے مخففین (ر) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ ثانی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مرفوع تقدیراً۔ (ان) موصول حرفی ناصب (یکون) فعل مضارع مبنی بر سکون (فعل ناقص) صیغہ واحد معروف وسمیں (ھو) ضمیر مرفوع مذکر غائب اس میں پوشیدہ اسم مرفوع محلاً متصل پوشیدہ ہوئے کان ناقصہ مبنی بر فتح راجع ہوئے ... (لفظ) تا ... ضمیر ... راجع ثنا دیل ... (با) حرف جار مبنی بر ... وابستہ ہو جاتے ... مضاف جہان (معنی) اسم مقصور مضاف اپنے مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ جار مضاف الیہ سے ملکر مجرور تقدیراً (ثابتا) مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر کا ثابتا اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل ...

(ھ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم تکون (××)

[illegible]

[illegible]

مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع ہوئے کان تامہ فاعل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ظرف لغو۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو متعلق فعل مضارع اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ (فا) حرف عطف برائے تعقیب مبنی بر فتح (لا تحتاج) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے کان تامہ۔ (الی) حرف جار مبنی بر سکون (الخبر) مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ لا تحتاج فعل مضارع اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ (فا) حرف عطف برائے تعقیب (لا تکون) فعل مضارع مبنی بر فتح (لا تکون) وسمیں (ھی) صیغہ واحد مؤنث غائب اسم مرفوع محلاً ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ہوئے کان تامہ (ھی) مبنی بر فتح راجع صیغہ واحد مؤنث اس میں اسم فاعل صیغہ واحد پوشیدہ فاعل مرفوع ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم تکون محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم لا تکون ناقصۃ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر لا تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ جملہ اسمیہ ہو کر ... ہوا (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (حین) مضاف اپنا مضاف الیہ محذوف مضاف (ئذ) عوض مضاف الیہ (تکون ناقصۃ) ... مضاف الیہ سے ملکر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف اپنے ...

[illegible]

(۲۳×××) مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی، مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے کان کا معنی ثبت ہونا

النوع العاشر الافعال الناقصة

م صار من البصرة الی الکوفة یا صار من البصرة یا صار الی الکوفة۔ وجہ یہ کہ

والثانی صار وهی للانتقال ای انتقال
الاسم من حقیقة الی حقیقة اخری نحو
صار الطین خزفا ومن صفة الی صفة
اخری مثل صار زید غنیا وقد تکون
تامة بمعنی الانتقال من مکان الی
مکان آخر وحینئذ تتعدی بالی
نحو صار زید من بلد الی بلد والثالث
اصبح والرابع اضحی والخامس امسی

شہ قولہ من مکان الی مکان۔ خواہ دونوں مذکور ہوں یا ایک مذکور ہو اور دوسرا مقدر جیسے م

صار زید من الشر الی الخیر۔ اسی قبیل سے ہے۔ لصرنا الی الحسنی ورق کلامنا شہ قولہ من مکان الی مکان۔ یا من ذات الی ذات کلام

ترکیب صفحہ ۱۱۲

ترکیب صفحہ (۱۱۲)

قولہ (والثانی صبا) (رابع) (ف) اسم منقوص

حرف عطف مبنی بر فتح (الثانی) اسم مرفوع تقدیرا

مبتدا مرفوع تقدیرا (صبا) ...

جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا (ہی) ضمیر

مبتدا کی خبر ہے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (ہی) مبنی بر فتح (ہی)

حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح محلا مبنی بر فتح رابع

مرفوع متصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر ... (الاشتقال)

حرف جار (ال) حرف عطف ... مستقر ہوا تا بینۃ

اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث ... فاعل

مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر واحد مؤنث

مقدر کا ... تابینۃ اسم ... متصل ... مبتدا تابینۃ

(ہی) ضمیر مرفوع متصل ... راجع ہوئے سے مل کر

مرفوع محلا مبنی بر فتح ... فاعل اور ظرف مستقر

اسم فاعل اپنے فاعل ... جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (ابی)

جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا

... مبنی بر سکون (الاسم) ...

مصدر مضاف (من) حرف جار ...

(انتقال) مصدر مضاف (من) حرف جار مجرور ملکر

مجرور لفظا (حقیقۃ) مجرور (و) حرف عطف مبنی

سکون (من) حرف جار مبنی بر سکون

معطوف علیہ (او) حرف عطف (من) حرف

بر سکون ... مبنی

مجرور جار مجرور ملکر معطوف

بر سکون (حقیقۃ)

معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف لغو

اول (الی) حرف جار مبنی بر سکون (حقیقۃ)

موصوف (اخری) اسم تفضیل صیغہ واحد مؤنث

مرفوع (ہی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل

مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف

(اخری) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر

صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور،

جار مجرور ملکر معطوف علیہ (او) حرف عطف

مبنی بر سکون (الی) حرف جار مبنی بر سکون

(صفۃ) موصوف (اخری) اسم تفضیل

صیغہ واحد مؤنث (ہی) ضمیر مرفوع

متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح

راجع ہوئے موصوف (اخری) اسم تفضیل

اپنے فاعل سے ملکر صفت، موصوف اپنی صفت

سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر

ظرف لغو دوم، انتقال مصدر مضاف

اپنے مضاف الیہ اور دونوں ظرف لغو سے ملکر

مجرور، جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا

(ثابتۃ) مقدر کا۔

ثابتۃ

اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث (ہی) ضمیر مرفوع

متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا (ہی)

مؤنث (ہی) ضمیر مرفوع متصل مبنی بر

فتح راجع ہوئے مبتدا ... فاعل اور ظرف مستقر

ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل ... سے مل کر

سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ... مضاف

(الی) حرف ... (الطین) خبر (فا) مضاف الیہ

مضاف (صبا) ... مضاف الیہ مضاف (ے)

مجرور تقدیرا ... مثال مضاف مبنی بر

... مثال مضاف الیہ مجرور ... کا ... سے

ضمیر مضاف ... کا ایک حقیقت

(اسم صبا) متصل ہونا، مثال مضاف

ودسری جانب ملکر ... بتقدیر ارادہ معنی

اپنے مضاف الیہ ... برتقدیر فعل

ہے ملکر جملہ اسمیہ ... معروف (الطین) اسم

(صبا) فعل ... (اسم اور دو)

ناقص صیغہ واحد ... فعل ناقص (مثل) مضاف

خبر (فا) ... مضاف الیہ

ہے ملکر ... (صبا) ... مثل

مجرور تقدیرا (ہ)

ترکیب

صفحہ ۱۱۲

النوع العاشر
الافعال الناقصة

فهذه[1] الثلثة لاقتران[2] مضمون الجملة باوقاتها[3] التي هي الصباح والضحى والمساء نحو اصبح زيد غنيا معناه حصل غناه في وقت الصباح ونحو اضحى زيد حاكما معناه حصل الحكومة في وقت الضحى ونحو امسى زيد قاريا معناه حصل قراءته في وقت المساء۔

لـه قوله فهذه الثلثة الخ تینوں فعل تامہ اور ناقصہ ہوتے ہیں۔ کما سیاتی۔ ناقصہ کے دو معنی ہیں (۱) یہ کہ اصبح

بمعنی صار۔ ۔۔۔ اصبح بمعنی کان فی الصباح کذا ہے اور اضحی بمعنی کان فی الضحی کذا اور امسی بمعنی کان فی المساء کذا۔ یعنی اس وقت ایسا۔

اوقات کے ساتھ مضمون جملہ کے مقترن ہونے کا افادہ کرتے ہیں جس کو مصنف نے اپنے اس قول سے بیان فرمایا۔ (۲) یہ بمعنی صار ہوں۔ (م)

ترکیب
صفحہ ۱۱۲

تعبدکا ثابتہ
اسم فاعل صیغہ واحد
مونث اس میں (ھی)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح
راجع ہوئے مبتدا۔ ثابتۃ
اسم فاعل اپنے فاعل اور
ظرف مستقر سے مل کر شبہ
جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
منفصلہ ہوا۔ نحو (مضاف
(اصبح نسیل غنیاً) مضاف
الیہ مجرور لفظاً تقدیراً۔ نحو مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر
خبر شال مقدر کی مثال
مضاف (ک) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر
ضم راجع ہوئے اصبح
مثال مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا۔ مقدر اراده
معنی (اصبح

فعل ماضی معروف
مبنی بر فتح (فعل ناقص)
صیغہ واحد مذکر (زید)
اسم (غنیاً) صفت مشبہ
صیغہ واحد مذکر اس میں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی
بر فتح راجع ہوئے اسم
غنیاً صفت مشبہ اپنے
فاعل سے مل کر خبر۔
اصبح فعل ناقص اپنے
اسم اور خبر سے مل کر جملہ
فعلیہ خبریہ ہوا۔ (معنی)
اسم مقصور مضاف (ک)
ضمیر مجرور متصل مضاف
الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم
راجع ہوئے اصبح زید
غنیاً بتاویل لفظ معنی
اپنے مضاف الیہ سے
مل کر مبتدا مرفوع تقدیراً
(حصل غناہ
فی

وقت الصباح)
خبر مرفوع تقدیراً۔ مبتدا اپنی خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا
(حصل) فعل ماضی معروف
مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب۔
(غنا) اسم مقصور مضاف (ک)
ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ
مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے
زید۔ مضاف اپنے مضاف الیہ
سے مل کر فاعل مرفوع تقدیراً۔
(فی) حرف جار مبنی بر سکون
(وقت) مضاف (الصباح)
مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر
ظرف لغو۔ حصل فعل ماضی اپنے
فاعل اور ظرف لغو سے مل کر بتاویل
مفرد (حصول الغنی فی وقت
الصباح) ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبنیہ ہوا۔

مبنی بر فتح مقدرہ
(فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب
(زید) اسم (قارئاً) اسم فاعل
صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم
(مسی) قارئاً اسم فاعل اپنے
فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر
(مسی) فعل ناقص اپنے اسم
اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
(معنی) اسم مقصور مضاف (ک)
ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور
محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے امسی
زید قارئاً۔ معنی مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مرفوع
تقدیراً (حصل قراءتہ
فی وقت المساء)
خبر مرفوع تقدیراً
مبتدا اپنی خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبنیہ ہوا۔
یا (حصل) فعل ماضی معروف
مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر (قراءۃ)
مصدر مضاف (ک) ضمیر مجرور
متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع
معنی مبنی بر ضم راجع ہوئے زید
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
فاعل۔ (فی) حرف جار مبنی بر سکون
(وقت) مضاف (المساء) مضاف الیہ
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔
حصل فعل اپنے فاعل اور ظرف
لغو سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد
(حصول قراءتہ فی وقت
المساء) ہو کر خبر۔ مبتدا
اپنی خبر سے

(اضحی زید) نحو مضاف
مجرور تقدیراً۔ مل کر خبر مثال مقدر
مضاف الیہ (ک) ضمیر مجرور
کی۔ مثال مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم
متصل مضاف الیہ اضحی۔ مثال مضاف
راجع ہوئے اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔
اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
مبتدا اپنی خبر سے ہوا۔ تقدیر ارادہ معنی
محذوف ہوا۔ (اضحی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح
صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص
(زید) اسم (راکباً) اسم فاعل
صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح
راجع ہوئے اسم

النوع العاشر الافعال الناقصة

وهذه الثلثة قد[1] تكون بمعنى صار مثل اصبح[2] الفقير غنيا وامسى زيد كاتبا واضحى[3] المظلم منيرا وقد[4] تكون تامة مثل اصبح زيد بمعنى دخل زيد في الصباح وامسى عمرو اى دخل عمرو في المساء واضحى بكر اى دخل[5] بكر في الضحى السادس ظل[6] والسابع بات وهما لاقتران[7] مضمون الجملة بالنهار والليل +

ترکیب صفحہ ۱۱۶

(م) (ھُوَ) ضمیر متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ...

(ھم م) صیغہ تثنیہ مذکر اسمیں (ھما) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم

النوع العاشر الافعال الناقصة

نحو ظل زید کاتبا ای حصل کتابته فی النهار[۱] و بات زید نائما ای حصل نومه فی اللیل[۲] و قد تکونان بمعنی صار[۳] مثل[۴] ظل الصبی بالغا و بات الشاب شیخا و الثامن ما دام و هی[۵] لتوقیت شئ بمدة ثبوت خبرها لاسمها فلا بد من ان یکون قبلها جملة[۶] فعلیة او اسمیة

---

۴ قولہ بمعنی صار ۔ اور ... تو ... معنی میں ... ظلت بمکان کذا یا اقمت بمکان کذا بمکان کذا

نزلت علیہ ... القوم یا ... بالقوم یعنی ... متعدی ... بالباء ... دونوں ... مستعمل ہے ۔ اور ... یعنی ... لیلا

و نزلت ... لیلا ... افعال ... سوال ظل و بات ... (۲)

۱ ای فی جمیع النہار

۲ ای فی جمیع اللیل

۵ قولہ فلا بد ... جب ما دام ... اسم ...

۶ قولہ فعلیۃ ... جیسے اجلس ما دام زید جالسا ...

(۲۴) اسم ظرف مستقر سے مل کر فاعل ہے۔ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے اور خبر ہے بنگو نیان۔
فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (مثل) مضاف (الصبی) بالغا معطوف علیہ (و) حرف عطف (شیخا) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مقدم۔
مثال: مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(×××) اسم لا۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ (××)

(تغیبہ صفحہ ۱۱۸) کانتا تثنیہ مؤنث غائب صیغہ فعل ماضی، اسم (کانتا) ضمیر واحد مذکر غائب فاعل مرفوع، متصل پوشیدہ فاعل مرفوع، مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم ظل۔ کانتا اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ ظل فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (حصل) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (کتابة) مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مبنی بر ضم مجرور محلاً مرفوع معنی، راجع ہوئے زید۔ کتابة مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ (فی) حرف جار (النہار) مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مفسرہ ہوا۔

(بات) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب۔ (زید) اسم فاعل۔ (ہو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم بات۔ نائماً اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ بات فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (حصل) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (نوم) مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنی مبنی بر ضم راجع ہوئے زید۔ نوم مضاف۔

مضاف الیہ سے مل کر ... (فی) حرف جار مبنی بر سکون (اللیل) مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔ (و) حرف عطف یا استئناف مبنی بر فتح۔ (قد) حرف تقلیل مبنی بر سکون۔ (تکونان) فعل مضارع معروف صیغہ تثنیہ مؤنث غائب ...

ترکیب صفحہ ۱۱۸

(×) خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر ...... صلہ۔ آں موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر ...

(××) لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

نحو اجلس مَا دَامَ زيد جالسًا وزيد قائم مَا دَامَ عمرو قائمًا والتاسع مَا زال والعاشر مَا برح والحادي عشر مَا انفك والثاني عشر مَا فتئ وقد يقال مَا فتأ ومَا افتأ وكل واحد من هذه الافعال الاربعة لدوام ثبوت خبرها لاسمها مذ قبله ويلزمها النفي مثل مَا زال زيد عالمًا ومَا برح زيد صائمًا ومَا فتئ عمرو فاضلًا ومَا انفك بكر عاقلًا

النوع العاشر الافعال الناقصة

ترکیب صفحہ ۱۲۰

(۵م۵م) مبنی برفتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب (زید) اسم (عالماً) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں

(۵م۵م) صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسم ما برح صفا اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر ما برح

فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (مافتیٔ) نفی فعل ماضی معروف مبنی برفتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب (عمرو) اسم (فاضلاً) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر

النوع العاشر
الافعال الناقصة

والثالث عشر ليس وهي لنفي مضمون الجملة في زمان الحال وقال بعضهم في كلّ زمان مثل ليس زيد قائمًا واعلم ان تقديم اخبار هذه الافعال على اسمائها جائز بابقاء عملها مثل كان قائمًا زيد وعلى هذا القياس في البواقي وايضًا تقديم اخبارها على نفسها

ترکیب صفحہ ١٢٢

(۳×۲) معطوفہ یا مستانفہ ہوا (تقلیب) مصدر مضاف (اخبار) مضاف الیہ مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل (۲۴۲×)

(تنبیہ صفحہ ۱۲۲) یعنی بعض مقولہ محذوف ہے (الجملہ) (لیس لنفی مضمون الجملۃ) نفی زمان اسی نفظ (الذی کل ت) قال سے نفی سے متعلق ہے۔ بالاتفاق متعلق نہیں۔ بعدہ اسماء پایں طور کہ اخبار افعال اور اسماء کے درمیان واقع ہوں۔ پایں معنی تقدیم متفق علیہ ہے۔ اور اسماء پر تقدیم اخبار کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اخبار افعال پر مقدم ہونے ہوں کہ افعال پر مقدم ہوں گی سے اسماء پر بھی مقدم ہوں گی۔ یہ صورت مختلف فیہ ہے۔ ہم یہ ترکیب صفحہ ۱۲۲ (سر سے) کما مرت (عشی الجزری) قولہ والثالث حرف عطف مبنی بر فتح (الثالث) عشی مرکب بنائی بر دو جز مبنی برفتح مبتدا مرفوع محلاً (الثنتین) خبر مرفوع تقدیراً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع

منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے (لیس۔ (ل) حرف جار مبنی بر کسر (نفی) مصدر مضاف (مضمون) مضاف الیہ مضاف (الجملۃ) مضاف الیہ مضمون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنی بنا بر مفعولیت (فی) حرف جار مبنی بر سکون (زمان) مضاف (الحال) مضاف الیہ۔ زمان مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ نفی مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتۃ) مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث غائب جس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح

مبنی بر فتح (ایضاً) مفعول مطلق فعل مقدر (آض) کا۔ آض فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (۲۴۳×)

(۲۴۴×) مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع ہوئے ھٰذہٖ الافعال۔ اخبار مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنی بنا بر مفعولیت۔ (علی) حرف جار مبنی

جائز سوى ليس والافعال التي كان في

اوائلها ما وقال بعضهم تقديم الاخبار

على هذه الافعال ايضا جائز سوى ما دام

اما تقديم اسمائها عليها فغير جائز و

اعلم ان حكم مشتقات هذه الافعال

كحكم هذه الافعال في العمل

النوع العاشر الافعال الناقصة

[illegible]

(مِ) ہوئے محلاً الافعال۔ اسماء مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب مبنی بنا بر مفعولیت۔ (علی) حرف جار مبنی بر سکون (ھا) ضمیر متصل مجرور محلاً جار مجرور مبنی راجع ہوئے ملکہ۔ (الا فعال) ظرف لغو۔ تقدیر نصیب ملکر ظرف لغو ہوئے مضاف الیہ سے مل کر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (علی) مضاف (حاشیہ) مضاف ایہ۔ مضاف الیہ۔ غیر مضاف ملکر جملہ مضاف الیہ سے مل کر

(نقیض) ہوئے اسم اول کے مفعول ہوئے تکمیر راجع ہوئے مضاف الیہ (ذا شاہ) واو اصل مضاف اپنے ظرف مستقر ملکر سبب مجرور جار مجرور ملکر واحد مذکر غائب مبنی بر فتح مقدر کا تشا تشا اسم فاعل صیغہ واحد مرفوع محلاً متصل مشتبہ فاعل اسم فاعل ہوا (ولی) ضمیر مرفوع۔ (کان) تا اسم مبنی بر فتح (ما) نہ تقدیر ہیں راجع ہوئے ملکر جملہ ہوا۔ فعل نا قص اپنے اسم جار ظرف مستقر ہوئے۔ کان فعل نا قص اسم مبتدا تقدیر ہوا۔ فعلیہ ہو کر صلہ (الا فعال) موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت معطوف اسم اور خبر ملکر معطوف علیہ معطوف ملکر مضاف الیہ موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ اپنے معطوف۔ مضاف الیہ اسم فاعل سوی مضاف۔ تقدیراً۔ جائز ملکر شبہ جملہ مفعول فیہ منصوب مفعول فیہ سے مل کر جملہ اپنے فاعل اور مفعول۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (قال) فعل ماضی استیناف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب معروف مبنی بر فتح۔ (بعض) مضاف (ھم) ضمیر متصل مضاف الیہ (ھا) ضمیر متصل

مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوا۔ مضاف الیہ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول۔ (م) علامت جمع مذکر مضاف۔ (تقدیم) مصدر مضاف (الا خبار) مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت (علی) حرف جار مبنی بر سکون۔ (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذی) اسم اشارہ مبنی بر سکون موصوف۔ (الا فعال) صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور محلاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ تقدیم مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مبتدا۔ (جائز) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر مرفوع (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا۔ (سوی) اسم مقصود مضاف۔ (ما دام) مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ سوی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ منصوب تقدیراً۔ جائز

اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہوا فاعل ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ ہوا۔ (الافعال) مراد اللفظ ہو کر مقولہ اول کا۔ مطلق۔ (رَضِیَ) فعل مقدر کا مفعول ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب۔ (ھو) ضمیر مرفوع فعل ماضی (ب) جار متصل پوشیدہ محلاً مبنی (تقدیم) مصدر اسم واحد مذکر غائب مطلق ہوئے۔ (حکم) مضاف مطلق ہوئے متصل ہو کر راجع ہوئے فاعل اور مفعول مطلق مراد اللفظ ہو کر فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ فعل اپنے فاعل اور مقولہ اول اور مقولہ دوم۔ (قال) فعل اپنے فاعل سے مل کر مقولہ اول اور معطوف استینافیہ ہوا۔ جملہ فعلیہ خبریہ مبنی بر سکون بولا ہوا۔ (اَمّا) حرف شرط محذوف لزوماً۔ استیناف ابتدائیہ (الاسماء) اسکی مضاف مجرور۔ (نقل) مصدر مضاف (ھا) ضمیر مضاف الیہ مجرور محلاً متصل مبنی بر سکون راجع (م)

منفصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) مفتوح علامت خطاب مذکر (انّ) حرف مشبہ بالفعل موصول حرف مبنی بر فتح۔ (حکم) مضاف (مشتقات) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذی) اسم اشارہ مبنی بر سکون موصوف (الا فعال) صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مجرور محلاً۔ مشتقات مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حکم مضاف کا۔ حکم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر (لِ) حرف جار۔ (حکم) مضاف مبنی بر فتح (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذی) اسم اشارہ مبنی بر سکون موصوف (الا فعال) صفت۔ موصوف اپنی صفت مضاف الیہ مجرور۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حکم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔

مضاف الیہ۔ غیر مضاف الیہ سے مل کر جملہ مستثنیٰ اپنی خبر سے ہو کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جملہ ہوا۔ محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ استینافیہ ہوا۔ جملہ شرطیہ استیناف مبنی (ف) حرف۔ (اِعلم) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ (انت) ضمیر مرفوع جس میں (انّ) ضمیر اسم ہے

(انّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ منصوب محلاً اعلم فعل امر حاضر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا۔ (تنبیہ) اس جگہ میں (فی العمل) کو حکم کے متعلق قرار دینا درست نہیں۔ کما لا یخفی علی المتأمل۔ اور انسب یہ ہے کہ (فی العمل) کو معنیٰ تشبیہ سے متعلق قرار دیا جائے جو حرف تشبیہ

ترکیب
صفحہ [illegible]

مفعول محمولہ میں

البقرۃ ۲

[illegible]

النوع الحادي عشر

النوع الحادي عشر افعال المقاربة

افعال المقاربة[1] وانّما سمّيت بهذا الاسم لانّها[2] تدل على المقاربة وهي اربعة الاوّل عسٰى[3] وهو فعل[4] لدخول تاء التأنيث الساكنة فيه نحو عست وغير متصرف[5] اذ لا[6] يشتق منه مضارع واسما فاعل ومفعول وامر ونهي مثلاً وعمله على نوعين الاوّل ان يرفع الاسم وهو فاعله ◆

[illegible]

(۳) مضاف الیہ سے مل کر مضاف اپنے مضاف (ال) حرف تعریف موصوف (ساکنہ) اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث صحیح بنی برسکون (ت) ... فاعل (ھی) ضمیر مرفوع ... پوشیدہ فاعل مرفوع ... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت ... موصوف اپنی صفت سے مل کر ... مضاف الیہ ... (فی) حرف جار ... مجرور ... متصل مجرور ... عسٰی جار مجرور مضاف ...

... ظرف لغو ... مضاف الیہ ... ظرف ... متعلق ... مجرور جار مجرور ... نسبت ...

(بقیہ صفحہ ۱۲۱) ... موصوف اپنی صفت صحیح صفت سے مل کر مجرور محلاً منصوب معنی بنا بر مفعولیت (آنّ) حرف جار مبنی برسکون (ل) حرف جار مبنی بر فتح حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب موصول حرفی منصوب محلاً متصل اسم منصوب راجع ہوئے مبنی برسکون (تلک) افعال المقاربۃ ضمائر مضارع صحیح مجرد ... مضارع مرفوع لفظاً بعامل معنوی بار ... مؤنث لما ثبت و سمیں صیغہ واحد مؤنث متصل پوشیدہ (ھی) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر فتح فاعل مرفوع راجع ہوئے اسم آنّ (علی) حرف جار مبنی برسکون (الملتقٰی) ... صحیح مجرور جار مفرد منصرف ... ظرف لغو ... مجرور مل کر ظرف لغو اور ظرف لغو فعل اپنے فاعل اور ... خبر ہوکر جملہ ... سے مل کر جملہ ... کا اسم اپنی خبر سے مل کر ...

ہوکر صلہ۔ آنّ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ہیمت فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے افعال المقاربۃ۔ (اربعۃ) مفرد منصرف صحیح خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ (الاوّل) کا غیر منصرف بوجہ وصفیت اور وزن فعل اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع

[illegible]

ہوئے متفقہ تفضیل موصوف (الاوّل) اسم موصوف (الفعل) ... سے مل کر صفت موصوف اپنے فاعل سے مل کر مبتدا۔ مقدر اپنے صفت ... مرفوع تقدیرا (عسٰی) اسم مقصور خبر ... فعل عسٰی کا علم ہے۔ خلاصہ فعل ... فعل عسٰی ہے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر بالاستیناف مبنی بر (و) حرف عطف ... ضمیر مرفوع منفصل مبتدا فتح (ھو) ضمیر ... فتح راجع ہوئے مرفوع محلاً مبنی بر فتح صحیح (فعل) مفرد منصرف عسٰی (و) حرف عطف مبنی معطوف علیہ (و) حرف صحیح مضاف معطوف علیہ مفرد منصرف اپنے بر فتح (علی) مفرد منصرف صحیح مضاف (منصرف) مفرد منصرف مضاف الیہ سے مل کر مضاف اپنے مضاف الیہ اپنے معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر۔ (ل) حرف جار مبنی بر کسر صحیح مصدر مضاف (خزل) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ (تانیث) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مضاف (الثانیۃ) مفرد منصرف مضاف الیہ (ص)

(۴۴) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر (×۳)

ترکیب

صفحہ ۱۲۶

... متعلق ... مضاف الیہ ... جار مجرور ... مبتدا اور خبر ... نسبت ... مبتدا اپنی خبر ... معطوفہ ... جملہ اسمیہ خبریہ ... ظرف مستقر ... مقدر ... جار مجرور ثابت ... مفرد منصرف ... کی خبر ... مضاف ... جار ... مجرور تقدیرا ... مضاف الیہ ... مقدر ... مضاف الیہ ... معطوف ... ضمیر متصل ... مثال مفرد منصرف صحیح ... (ال) ... تعلیل ... جملہ اسمیہ خبریہ ... ضمیر ... غائب ... متصل مجرور ...

... (مضاف) مفرد منصرف صحیح ... اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ... (ھو) ضمیر مرفوع ... متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے ... موصوف مقدر ... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ (و) ... (فاعل) مفرد منصرف صحیح ... معطوف علیہ ... (مفعول) مفرد منصرف صحیح معطوف ... (×)

سے مل کر جملہ فعلیہ مطلقہ ہوا۔ (مثلاً) مفرد منصرف صحیح مفعول مطلق فعل محذوف (مثلث) کا۔ مثلث فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم۔ مثلث فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف بالاستیناف مبنی بر فتح (فعل) مفرد منصرف صحیح مصدر مضاف (ک) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع معنی بنا بر فاعلیت مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر عسٰی مبتدا۔ (علی) حرف جار مبنی بر سکون ... تثنیہ مجرور ... ظرف مستقر ... ثابت ... اسم ... فاعل ... متصل پوشیدہ فاعل مرفوع ... مبتدا ... خبر ... معطوف ... غیر منصرف ... تفضیل ... ضمیر مرفوع ... مبنی ... صیغہ واحد ... فاعل مرفوع ... موصوف ... مل کر ... فاعل سے ... صفت ... مبنی برسکون ... مضارع صحیح

[illegible]

النوع الحادي عشر افعال المقاربة

وينصب الخبر ويكون خبره فعلاً مضارعاً
مع أن وحينئذٍ يكون بمعنى قارب نحو
عسى زيدٌ أن يخرج فزيد مرفوع بأنه
اسمه وفاعله وأن يخرج في موضع
النصب بأنه خبره بمعنى قارب زيد الخروج
ويجب أن يكون خبره ٭

[illegible]

مثال مضاف الیہ ... یعنی تقارب ... مضاف ... مبتدا ... یعنی عسیٰ ... معروف ... (فعل مقاربہ) ... (زید) ... (ان) ... یکون ... صحیح ... لفظاً منصوب ... [illegible]

[illegible]

مضاف الیہ ... تقدیراً اعراب ... مقصود در ... مضاف ایہ ... مجرور تقدیراً ... فعل ناقص ... (و) حرف عطف ... (حین) ظرف زمان ... منصوب لفظاً ... مضاف ... [illegible]

[illegible]

(۴۴) (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (یجب) فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب

[illegible]

ترکیب
صفحہ ۱۲۸

[illegible]

مطابقاً لاسمه في الافراد والتثنية والجمع والتذكير والتانيث نحو عسى زيد ان يقوم وعسى الزيدان ان يقوما وعسى الزيدون ان يقوموا وعست هند ان تقوم وعست الهندان ان تقوما وعست الهندات ان يقمن وهذا اى كون الخبر مطابقاً للفاعل اذا كان الفاعل اسماً ظاهراً اما اذا كان مضمراً

النوع الحادي عشر افعال المقاربة

(ترکیب صفحہ ۱۳۱) (مطابقاً) مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر فرس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع ہوئے اسم کی طرف (ل) حرف جار مبنی بر سکون (اسم) مفرد منصرف صحیح مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسرہ راجع ہوئے عسی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو اول (فی) حرف جار مبنی بر سکون (الافراد) مفرد منصرف صحیح معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (التثنیۃ) مفرد منصرف صحیح معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الجمع) مفرد منصرف صحیح معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (التذکیر) مفرد منصرف صحیح معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (التانیث) مفرد منصرف صحیح معطوف معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم مطابقاً اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر شبہ

[illegible]

(۴۳) لیے فاعل ... ملکر جملہ فعلیہ ... صلہ ... عسیٰ ... [illegible]

(۴۴) مضاف الیہ مجرور محلاً - اذا مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ مقدم

(بقیہ صفحہ ۱۳۱) (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عسی الزیدان ان یقوما) اسم منصوب حکماً معطوف مجرور تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عسی الزیدان ان یقوموا) اسم منصوب حکماً معطوف مجرور تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عسیت هند ان تقوم) اسم منصوب حکماً معطوف مجرور تقدیراً مبنی عطف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عسیت الهندان ان تقوما) اسم منصوب حکماً در تقدیر اسم منصوب سے احوال معطوف اعراب بر (و) حرف مجرور تقدیراً مبنی بر فتح (عسیت الهندات ان یقمن) عطف

اسم منصوب حکماً معطوف مجرور تقدیراً معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی مثال مفرد منصرف صحیح مضاف (کا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم - راجع ہوئے (خبر عسیٰ کا مطابق اسم ہونا مذکورہ ۱۵ صورتیں) مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی ۲ (عسی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر فعل مقاربہ صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح اسم

(۴۵) [illegible]

(ان) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یقوم) فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب منصوب لفظاً۔ (ھو) ضمیر مرفوع متصل اس میں ... ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر فتح پوشیدہ فاعل مرفوع ... عسیٰ یقوم ... راجع ہوئے اسم ... فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ اپنے موصول حرفی سے ملکر۔ صلہ ان موصول ہو کر منصوب محلاً بتاویل مفرد ہو کر خبر ہے ملکر جملہ فعلیہ عسیٰ اپنے اسم اور خبر سے (عسیٰ) فعل ماضی (ان شاء اللہ ہوا) فعل مقاربہ معروف مبنی بر فتح مقدر (الزیدان) صیغہ واحد مذکر غائب (آن) ناصبہ تثنیہ اسم مرفوع بالفصد (یقوما) موصول حرفی مبنی بر سکون (یقوما) فعل مضارع صحیح صیغہ تثنیہ مذکر منصوب بحذف نون (ا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے الزیدان۔ یقوما فعل اپنے (ص)

(۴۶) مفرد منصرف صحیح اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل (۴۷)

ترکیب
صفحہ ۱۳۰

(الفعل) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع معنی بنابر اسمیت (مطابقا) مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الخبر (ل) حرف جار مبنی بر کسر (الفاعل) مفرد منصرف صحیح مجرور - جار مجرور ملکر ظرف لغو متعلق ہوئے مطابقا کے اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر عطف بیان یا بدل معطوف ...

[illegible]

النوع الحادي عشر افعال المقاربة

فليست المطابقة بينهما شرطاً النوع الثاني من النوعين المذكورين ان يرفع الاسم وحده وذلك اذا كان اسمه فعلاً مضارعاً مع ان فيكون الفعل المضارع مع ان في محل الرفع بانه اسمه ويكون عسى حينئذ

(۳۴) (ثابت) محلاً ثابت منصوب مقدر کا منصوب صیغہ واحد مذکر ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل ... [illegible]

(نعبد صیغہ ۱۲)
ترجملہ اسمیہ ہو کر صلہ
اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت
مجرور محلاً موصوف اپنی صفت
مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتاً)
مقدر کا ثابتاً مفرد منصرف صحیح
فاعل صیغہ واحد مذکر ... فاعل ثابتاً
مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال ... ظرف مستقر ...
فاعل اپنے فاعل اور ظرف ... ذوالحال ...
[illegible]

ترکیب
صفحہ ۱۳۲

[illegible]

(التشبیہ الکامل)
[illegible]

النوع الحادی عشر افعال المقاربۃ

بمعنی قرب مثل عسیٰ ان یخرج زید ای قرب خروجہ فلا یحتاج فی ھذا الوجہ الی الخبر بخلاف الوجہ الاول لانہ لایتم المقصود فیہ بدون الخبر فیکون الاول ناقصاً والثانی تاماً والثانی کاد وھو یرفع الاسم وینصب الخبر و خبرہ فعل مضارع

ترکیب صفحہ ۱۳۴

(بقیہ صفحہ ۱۳۴) اپنے اسم
یکون فعل ناقص اپنے مل کر
اور خبر اور مفعول فیہ سے مل کر ہوا۔
جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ صحیح
(مثل) مفرد منصرف
(عسی ان یجی ج
مضاف (عسی) کا مضاف
(بابا) اسم مقصور محلاً مضاف
الیہ مجرور تقدیراً (مثل) مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر
مثال مقدر کی مثال مفرد
منصرف صحیح مضاف (ہا)
ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ
مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہو
عسی کا صرف اسم کو رفع
دینا۔ مثال مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔
مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی
(عسی) فعل مقاربہ ماضی
معروف مبنی بر فتح متعلق (ان)
ناصبہ موصول حرفی مبنی بر
سکون (یجیء) فعل مضارع
صحیح مجرد از ضمائر

بارزہ منصوب لفظاً
صیغہ واحد مذکر غائب (زید)
مفرد منصرف صحیح فاعل۔
یجیء فعل اپنے فاعل سے
مل کر جملہ فعلیہ
ہو کر صلہ۔ (ان) موصول
حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل
اسم مرفوع محلاً عسی فعل
مقاربہ اپنے اسم سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (اخ)
ضمیر مبنی بر سکون (قرب)
فعل ماضی معروف مبنی بر
فتح صیغہ واحد مذکر غائب از (خرج)
مفرد منصرف صحیح مصدر مضاف
(ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف
الیہ مجرور محلاً مرفوع معنی بنا بر
فاعلیت مبنی بر ضم راجع ہو
(زید) خروج مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔
قرب فعل اپنے فاعل سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ مقدرہ ہوا
(ف)

حرف عطف برائے
تفریع مبنی بر فتح (لا) محتاج (نفی
فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر
بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب مس میں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع سوئے عسی
(فی) حرف جار مبنی بر سکون (ہا) حرف
تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ
مبنی بر سکون موصوف (الوجہ) مفرد
منصرف صحیح صفت موصوف اپنی
صفت سے مل کر (الی) حرف جار
مبنی بر سکون (الخبر) مفرد منصرف
صحیح مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو دوسرا
(با) حرف جار مبنی بر کسر (خلاف) مفرد
منصرف صحیح مصدر مضاف (الوجہ) مفرد
منصرف صحیح موصوف (الاول) عَلم
منصرف تفضیل صیغہ واحد مذکر اس
منصرف اسم متصل پوشیدہ فاعل
میں (ھو) ضمیر مرفوع راجع سوئے
مرفوع محلاً مبنی بر فتح اپنے فاعل
موصوف۔ اسم تفضیل اپنے فاعل
سے مل کر صفت موصوف
(۱۴)

صیغہ
واحد مذکر (ہو) ضمیر (ھو) پوشیدہ فاعل
ضمیر مرفوع متصل مبنی بر فتح راجع سوئے الثانی
مرفوع محلاً مبنی بر فتح فاعل سے مل کر شبہ
تاماً اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر
جملہ اسمیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے
معطوف سے مل کر خبر یکون فعل ناقص اپنے
اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔
(و) حرف عطف مبنی بر فتح (الثانی) اسم
منقوص مرفوع تقدیراً صفت موصوف
مقدر (الفعل) کی موصوف مقدر اپنی
صفت سے مل کر مبتدا (کان) اسم کا مقصود محلاً
خبر مرفوع تقدیراً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ معطوفہ ہوا (و) حرف عطف یا استیناف
مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا
مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع سوئے کاد
(یریم) فعل مضارع معروف صحیح
مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد
مذکر غائب ہے اس میں (ھو)
ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع
سوئے مبتدا (الا) اسم مفرد منصرف صحیح
مفعول بہ منصوب۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغری ہو کر معطوف علیہ
(و) حرف عطف مبنی بر فتح (ینصب) فعل
مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد
مذکر غائب ہے اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع
سوئے مبتدا (الخبر) مفرد منصرف صحیح
مفعول بہ منصوب۔ فعل اپنے فاعل اور
مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغری ہو کر
معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے
مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ
یا مستانفہ ہوا (و) حرف
عطف یا استیناف مبنی بر فتح (جیئ)
مفرد منصرف صحیح

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

بغیر ان وقد یکون مع ان تشبیھا له بعسی مثل
کاد زید یجئ فزید مرفوع بانه اسم کاد
ویجئ فی محل النصب بانه خبره معناه
قرب مجئ زید وحکم باقی المشتقات من مصدره
کحکم کاد مثل لم یکد زید یجئ ولا یکاد زید
یجئ وان دخل علی کاد حرف النفی ففیه خلاف
قال بعضهم ان حرف النفی فیه

(۳۳) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل۔ (اِنَّ) حرف مشبہ بالفعل مبنی

مطلقاً يفيد معنى النفي وقال بعضهم انه
لا يفيده بل الاثبات باقٍ على حاله و
قال بعضهم انه لا يفيد النفي في الماضي

النوع الحادي عشر افعال المقاربة

[illegible]

(بقیہ صفحہ ۱۳۸) قابل اعتماد شخص سے مروی نہیں حتیٰ کہ معتبر ہو ثانیاً بر تقدیر تسلیم اس کا معارض موجود ہے وہ یہ کہ علیہ السلام نے اس خطیبہ کا اور ذو الرمہ کے بعد قبول لم یکد کی جگہ لم اجد رکھدینے کا تذکرہ اپنے والد سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ دونوں نے خطا کی ابن شبرمہ نے ابن ادریس والرمہ اور خطیبہ میں اور نے قبول کرنے میں اور لم اجد کے ساتھ تبدیل کیونکہ ذو الرمہ میں مذکور آیت کریمہ کا قول مذکور بدل لم یکد یراہا اذا اخرج یدہ کی طرح نفی کرتا ہے یہاں تک وہ دعویٰ ہے ۔ ۱۲ حاشیہ

مشکلات کا جواب تھا۔ اب دعویٰ اول کی دلیل کا جواب سنئے اثبات کاد نفی نفی ہوتا ہے اگر اس سے مراد یہ ہے کہ اثبات کاد مضمون خبر کی نفی کے لئے مفید ہوتا ہے تو یہ حق ہے اور دلیل مذکور سے اسی کا اثبات ہو رہا ہے کہ کاد زید یخرج سے خروج کے حصول کا قرب مفہوم ہوتا ہے اور حصول خروج کا قرب دلالت کرتا ہے خروج کے عدم حصول پر تو اثبات کاد مفہوم خبر کی نفی کے لئے مفید ہوا۔ اور اگر یہ مراد ہے کہ کاد زید یخرج

میں کاد خروج کے قرب کی نفی پر دلالت کرتا ہے تو یہ باطل ہے کہ اثبات شئے نفی شئے نہیں ہوتا اور دلیل مذکور اس پر دلالت بھی نہیں کرتی ۔ ۱۲ قولہ لا تفید النفی فی الماضی اس کی دلیل آیت کریمہ وما کادوا یفعلون ہے جس کی وجہ استدلال اور اس کا جواب دونوں سابقہ حاشیہ میں گذر گئے ۔ ۱۲

ترکیب صفحہ ۱۳۸ صحیح

(۳) حال سے (۳) اِنّ (تفید) مجرد از ... صحیح صیغہ واحد (ھو) ... ضمیر ... مبنی بر فتح اِنّ ... راجع (معنی النفی) ... مفعول ... منصوب ... مضاف مضاف الیہ ... فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ... ظرف لغو ... مل کر جملہ فعلیہ ... خبر منصوب محلاً ۔ قال فعل ... ہو کر مقولہ منصوب محلاً سے مل کر ہو کر مقولہ ... اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ... (و) حرف عطف مبنی بر فتح (قال) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (بعض) مفرد منصرف صحیح مضاف (ھم) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ضمیر راجع ہوئے نحات مجرور محلاً مبنی بر ضم (۳) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون ۔ بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (اِنّ) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے حرف النفی (لا تفید) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب ... نفی فعل ... ضمیر (ھی) ... پوشیدہ فاعل مرفوع ... راجع ... مبنی بر ... منصوب محلاً ... حرف النفی ...

ترکیب صفحہ ۱۳۸

اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (قال) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (بعض) مفرد منصرف صحیح مضاف (ھم) ضمیر مجرور (ھا) ضمیر مجرور محلاً متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے نحات ۔ (۳) علامت جمع مذکر ۔ بعض مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل ۔ (اِنّ) حرف مشبہ بالفعل (ھا) ضمیر منصوب متصل مبنی بر فتح منصوب محلاً مبنی بر ضم اسم راجع ہوئے حرف النفی (لا تفید) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم اِنّ (النفی) مفرد منصرف صحیح مفعول بہ (فی) جارہ مجرائے مبنی بر سکون (ال) حرف جار مبنی بر سکون (ماضی) حرف تعریف مبنی بر سکون (ماضی) اسم منقوص مجرور تقدیراً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف مقدر ماضی اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر

[illegible]

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

وفی المستقبل یفیده والثالث کرب
وهو یرفع الاسم وینصب الخبر
وخبره یجئ فعلاً مضارعاً دائماً
بغیر ان نحو کرب زید یخرج والرابع
اوشک وهو یرفع الاسم وینصب
الخبر وخبره فعل مضارع مع ان

(۴) مثالہ مفرد منصرف ... مثال مفرد منصرف (ھا) ضمیر مجرور ... مضاف مضاف الیہ ... مبنی بر ضم لازم ... مثال مضاف الیہ سے مل کر ... مبتدا ... فعل مضارع ... [illegible]

(العبید صفحہ ۱۳۹ سطر ۱۱) حرف معطوفہ یا استانفہ (و) حرف ذات وجہین ہوا۔ مبنی بر فتح ... ذات یا استثنائیہ ... (ھا) ضمیر ... عطف ... صحیح مضاف ... مجرور محلاً ... مفرد منصرف متصل مضاف ... مضاف الیہ ... مبنی بر ضم لازم ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... فعل مضارع ... مبتدا ... محذوف ... مفرد ... صیغہ واحد ... مرفوع ... [illegible]

... موصوف اپنی صفت سے مل کر موصوف ... اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ... (ھو) ضمیر مرفوع متصل ... فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح ... موصوف مفرد ... مفعول مطلق ... حرف جار ... مجرور ... مضاف ... مضاف الیہ ... [illegible]

... فاعل ... صیغہ واحد مذکر ... (ھو) ضمیر مرفوع محلاً ... فاعل ... موصوف ... صفت ... جملہ اسمیہ ... حال ... مبتدا ... مفعول ... جملہ فعلیہ ... (الرابع) مفرد منصرف صحیح ... مبتدا ... مضاف ... [illegible]

ترکیب
صفحہ ۱۴۰

... حرف عطف ... معطوف ... معطوف علیہ ... جملہ فعلیہ ... مفرد منصرف ... صحیح مضاف ... (ھا) ضمیر مجرور متصل ... مبنی بر ضم ... فاعل ... مضارع ... جملہ اسمیہ ... [illegible]

(منصب) ... حرف عطف ... معطوف ... فعل ... مفعول ... فاعل ... مرفوع ... صیغہ واحد ... (ھو) ضمیر ... نفرت صحیح ... [illegible]

او بغير ان مثل اوشك زيد ان يجئ
او يجئ وقال بعضهم ان افعال المقاربة
سبعة هذه الاربعة المذكورة وجعل و
طفق واخذ وهذه الثلثة مرادفة لكرب
وموافقة له في الاستعمال

النوع الثاني عشر

افعال المدح والذم

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

(۲۴۳ ×) مکمل مبتدا (افعال) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف (المدح) (۲۴۴ ×)

(بقیہ صفحہ ۱۴۳) ہیں کی طرح تو چاہیے کہ یہ بھی افعال مدح و ذم ہوں۔ جواب۔ یہ افعال زمانہ ماضی میں موجودہ مدح و ذم کی حکایت کیلئے موضوع ہیں۔ اور ان افعال سے اس کا انشاء مقصود ہوتا ہے۔ بخلاف افعال مدح و ذم کہ وہ انشائے مدح و ذم کیلئے موضوع ہیں۔ اسی طرح افعال تعجب سرورہ انشائے تعجب کے لئے موضوع ہیں۔ جیسے ما احسن زیداً اور ما اقبح زیداً۔ اول باعتبار وضع کے تعجب حسن زید کا افادہ کرتا ہے اور دوم باعتبار وضع قبح زید کا۔ جبکہ یہ سرورہ تعجب کا افادہ ہے۔ [illegible] سرورہ انشائے مدح و ذم۔ اول میں انشائے مدح و ذم [illegible]

مستلزم ہے لیکن افعال مذکورہ میں یہ استلزام بھی نہیں ہے۔ عہ یہ استعمال اکثر ہے۔ عہ جیسے شرح ابن الحاجب و صاحب اللباب وغیرہ (ترکیب صفحہ ۱۴۳) (و) حرف عطف مبنی بر فتح (با) حرف جار مبنی بر کسر (غیر) مفرد منصرف صحیح مضاف (ان) اسم مقصور حکماً مضاف الیہ مجرور تقدیراً۔ غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا۔ ثابت مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ضمیر (ھو) [illegible]

فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت دوم۔ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر جملہ اسمیہ خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ یا استانفہ ہوا۔ (اوشاف) مجرور صحیح مضاف (ان) مفرد منصرف اسم مقصور حکماً مجرور (یا) (آن یجیٔ) حرف (ان) معطوف علیہ (او) حرف تقدیراً معطوف (یجیٔ) تقدیر عطف مبنی بر سکون (اوشاک زیدا) معطوف تقدیراً معطوف مجرور معطوف سے مل کر مضاف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ مثال مفعولیت کی مثال۔ اسم مثالہ مضاف (ھا) ضمیر مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور متصل مضاف ضمیر محلاً مبنی بر (ضم)

(۲۴۵) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ النوع الثانی عشر الخ (۲۴۶)

معطوف مرفوع حرف عطف مبنی بر فتح تقدیراً (ق) اسم مقصور حکماً معطوف (طفق) (ق) حرف عطف تقدیراً مرفوع اسم مقصور مبنی بر فتح (اخذ) تقدیراً معطوف حکماً معطوف مرفوعاً تقدیراً معطوف اپنے معطوفات سے مل کر بدل علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مبدل منہ اپنے مرفوع محلاً مبدل منہ۔ ان اپنے اسم بدل سے مل کر خبر۔ ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد لفظ ہو کر مقولہ۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا استانفہ ہوا۔ (ھا) حرف عطف یا استینافیہ مبنی بر فتح (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذہ) اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً موصوف یا مبدل منہ یا معطوف علیہ

ترکیب صفحہ ۱۴۲

(۲۴۴ ×) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الذم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

وَهِيَ اربعةٌ الاول نِعْمَ اصله نَعِمَ بفتح الفاء وكسر العين فكسرت الفاء اتباعًا للعين ثم اسكنت العين للتخفيف فصار نِعْمَ وَهُوَ فعل مدح وفاعله قد يكون اسمَ جنسٍ معرفًا باللام مثل نعم الرجل زيد

[illegible]

ترکیب صفحہ ۱۴۲

ترکیب صفحہ ۱۴۲ (و) حرف عطف یا استینافیہ ... منفصل ... (ھی) ... مبتدا مرفوع محلاً ... (النائم) ... افعال ... خبر ... (الاول) ...

[illegible]

مسئلہ ۳ عامل (منتقیہ) عجل الکامل البشیر ... سمیہ جو جار ہے ... (ھی) کی یہ جملہ مبتدا ... اور ذیل خبر ... الرجل فعل فاعل ... التفصیل ... علی اصحاب ...

لا یخفی علیک ان الحکم ... یکون الجملۃ ... انشائیۃ ... الا بالتاویل ...

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

فالرجل مرفوع بانه فاعل نعم وزيد
مخصوص بالمدح مرفوع بانه مبتدأ
ونعم الرجل خبره مقدم عليه ومرفوع
بانه خبر مبتدأ محذوف وهو الضمير
تقديره نعم الرجل هو زيد فيكون على
التقدير الاول جملة واحدة وعلى التقدير
الثاني جملتين وقد يكون فاعله اسما مضافا

ترکیب صفحہ ۱۴۶

[illegible]

(۳۴) فجر ... موصول ... صلہ ... مفعول ... ظرف ... معطوف ... جملہ ... مبتدا ... (الرجل) ... مرفوع ... صحیح ... متصل ... مفرد منصرف ... ضمیر مجرور محلاً مبنی بر ضم

مضاف (ہ) ... مجرور محلاً ... مضاف الیہ ... مضاف الیہ سے مل کر ... راجع ہوئے ... مفرد منصرف ... مضاف الیہ ... مفعول ... اسم ... (ھو) ... اول مرفوع لفظاً ... صیغہ واحد ... متصل ... پوشیدہ ... ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ... فاعل مرفوع ... متصل ... مبتدا ... مبنی بر سکون ... جار مجرور مل کر ظرف لغو

(لقبیہ - صفحہ ۱۴۶) لفظاً صحیح مرفوع منصرف مفعول صیغہ واحد اسم مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے جار مبتدا - (با) حرف جار مبنی بر کسر (اَنّ) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ہ) ضمیر موصول خفی مبنی بر فتح اسم منصوب منصوب متصل راجع ہوئے محلاً مبنی بر ضم ... مفرد منصرف مبتدا - مقصد (۱) اسم مفعول صحیح مرفوع لفظاً اس میں صیغہ واحد مذکر ... متصل (ھو) ضمیر مرفوع نائب فاعل مرفوع پوشیدہ نائب فاعل راجع ہوئے محلاً مبنی بر فتح (لفظاً) مبتدا موصوف مقصد نائب فاعل اسم مفعول اپنے ... سے مل کر صفت موصوف

مقصد اپنی صفت سے مل کر خبر - اَنّ کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ - موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلاً - جار مجرور مل کر ظرف لغو - مرفوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (مرفوع) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع

ہوئے مبتدا ... مبنی بر ... (با) حرف جار مبنی بر ... بالفعل (اَنّ) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ہ) موصول حرفی مبنی بر ... اسم منصوب ضمیر منصوب متصل راجع ہوئے محلاً مبنی بر ضم ... مفرد منصرف مبتدا (خبر) مضاف (مبتدا) مرفوع لفظاً صحیح مجرور صحیح منصرف مفرد منصرف (محذوف) لفظاً موصوف صحیح مجرور لفظاً مفرد منصرف ... واحد مذکر اسم مفعول صیغہ واحد متصل اس میں (ھو) ضمیر مرفوع محلاً پوشیدہ نائب فاعل مرفوع مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف اسم مفعول اپنے نائب محذوف ... جملہ اسمیہ ہو کر فاعل سے مل کر شبہ ... صفت - مبتدا موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف - خبر مضاف الیہ سے مل کر خبر اپنے مضاف ... اَنّ کا اسم اپنی (۳۵)

احد وصفت مجرور لفظاً ... اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے موصوف - اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت - موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور - جار مجرور مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (علی) حرف جار مبنی بر سکون (النقل) مفرد منصرف صحیح مجرور (الثانی) اسم منقوص لفظاً موصوف - موصوف اپنی مجرور تقدیراً صفت - معطوف علیہ صفت سے مل کر معطوف ... اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو ... (جملۃ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (واحدۃ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت - موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف ... موصوف اپنی صفت سے مل کر ... علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (جملتین) تثنیہ منصوب لفظاً معطوف ... [illegible]

[illegible]

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

الی المعرف باللام نحو نعم صاحب الرجل
زید وقد یکون ضمیرًا مستترًا ممیزًا
بنکرۃٍ منصوبۃٍ مثل نعم رجلًا زید
والضمیر المستتر عائدٌ الی معهود
ذهنی وقد یحذف المخصوص اذا دل
علیه قرینۃ مثل نعم العبد ای نعم
العبد ایوب والقرینۃ

ترکیب
صفحہ ۱۴۸

ترکیب صفحہ ۱۴۸
(ہ) بمعنی یہ مبنی بر سکون (معرف)
(الی) حرف جار مبنی بر سکون (معرف) [illegible]
(ال) حرف تعریف مبنی بر سکون [illegible]
مفرد منصرف [illegible] مرفوع [illegible]
واحد مذکر مرفوع محلاً مبنی بر [illegible] (الاکرام)
نائب فاعل [illegible] حرف جار مبنی بر سکون [illegible]
موصوف صحیح [illegible] نائب فاعل [illegible] صفت
[illegible]

[illegible]

(صلی) مبنی بر فتح (فعل مدح) صیغہ واحد مذکر (العبد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ نعم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم۔ (الوہب) غیر منصرف مرفوع لفظاً مخصوص

سياق الآية وشرط المخصوص ان يكون مطابقا للفاعل في الافراد والتثنية والجمع والتذكير والتانيث مثل نعم الرجل زيد ونعم الرجلان الزيدان ونعم الرجال الزيدون ونعمت المرأة هند ونعمت المرأتان الهندان ونعمت النساء الهندات

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

(۳) اسم منقوص ... معطوف ... مبنی بر ... تابع (الھندات) ... کُلّا مجرور تقدیرًا ... (و) حرف عطف ... (النساء) ... (نعمت) ... اسم منقوص ... معطوف ... مثال ... مضاف ... اسم ... معطوفات ... مثال ... مفرد ... مضاف الیہ ... ضمیر ... متصل ... مرفوع ... مبتدا ... مثال ... مل کر

(بقیہ صفحہ ۱۵۰) (اللفظ) صفت موصوف مقدر (اللفظ) صفت موصوف سے ملکر مضاف الیہ اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ سے مل کر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ (اَنْ) ناصبہ موصو حرفی مبنی بر سکون (یکون) فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ فعل ناقص صیغہ واحد مذکر مرس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع ہوئے (المطالقا) منصوب المخصوص۔ صحیح منصوب لفظا منصرف ... اسم فاعل صیغہ واحد مذکر میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم یکون (ل) حرف جار مبنی بر کسر (الفاعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو اول (فی) حرف جار مبنی

برسکون (الافراد) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (التثنیۃ) مفرد منصرف صحیح معطوف مجرور لفظا (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الجمع) مفرد منصرف صحیح معطوف مجرور لفظا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (التذکیر) مفرد منصرف صحیح معطوف مجرور لفظا (و) حرف عطف مبنی بر فتح (التانیث) مفرد منصرف صحیح معطوف مجرور لفظا معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم مطلقا اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر

شبہ جملہ اسمیہ۔ یکون فعل ناقص ہو کر خبر۔ یکون اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ۔ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر تاویل مفرد ہو کر مرفوع محلًا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا (مثل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف۔ (نعم الرجل زید) مضاف الیہ محلًا مجرور تقدیرًا اسم مقصور (و) حرف عطف مبنی معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (نعم الرجلان الزیدان) معطوف محلًا مجرور تقدیرًا اسم مقصور (و) حرف عطف مبنی بر فتح (نعم الرجال الزیدون) اسم مقصور محلًا مجرور تقدیرًا معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (نعمت المرأۃ ہند) اسم مقصور محلًا مجرور تقدیرًا معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (نعمت المرأتان الھندان) (۲)

ترکیب صفحہ ۱۵۰

جملہ اسمیہ خبریہ ہوا مبنی بر ... (نعم) ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعل مدح) مفرد منصرف صحیح مرفوع ... (الرجل) نعم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم ... (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع ... مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر ... مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا انشائیہ ... جملہ سابقہ ... (نعم) ماضی معروف مبنی ... (الرجلان) فاعل ... (الزیدان) ...

المرأتان قبل مثنیٰ مرفوع بالف ما قبل مفتوح فاعل۔ نعمت فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم۔ (الھندان) مثنیٰ مرفوع بالف ما قبل مفتوح مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا دو جملے انشائیہ و خبریہ۔ (نعمت) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل مدح) صیغہ واحد مؤنث غائب (النساء) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظا فاعل۔ نعمت فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (الھندات) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظا مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا ترکیب سابق دو جملے ... مخصوص کے واحد مذکر ہونے کی صورت میں ... ضمیر (ھو) ... تثنیہ ہونے پر (ھما) ... اور جمع مذکر ہونے پر (ھم) اور واحد مؤنث ہونے پر (ھی) اور تثنیہ ہونے پر (ھما) اور جمع مؤنث ہونے پر (ھن)

النوع الثانی عشر
افعال المدح والذم

والثانی بئس وهو فعل ذم اصله بَئِسَ
مِنْ باب علم فکسرت الفاء لتبعیة العین
ثُمَّ اُسکنت العین تخفیفا فصار بِئْس
وفاعله ایضا احد الامور الثلثة المذکورة
فی نعم وحکم المخصوص بالذم کحکم المخصوص
بالمدح فی جمیع الاحکام المذکورة مثل
بئس الرجل زید وبئس صاحب الرجل زید
وبئس رجلا زید وبئس الرجلان الزیدان
وبئس الرجال الزیدون وبئست المرأة هند

ترکیب صفحہ ١٥٢

مضاف (بعض الرجال زيدٌ) اسم مقصود محلاً مجرور تقديراً - معطوف عليه (و) حرف عطف مبني بر فتح (بعض الرجال زيدٌ) اسم مقصود محلاً مجرور تقديراً معطوف (و) حرف عطف مبني بر فتح (بعض رجالٍ زيدٌ) اسم مقصود محلاً مجرور تقديراً - معطوف (و) حرف عطف مبني بر فتح (بعض الرجال الزيدان) اسم مقصود حكماً مجرور تقديراً

عطف (و) حرف عطف مبني بر فتح (بعض الزيدون الرجال) محلاً مجرور اسم مقصود (و) معطوف تقديراً مبني بر فتح حرف عطف (بعض المرأة هند) اسم مقصود محلاً مجرور تقديراً معطوف

عامل مائة متن جمل الكامل البشير

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

هند و بئست المرأتان الهندان و بئست النساء
الهندات والثالث ساء وهو مرادف
لبئس موافق له في جميع وجوه الاستعمال
والرابع حب بفتح الفاء او ضمها اصله حبب
بضم العين فاسكنت الباء الاولى وادغمت
في الثانية على اللغة الاولى او نقلت ضمتها
الى الحاء وادغمت الباء في الباء على اللغة الثانية

(۳) ...مضاف الیہ سے مل کر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو ... فاعل ... معطوف ... معطوف علیہ ... (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الرابع) ... مرفوع ... مبتدا ... مبنی بر ... مجرور لفظاً ... مفرد منصرف صحیح ... (الفاء) ... مضاف ... مضاف الیہ ... معطوف علیہ ...

(تقیہ صفحہ ۱۵۱) (الرجل) ... (پا بئس صاحب) فاعل
ترکیب سابق فعل فاعل
مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ اور
سے مل کر مبتدا محذوف
(زید) خبر اپنے مبتدا محذوف
(ھو) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
(بئس) ماضی معروف
فعل ذم صیغہ
مبنی بر فتح (رجل) میں
واحد مذکر غائب (ھو) پوشیدہ
ضمیر مرفوع متصل
مبنی بر فتح مرفوع محلاً ممیز
(رجلا) مفرد منصرف صحیح
منصوب لفظاً تمیز ممیز اپنی
تمیز سے مل کر فاعل فعل
ذم اپنے فاعل سے مل کر جملہ
فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم
(زید) مفرد منصرف صحیح
مرفوع لفظاً مخصوص بالذم
مبتدائے مؤخر مبتدائے مؤخر
مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ
اپنی خبر مقدم (بئس رجلا)
خبریہ ہوا یا فعل فاعل سے
ترکیب سابق
خبر مل کر جملہ فعلیات انشائیہ
اور

(زید) خبر اپنے مبتدا
محذوف سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا باقی امثلہ کی
ترکیب امثلہ نعم کی طرح
ہوگی صرف اتنا فرق ہے
کہ ان میں بئس وغیرہ کو
فعل ذم اور الزیدان
وغیرہ کو مخصوص بالذم کہا
جائے گا (و) حرف عطف
مبنی بر فتح (الثالث) مفرد
منصرف صحیح مرفوع لفظاً
مبتدا (ساء) اسم مقصور
محلاً مرفوع تقدیراً خبر مبتدا
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ معطوفہ ہوا (و)
حرف عطف مبنی بر فتح (ھو)
ضمیر مرفوع منفصل مبتدا
مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع
بسوئے ساء (مرادف)
مفرد منصرف صحیح مرفوع
لفظاً اسم فاعل
صیغہ

واحد مذکر اس میں پوشیدہ
ضمیر مرفوع متصل فتح راجع بسوئے
(ھو) مرفوع محلاً مبنی بر فتح
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر کسر (بئس)
مبتدا (ال) حرف جار (ھدیا) جار مجرور
مقصور محلاً مجرور اسم فاعل اپنے فاعل
اسم ظرف لغو اسم فاعل
مل کر ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ ہوکر
اور ظرف لغو سے مل کر (و) حرف عطف
پیوسہ معطوف علیہ (موافق) مفرد منصرف
مبنی بر فتح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ
صحیح مرفوع (ھو) ضمیر مرفوع متصل
واحد مذکر اس میں (ھو) مرفوع محلاً مبنی بر
پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر (ل) حرف جار
فتح راجع بسوئے مبتدا (ل) حرف جار
مبنی بر کسر (ہ) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً
مبنی بر ضم راجع بسوئے بئس جار مجرور
مل کر ظرف لغو اول متعلق حرف جار
مبنی بر سکون (جمیع) مفرد منصرف
صحیح مجرور لفظاً مضاف (وجوہ) جمع
منصرف مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف
(الاستعمال) مفرد منصرف
صحیح مجرور لفظاً مضاف
الیہ

(۴۴) (الثانیۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور (۴۴۳)

ترکیب
صفحہ ۱۵۴

موصوف اپنی
صفت سے مل کر نائب فاعل
(اسکنت) فعل مجہول اپنے نائب
فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ
ہوا (و) حرف عطف مبنی بر فتح
(ادغمت) فعل ماضی مجہول
مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب اس
میں (ھی) مرفوع متصل پوشیدہ
نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح
راجع بسوئے الباء الاولی (فی) حرف
جار مبنی بر سکون (الثانیۃ) مفرد
منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت موصوف
مقدر (الباء) کی موصوف مقدر اپنی
صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو
اول (علی) حرف جار مبنی بر سکون (اللغۃ)
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف
(الاولیٰ) اسم مقصور مجرور
تقدیراً اسم تفضیل
صیغہ واحد مؤنث
اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے
اسم تفضیل اپنے فاعل سے
موصوف اپنی صفت سے
مل کر صفت موصوف مل کر ظرف لغو دوم
مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو اور
(ادغمت) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور
دونوں ظروف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
(و) حرف عطف مبنی بر سکون (قلبت) فعل
ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب
(ضمۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف
(ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً
مبنی بر سکون راجع بسوئے الباء الاولیٰ
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل
(الی) حرف جار مبنی بر سکون (الکسرۃ) مفرد
منصرف صحیح مجرور لفظاً جار
مجرور مل کر ظرف لغو

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

وحبّ لا ينفصل عن ذا في الاستعمال و
هذا يقال في تقرير الافعال حبّذا وهو مرادف
لنعم وفاعله ذا والمخصوص بالمدح مذكور بعده
واعرابه كاعراب مخصوص نعم في الوجهين
المذكورين لكنّه لا يطابق فاعله في الوجوه
المذكورة مثل حبّذا زيدٌ

ترکیب صفحہ ۱۵۶

(۴) (ا) راجع ہوئے المخصوص بالمدح، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (ال) حرف جار مبنی بر فتح (عرفات) مخصوص مجرور نفظاً، مضاف الیہ، مخصوص منصرف ... مفرد منصرف صحیح ... مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ...

صفحہ ۱۵۷ (۱) ... جار مجرور مل کر فعل مضارع مجہول ... (یقال) ... صیغہ واحد ... مفرد منصرف ... (الاقتنال) ... مضاف الیہ ... مرفوع ... فاعل ... جار مجرور ... ظرف لغو ... متعلق ... فعل ... مبتدا مؤخر ... مفعول ... اسم ... منصرف صحیح مرفوع ... جملہ ...

عامل مائۃ تمیز مجرور الکامل التمییز

النوع الثاني عشر
افعال المدح والذم

وَحَبَّذَا الزَّيْدَانِ وَحَبَّذَا الزَّيْدُونَ وَحَبَّذَا هِنْدٌ وَحَبَّذَا الْهِنْدَانِ وَحَبَّذَا الْهِنْدَاتُ وَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ اسْمٌ مُوَافِقٌ لَهُ مَنْصُوبًا عَلَى التَّمْيِيزِ أَوْ عَلَى الْحَالِ مِثْلُ حَبَّذَا رَجُلًا زَيْدٌ وَحَبَّذَا رَاكِبًا زَيْدٌ وَحَبَّذَا زَيْدٌ رَجُلًا وَحَبَّذَا زَيْدٌ رَاكِبًا

ترکیب صفحہ ۱۵۸

(۲۴۹ X) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل (۲۴۴)

(بقیہ صفحہ ۱۵۸) (ذ) مضاف (ہا) مرفوع لفظاً مضاف الیہ ضمیر مجرور متصل مضاف راجع بسوئے مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع اپنے مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ حبذا مثال مضاف الیہ سے مل کر جملہ اسمیہ مضاف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی حبذا انشائیہ (حَبَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر فعل مبنی بر فتح (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (زید) مرفوع لفظاً مفرد منصرف صحیح مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا حبذا فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ اور (زید) خبر اپنے مبتدائے محذوف (ھو) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (حَبَّ) فعل ماضی معروف۔

مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (الزیدان) تثنیہ مرفوع بالالف قبل مفتوحہ مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا حبذا فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ اور (الزیدان) خبر اپنے مبتدائے محذوف (ھما) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (حَبَّ) فعل مدح ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً فاعل۔ فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (الزیدون)

جمع مذکر سالم مرفوع مخصوص بالمدح بواو ما قبل مضموم مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا حبذا فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ اور (الزیدون) ترکیب سابق جملہ فعلیہ انشائیہ اور خبر اپنے مبتدائے محذوف (ھم) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ان دونوں صورتوں میں یا تثنیہ اور جمع کی ضمیروں کا مرجع لفظاً تثنیہ اور مجموع ہیں اسی طرح اسم اشارہ تثنیہ اور تانیث میں بھی مطابقت نہیں۔ نظر بر آں تفصیل مطابقت کے لیے (ذا) کو حسب مقام (الرجلان) اور (الرجال) اور (المرأۃ) اور (المرأتان) اور (النساء) کے ساتھ جیسا ہے ویسا ہی رہے گا۔ (حَبَّ) فعل مدح ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً فاعل۔ فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (ھند) مفرد منصرف (۲۵)

(۲۴۳) جملہ انشائیہ اور اسمیہ خبریہ (حَبَّ) فعل مدح مبنی بر فتح (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً (۲۴۳ X)

نائب فاعل مرفوع ... نائب الفاعل مرفوع محلاً ... مبنی بر فتح راجع ... اسم بسکون (علی) ... حرف جار مبنی برسکون (التمییز) مفرد ... مجرور لفظاً جار مجرور مل کر معطوف ... علیہ (او) حرف عطف مبنی برسکون (الحال) مفرد منصرف ... حرف جار مبنی برسکون ... صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو ... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ... مستقر ... مفعول ... اسم ... فاعل ... فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ... معطوف ...

(۲۴۴) حَبَّ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم (زید) بہ ترکیب سابق مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا بطریق علوم دو جملے اول فعلیہ انشائیہ دوم اسمیہ خبریہ (حَبَّ) فعل مدح مبنی بر فتح (ذا) اسم اشارہ مبنی بر فتح مرفوع محلاً ممیز (رجلاً) بہ ترکیب سابق تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

واعلم انه لا يجوز التصرف في هذه الافعال غير الحاق التاء فيها ولهذا سميت هذه الافعال غير متصرفة

النوع الثالث عشر

افعال القلوب وانما سميت بها لان صدورها من القلب ولا دخل فيه للجوارح وتسمى افعال الشك واليقين

(۲) مجرور لفظاً ... جار مجرور ... ظرف مستقر ... دخل لام ... ثابت ... اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ... ضمیر مرفوع متصل ... فاعل ... مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ...

مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً

ترکیب صفحہ ۱۶۰

(تنبیہ صفحہ ۱۶۰) اشارہ ... (ذا) اسم ظرف ... مبنی بر سکون مجرود محلاً جار مجرور ... فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح ... (سمیت) فعل ماضی مجہول ... نائب فاعل ... (ذلک) اسم اشارہ مبنی بر سکون ... صیغہ واحد ... موصوف ... (الافعال) جمع مکسر منصرف ... معطوف علیہ ... بدل یا عطف بیان ... مجرور لفظاً ... صفت ... موصوف اپنی صفت سے ... معطوف علیہ ... عطف ... (غیر) ... مضاف ... (منصوص) ... مضاف الیہ ... منصوب ... صحیح ... مضاف ... مفعول بہ ... نائب فاعل ... مفعول بہ ... مضاف الیہ ... فعل مجہول ... نائب فاعل ... مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ... اور ظرف لغو ... مقدم ... (ع) ... النوع ... مفرد منصرف ... معطوف ہوا ... موصوف ... صحیح ...

مبنی بر فتح مرفوع محلاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا (افعال) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف (القلوب) جمع مکسر مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔ (ف) حرف استیناف مبنی بر فتح (ان) حرف مشبہ بالفعل مکفوف عن العمل مبنی بر فتح (ما) کافہ مبنی بر سکون (سمیت) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب (ھی) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے افعال القلوب باعتبار مصادق (ب) حرف جار زائد مبنی بر کسر (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً منصوب معنی مفعول بہ راجع ہوئے افعال القلوب باعتبار لفظ (ل) حرف جار مبنی بر کسر (ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی (صلہ ...) مفرد منصرف

صحیح منصوب ... (ھا) ... مضاف ... مضاف الیہ ... مجرور ... لفظاً مصدر ... متصل ... نائب ... اسم ... مل کر ... (القلب) ... جار مجرور ... مفرد ... ثابت ... اسم فاعل ... ضمیر ... (ھو) ... مرفوع ... (ل) ... مبنی بر فتح ... (دخل) ... مصدر ... نفی ... منصوب ... لا ... نافیہ ... صحیح ... جار ... مجرور ... ظرف ... (ب) ... اسم ... خبر ...

نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے افعال القلوب باعتبار المصداق (افعال) جمع مکسر منصرف منصوب لفظاً مضاف (الشک) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الیقین) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ (ل) حرف جار مبنی بر کسر (ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی (بعض) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مضاف الیہ ... افعال ... القلوب ... مضاف ... معطوف علیہ ... (و) حرف عطف مبنی بر فتح ... (بعض) ... مفرد ... (ھا) ضمیر ... منصوب ... مضاف الیہ ... متصل ... افعال القلوب ... معطوف ... (ال) ... جار ... (الشک) ... معطوف علیہ ... مبنی ... (و) حرف عطف مبنی بر فتح

(xx) اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، آن کا اسم اپنی خبر سے مل کر صلہ، آن موصول حرفی ...

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

ایضًا لانّ بعضها للشك وبعضها لليقين وهي تدخل على المبتدأ والخبر وتنصبهما معًا بان يكونا مفعولين لها وهي سبعة ثلثة منها للشك وثلثة منها لليقين وواحد منها مشترك بينهما

(٢٤٣) دونوں معطوف سے ملکر صفت۔ مسبعۃ موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر ھی مبتدا (٢٤٤)

(بقیہ صفحہ ١٦٣) ۵ ثلثۃ منہا للشک میں غالب مراد ہے کہ یہ تینوں شک میں مستعمل ہوتے ہیں کیونکہ (ظننت) انہیں میں سے ہے اور اسکو کبھی یقین میں بھی استعمال کرتے ہیں جیسے انی ظننت انی ملاق حسابیہ ایسے ہی (حسبت) اور (خلت) کو کبھی یقین میں استعمال کیے جاتے ہیں ١٢۔ ٦ قولہ ثلثۃ منہا للیقین۔ یہاں پر بھی وہی مراد ہے کہ یہ تینوں غالبًا یقین میں مستعمل ہوتے ہیں کیونکہ تسہیل میں فرمایا کہ (رایت) کا استعمال ظن میں جائز ہے اور منہل میں فرمایا کہ (علمت) بھی ظننت کے معنی میں آتا ہے۔ ١٠ اور آیت کریمہ فان علمتموھن مومنات فلا ترجعوھن الی الکفار سے استدلال کیا ہے

آیت میں علمتموا بمعنے ظننتموا ہے ١٢۔ ٧ بقرینہ سیاق بالظن اس مقام پر یقین سے مراد اعتقاد جازم ہے۔ خواہ مطابق للواقع ہو جیسے علمت اور وجدت وغیرہ کا استعمال اعتقاد جازم مطابق میں ہوتا ہے یا مطابق نہ ہو جیسے رأیت کہ اسکا استعمال مطابق اور غیر مطابق دونوں میں ہوتا ہے۔ جیسے آیت کریمہ یرونہ بعیدا ونراہ قریبا کہ اول غیر مطابق ہے اور ثانی مطابق ١٢۔

(ترکیب صفحہ ١٦٢) (ایضا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول مطلق (آض) مفرد، فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ

واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل مرفوع محلا مبنی بر فتح پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے تسمیۃ۔ آض فعل ماضی اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے افعال القلوب (تدخل) فعل مضارع معرف مرفوع لفظا صحیح مجرد (از ضمائر بارزہ) مرفوع صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا (علی) حرف جار مبنی برسکون (المبتدأ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الخبر) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر (مع)

(٢٤٥) الشاہد ھو الیقین۔ (م) حرف جار مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی برسکون ہما اپنے مضاف الیہ سے (٢٤٦)

ترکیب صفحہ ١٦٢

(٢٤٧) اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

النوع الثالث عشر افعال القلوب

اما الثلثة الاول فحسبتُ وظننتُ و
خلتُ مثل حسبت زيدًا فاضلًا وظننتُ
بكرًا نائمًا وخلتُ خالدًا قائمًا وظننت اذا
كان من الظنة بمعنى التهمة لم يقتض المفعول
الثاني مثل ظننت زيدًا اى اتهمته واما الثلثة
الثانية فعلمتُ ورأيتُ ووجدتُ مثل علمتُ زيدًا
امينًا ورأيتُ عمرًا فاضلًا ووجدتُ البيتَ رهينًا

[illegible]

(۳۰) اینما اسم موصول ... اور مفعول فیہ مقدم ... شرط ... (المرتفض) ... فعل مضارع معروف ... صیغہ واحد ... متصل ... مرفوع محلاً مبنی بر فتح ... (المفعول) ... اسم مفعول ... منصوب لفظاً ... (الثانی) ... موصوف ... صفت ... مفعول بہ ... فاعل ...

[illegible]

(بقیہ صفحہ ۱۶۴) (زلیخا) مفعول بہ اول منصوب لفظاً ...

(خلت) افعال قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم متصل بارز ...

[illegible]

(۳۰۳) راجع بسوئے عمراً صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر مفعول بہ دوم ۔ رأیت فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ

[illegible]

ترکیب
صفحہ ۱۶۴

[illegible]

(۳۰۴) صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے البیت ۔ رهین اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر مفعول

[illegible]

النوع الثالث عشر افعال القلوب

وعلمت[۱] قد یجی بمعنی عرفت نحو علمت زیداً ای عرفته[۲] ورأیت[۳] قد یکون بمعنی ابصرت کقوله تعالیٰ فانظر[۴] ماذا تریٰ ووجدت قد یکون بمعنی اصبت مثل وجدت الضالة[۵] ای اصبتها

۱ قولہ وعلمت قد یجیٔ یہاں سے بعض دیگر مذکورہ افعال قلوب کے جن کے اعتبار معانی بیان کرتے ہیں جن کے اعتبار سے متعدی بدو مفعول نہیں ہوتے بلکہ صرف ایک مفعول کی جانب متعدی ہوتے ہیں۔ اور بعض معانی ایسے بھی ہیں جن کے اعتبار سے متعدی بیک مفعول بھی نہیں ہوتے۔

(۲۴) خبریہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (اصبت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون (۲۴۲)

(بقیہ صفحہ ۱۶۶) مَا ذَا التوانی اور مَا ذَا میں ما استفہامیہ الوقوف میں (۲) ما موصولہ جیسے لاتسألون اور (ذا) موصولہ (۳) مجموعہ المرء مَا ذَا یحاول (۴) مجموعہ ماذا جیسے ماذا ذا حثت استفہامیہ جیسا ماذا اور ذا زائدہ ہو استفہامیہ اور ذا زائدہ۔ آیت میں (۴) ما استفہامیہ جیسے مَا ذَا صنعت میں۔ کہ چاروں وجہ درست ہیں۔ قولہ الضالۃ۔ ضال کی مؤنث ہے اور اس گمشدہ چیز کو بھی کہتے ہیں جس کی تلاش کیلئے یہاں یہ ہی مراد ہے اور اس کو مؤنث یا نوشی پر کچھ بھی کہتے ہیں جو اپنے مالک سے جنگل میں بھاگ گیا ہو۔ اور حقا لفظ کے لغوی معنی مذکر و مؤنث دونوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور ضالۃ کی جمع ضوال آتی ہے یہ قولہ ای اصبتہا۔ اصابۃ بمعنی پانا۔ فتن سے ماخوذ ہے اور اس کے معنی میں ادراک اور داخل ہونا بھی آتا ہے۔ البناء ترکیب صفحہ ۱۶۶ رواں حرف

علف مبنی بر فتح (علمت) اسم مقصور محلا مرفوع تقدیراً مبتدا (قد) حرف تقلیل مبنی بر سکون (یجیئی) فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہے مبتدا (ما) حرف جار مبنی بر کسر (معی) اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف (عرفت) اسم مقصور محلا مجرور تقدیراً مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوا جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا یجیئی فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا ۲ یعنی جاری مجرا اسم مجرور ہونے لفظاً

(۲۴) فعل مضارع مجرور فعل (...) معنی (...) فاعل (...) فاعل (نا) ضمیر مرفوع متصل بارز محلا مبنی بر سکون مبنی بر فتح راجع (ها) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ (۴۵)

مضاف (علمت) (لیلا) اسم مقصور محلا مجرور تقدیراً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور مثال صحیح مرفوع مضاف مفرد منصرف متصل مفعول کی۔ مثال (ھا) ضمیر مجرور متصل لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مبنی بر ضم راجع ہے مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع ہے مثال مضاف کا معنی عرفت آنا مثال علمت کا معنی مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا مبتدا اپنی خبر سے ملکر (علمت) فعل برتقدیر ارادہ معنی صیغہ واحد ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی برائے واحد متکلم صحیح منصوب ضمیر (زیاد) مفرد منصرف بہ ضمیر (ک) علمت فعل اپنے لفظاً مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ فاعل اور مفعول بہ مبنی بر سکون ہوا۔ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (عرفت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم (ھا) ضمیر منصوب متصل (۴۵)

(۲۴) ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر ارادہ معنی۔ (وجدت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (۲۴)

مضاف الیہ اور معمولہ مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوا جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابت) متعلق ثابت مفرد منصرف صحیح (ثابت) بتقدیر۔ ثابت اسم فاعل صیغہ واحد مذکر مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا مقدر مثالہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مثالہ متعلق کی۔ مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بے (رویۃ) کا معنی بالبصارۃ منا۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (وجدت) اسم مقصور محلا مرفوع تقدیراً مبتدا (قد) حرف تقلیل مبنی بر سکون (یکون) فعل مضارع صحیح مجرد معروف مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص) اسمیں (ھو) از ضمائر بارزہ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہے مبتدا (ما) حرف جار مبنی بر کسر (معی) اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف (اصبت) اسم مقصور محلا مجرور تقدیراً مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوا جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتا) متعلق کا مثالہ اسم فاعل مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہے اسم یکون۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر

ترکیب صفحہ ۱۶۶

(۲۴۴) صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون راجع ہوئے الضالۃ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

النوع الثالث عشر افعال القلوب

فانّ كلّ واحدٍ من هذهِ المعانى لا يقتضى الّا متعلّقاً واحداً فلا يتعدّى الّا الى مفعولٍ واحدٍ والواحد المشترك بينهما هو زعمت مثل زعمتُ اللّٰه غفوراً فهو لليقين و زعمتُ الشيطان شكوراً فهو للشّك

ترکیب
صفحہ ۱۶۸

(القیت) صفحہ ۱۶۸) فاعل مرفوع
متصل پوشیدہ راجع ہوئے موصوف
مبنی ... اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر
اسم ... صفت ... مضاف
...

عامل مائۃ متن تجلیۃ الکامل البشیر

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

وفی هٰذه الافعال لا یجوز الاقتصار علی احد المفعولین لانهما کاسم واحد لان مضمونهما معاً مفعول به فی الحقیقة وهو مصدر المفعول الثانی المضاف الی المفعول الاول اذ معنی علمت زیداً فاضلاً علمت فضل زید فلو حذف احدهما کان

قولہ لا یجوز الاقتصار — اقتصار کے معنی ہیں کسی چیز کو بغیر قرینہ حذف کر دینا۔ اور قرینہ کے ساتھ حذف کرنے کو اختصار کہتے ہیں ... اختصار جائز ہے۔

سوال: اس حذف کے عدم جواز کی وجہ کیا ہے۔ حالانکہ ان کے دو مفعول اصل میں مبتدا و خبر ہوتے ہیں ... جواب: وجہ یہ ہے کہ دونوں مفعول بمنزلہ اسم واحد کے ہیں۔

دونوں کا مضمون فی الحقیقت مفعول بہ ہے اور وہ مفعول ثانی کا مصدر ہے جو مفعول اول کی طرف مضاف ہے جیسے علمت زیداً قائماً میں قیام زید مضمون ہے اور یہی فی الحقیقت مفعول ہے۔

جواز اور عدم جواز افادہ اور عدم افادہ پر موقوف ہیں۔ کلام کا مخاطب کو فائدہ بخشنا ... اور وہ شخص اس وقت مفید ہوتا ہے ...

کسی انسان کو مطلقاً علم و ظن سے خالی نہیں سمجھا جاتا۔ مطلق علم و ظن کا اخبار اس کے حق میں کسی طرح مفید ہوگا۔ البتہ علم خاص اور ظن خاص کے ساتھ متصف ہونا نہیں سمجھا جاتا تو علم خاص اور ظن خاص کا اخبار اس کے حق میں مفید ہوگا۔ اور علم خاص یا ظن خاص کا اخبار اس وقت ہوگا جبکہ علمت اور ظننت کے دونوں مفعول مذکور ہوں یا محذوف ہوں تو دونوں پر قرینہ دلالت کرتا ہو۔ اور جبکہ نہ مذکور ہوں نہ قرینہ دلالت کرتا ہو تو مطلق علم و ظن کے ساتھ اخبار ہوگا جو مخاطب کے حق میں ...

(٣٤×) مبنی بر سکون (حذف) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (ادخل) مفرد (٣٩٥×)

(بقیہ صفحہ ١٧٠) (ظن الشیء منتهیا ابلغ) مفعول (الرسول الخ) منتهیا (انقلاب) ہے اور منتهیا اول محذوف ہے قرینہ ما قبل اور مفعول ثانی بقرینہ ظننتم ان وہ یہ ہے بل ظننتم ان لن ینقلب الرسول والمؤمنون الی اهلیهم ابدا اور ظن (الشیء) مفعول مطلق ہے ای کتاب اے نوع ہے اور جیسا کہ (امرباتہ سنة × ترک) حجہم اسی محسب ہے عادا علی وتحسب اوجہم اولا فقیل مفعول اول (اعلی القرینة) اور مفعول ثانی (عادا) مثل مشہور محذوف ہے۔ اسی طرح من یسمع یخل ای یخل مفعول محذوف ہیں یا ای یخل مسموعه صادقا اول مفعول اور دوم ہے بقرینہ (یسمع) ہے۔ اور دوسرے اور اس کے ساتھ حال مخاطب کی سے ہم اور غلط ملط دیکھنے کی وجہ سے یہ اقتضاء ہے ہے اے ہوا ہے

کذا فی حاشیة الصبان وغیرها ١٢ قوله (ولا غیرهما الخ) اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مفعول اول مفعول ثانی کے لئے وسیلہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ان افعال کی تاثیر باعتبار حقیقت مفعول ثانی میں محقق ہے چنانچہ یہ بات مصنف کے قول (وهو مصداق المفعول الثانی الخ) سے واضح ہے تو وہی مقصود ہوا از اول پس اگر ثانی بدون اول مذکور ہو تو ذکر مقصود بدون وسیلہ لازم آئیگا اور اگر بدون ثانی مذکور ہو تو ذکر وسیلہ اور ترک مقصود لازم آئیگا۔ جو دونوں باتیں روا نہیں ١٢ ہ قوله وهو مصداق الخ اخذ مضمون کا یہ طریقہ ہوا ہے جملہ مفعول ثانی مشتق ہو اور جب مشتق نہ ہو تو جملہ ۔۔۔

هذا ذلیل ۔۔۔ مصدر ای ادہ مفعول ثانی میں پائے جانے مصدر کو مثال مذکور میں بنایا گیا ہے تو ذلیل ہے مصدر ذلیل جو ظاہر ہوتا ہے مصدر مفعول ثانی بنا کر ترجمہ کیا جائیگا ظاہر ہے۔

ترکیب صفحہ ١٧٠

(و) حرف عطف یا استئناف مبنی بر فتح (ما) حرف جار مبنی بر سکون (ها) حرف (فی) حرف جار مبنی بر سکون (ذلک) اسم اشارہ مبنی تثنیہ مبنی بر سکون یا موصوف یا مبدل منہ بر سکون مجرور محلا موصوف (الافعال) اجمع مکسر یا معطوف علیہ (الافعال) یا مبدل یا عطف منصرف مجرور لفظا صفت یا مبدل منہ بیان موصوف اپنی صفت سے یا مبدل منہ بیان سے یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو متعلق (لا یجوز) نفی فعل مضارع معروف مفرد منصرف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر (الا قتصار) مفرد منصرف صحیح مجرور مرفوع لفظا مصدر (علی) حرف جار مبنی بر سکون (احد) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف (المفعولین) تثنیہ مجرور یا قبل مفتوح

(٣٣) منصوب لفظا مصدر مضاف (ذلیل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مرفوع معنی (٣٩٣)

ترکیب صفحہ ١٧٠

(٣٣×) منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف (هما) میں (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے المفعولین (م) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون مضاف

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

تحذف بعض اجزاء الكلمة الواحدة وإذا توسّطت هٰذه الافعال بين مفعوليها او تأخّرت عنهما جاز ابطال عملها مثل زيد ظننت قائم وزيدا ظننت قائما وزيد قائم ظننت وزيدا قائما ظننت فاعمالها وابطالها حينئذ متساويان وقال بعضهم ان اعمالها اولى على تقدير التوسّط وابطالها اولى على تقدير التأخر

ترکیب
صفحہ ۱۷۲

(ص ص) (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع ہے ہٰذہ الافعال مضاف اپنے مضاف الیہ سے

فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر

(ص۱۰م) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوا جار مجرور سے ملکر ظرف لغو۔ (اولی) اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر معطوف علیہ

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

وَاِذَا زِيْدَتِ الْهَمْزَةُ فِيْ اَوَّلِ عَلِمْتُ وَرَاَيْتُ صَارَا مُتَعَدِّيَيْنِ اِلٰى ثَلٰثَةِ مَفَاعِيْلَ نَحْوُ اَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا وَاَرَيْتُ عَمْرًا خَالِدًا عَالِمًا فَزِيْدَ فِيْهِمَا بِسَبَبِ الْهَمْزَةِ مَفْعُوْلٌ اٰخَرُ لِاَنَّ الْهَمْزَةَ لِلتَّصْيِيْرِ فَمَعْنَى الْمِثَالِ الْاَوَّلِ حَمَلْتُ زَيْدًا عَلٰى اَنْ يَعْلَمَ عَمْرًا فَاضِلًا وَمَعْنَى الْمِثَالِ الثَّانِيْ حَمَلْتُ عَمْرًا عَلٰى اَنْ يَعْلَمَ خَالِدًا عَالِمًا وَذٰلِكَ مَخْصُوْصٌ بِهٰذَيْنِ الْفِعْلَيْنِ دُوْنَ اَخَوَاتِهِمَا وَهٰذَا مَسْمُوْعٌ مِنَ الْعَرَبِ خِلَافًا لِلْاَخْفَشِ

للعه اى دخول الهمزة فى الفعلين (يعنى دونوں فعل میں ہمزہ کا دخول عرب سے مسموع ہے

ترکیب

صفحہ ۱۲۲

(بقیہ صفحہ ۱۲۲) (اعلمت)
برائے تقدیر ارادہ معنی بر سکون
فعل ماضی معروف مبنی بر سکون
صیغہ واحد متکلم (تُ) ضمیر مرفوع
متصل بارز برائے واحد متکلم
مرفوع محلاً مبنی برضم (زیداً) مفرد
منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول
اول (عمراً) مفرد منصرف صحیح
منصوب لفظاً مفعول بہ ثانی
(فاضلاً) مفرد منصرف صحیح
منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ
واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل

مفعول بہ اول (خالداً)
مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً
مفعول بہ ثانی (عالماً) مفرد
منصرف صحیح منصوب لفظاً
اسم فاعل صیغہ واحد مذکر
اس میں (هو) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح لازم جیسے
خالقٌ اسم فاعل اپنے
فاعل سے مل کر مفعول بہ ثالث
اریت فعل اپنے فاعل اور
تینوں مفعول بہ سے مل کر جملہ
فعلیہ خبریہ ہوا

(وهو) مبنی بر سکون منصوب محلاً مقولہ یا قول فعل اپنے فاعل اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

النوع
الثالث عشر
افعال القلوب

فانه[١] اجاز زيادة الهمزة في جميع[٢] هذه الافعال قياسا على علمت ورأيت نحو اظننت واحسبت واخلت واوجدت وازعمت زيدا عمرا فاضلا وانبأ ونبأ واخبر وخبر ايضا تتعدى الى ثلثة مفاعيل اعلم انه لا يجوز[٥] حذف المفعول الاول من المفاعيل الثلثة

(صفحہ ۱۷۶) (تفیۃ ہے جیلالہ وظلمان میں لیلیٰ تھا) کا لقب ہے اور اس (ہمانا) میں تنازع ہے مقام ظرفیت پر ہونے کی وجہ سے ... (انعال) اسے متعلق ہے ... (اعملی) بمعنی اعطی باعتبار اس کے معنیٰ مصدری ... اور (قبلیت) (افعال) ... (اور (اعطی) ... (ظلمانا) کا اسم اور (خبر) ... (ظلمانا) ... منصوب ... مفعول ثانی ... اور ... (اعطیت) ... سوال ... (مفعولیها الاول) یعنی (اعطیت) افعال

متعدی بر مفعول کا مفعول اول باب اعطیت کے ہر دو مفعول کی طرح ہے کہ اول کا حذف بدون ثانی اور ثانی کا حذف بدون اول جائز ہے تو افعال متعدی بر مفعول کے مفعول کا حذف بھی جائز ہوا۔ اور مصنف کے اس قول میں عدم جواز تفصیص ہے تو دونوں قول میں توفیق کس طرح ہوگی۔ جواب ان افعال کے مفعول اول کو حذف کرنے میں اختلاف ہے جمہور کے نزدیک جائز ہے اسی کو اکثر اور اس کی شروح میں اختیار کیا گیا۔ اور یہی مسلک مبرد اور ابن کیسان کا ہے۔ ابن مالک نے اسی کو ترجیح دی۔ جرمی کے نزدیک جائز نہیں۔ اسی کو ابن الفقوا میں نے اختیار کیا۔ اسی کو شارح نے یہاں پر بیان کیا ہے تفصیل یہ ہے کہ افعال متعدی بر مفعول کے مفاعیل کو حذف کرنے میں چار مذہب ہیں۔ (۱) یہ کہ اول مفعول کا حذف جائز ہے ثانی و ثالث۔ اور ثانی و ثالث کا حذف جائز ہے ... ذکر اول ... معلوم ہے ... مفعول ثانی

ثالث ہے کلام ... اور دوسری کا حذف ... مفعول اول ... ابن کیسان صورت میں ... ابن مالک نے ... ہے ... کا حذف جائز ... اور ... مفعول اول ... دوسرے ... آخرین کا ... فاعل ... اسی ... مفعولین کی طرح ... ابن الباذش ... عصفور ... حذف ... کا حذف ... جائز ... آخرین ... مفعولین کے ... علمت ... (۲۵)

(۲۴) (اعلم) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اسمیں (انتَ) پوشیدہ جسمیں (انْ) ضمیر مرفوع متصل

فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور مفعول لہ ... اور ظرف لغو ... مفعول ... ملکر ... اپنے معطوف ... مجرور ... (ثبت) ... معطوف علیہ ... (علمت) ... منصوب لفظا مصدر (علمی) ... مفعول بہ (قیاسا) ... اپنے مضاف الیہ ... ظرف لغو ... زیادہ مصدر

ترکیب
صفحہ ۱۷۶

۲۲۳

(۲۲۳) (حذف) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف (المفعول) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف (الاول) ... مجرور لفظا بکسرہ اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو)

لكن يجوز حذف المفعولين الاخيرين معًا
ولا يجوز حذف احدهما بدون الاخر كما مر

اما القياسية فسبعة عوامل

الاول منها الفعل مطلقا سواء كان
لازما او متعديا ماضيا كان او مضارعا
امرا كان او نهيا كل فعل

الاول من العوامل القياسية الفعل

[illegible]

ترکیب صفحہ ۱۷۸

(بقیہ صفحہ ۱۷۸) مرفوع لفظاً معطوفا مفرد منصرف صحیح مضاف (احلی) معنی بنا بر مضاف منصوب مضاف الیہ مجرور لفظاً مفعول بہ مضاف (ھما) میں (ھما) ضمیر مضاف الیہ مجرور محلاً مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسرہ راجع لیکن المفعولین (م) حرف جار مبنی الاخیرین علامت تثنیہ مبنی بر فتح (ا) علامت حرف جار مبنی بر سکون (یا) مضاف الاخوال غیر (دونِ) مضاف مجرور لفظاً بکسرہ منصرف دخول الف لام بوجہ تفضیل اسم واحد مذکر اس میں صیغہ متصل پوشیدہ ضمیر مرفوع (ھو) محلاً مبنی بر فتح فاعل مرفوع موصوف مقدر راجع ہوئے المفعول سے اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ صفت موصوف ہو کر (المطعول) کی موصوف مقدر اپنی صفت سے

مل کر مضاف الیہ۔ (دونِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ حذف مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر فاعل کا تجویز فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ (ش) حرف جار مبنی بر فتح (ما) اسم موصول مبنی بر سکون (صح) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم موصول۔ پھر فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا

ثابت مفرد منصرف اسم فاعل صیغہ صحیح مرفوع لفظاً۔ (ھو) ضمیر مرفوع واحد مذکر اس میں فاعل مرفوع محلاً متصل پوشیدہ راجع ہوئے مبتدأ مقدر مبنی بر فتح۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف (ھذا) اسم فاعل شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مستقر سے مل کر مبتدأ اپنی خبر سے ہذا ترکیب معلوم۔ (کما) کو ظرف مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (زینی زادہ) لغو قرار دینا درست نہیں ہے۔ (الخ) (اما) اما القیاسیۃ فعل شرط حرف شرط مبنی بر سکون۔ (القیاسیۃ) مفرد محذوف لزوماً۔ اسم منسوب منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ (ھی) ضمیر صیغہ واحد مؤنث اس میں نائب فاعل مرفوع متصل پوشیدہ راجع ہے جو موصوف مرفوع محلاً مبنی بر فتح۔ اسم منسوب اپنے مقدر (العوامل) صفت موصوف نائب فاعل سے مل کر مبتدأ۔ مقدر اپنی صفت سے مبنی بر فتح (فا) جزائیہ (۳)

(۴۴) جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔

[illegible]

[illegible]

معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف مبنی (کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے الفعل۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ تاویل مفرد ہو کر مبتدأ کے مؤخر خبر (سواء) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر مقدم محذوف۔ مبتدأ مؤخر جملہ مقدم محذوف سے مل کر جملہ اپنی خبر مقدم بینیہ ہوا (لا من) اسمیہ خبریہ صحیح منصوب لفظاً مفرد منصرف علیہ (او) حرف عطف معطوف علیہ (رھیا) مبنی بر سکون (ھیا) حرف جار مفرد منصرف صحیح مجرائے

معطوف معطوف منصوب لفظاً معطوف مل کر جملہ علیہ اپنے معطوف سے مل کر معروف مبنی بر (کان) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعل فتح) اس میں (ھو) ضمیر ناقص اسم مرفوع متصل پوشیدہ راجع ہوئے مرفوع محلاً مبنی بر فتح فعل ناقص اپنے اسم (الفعل۔ کان) جملہ فعلیہ تاویل مفرد اور خبر سے مل کر (سواء) مؤخر مبتدأ کے مؤخر مبتدأ جو کر مقدم ۔ جملہ اسمیہ معلوم خبر مقدم سے مل کر مفرد منصرف اپنی خبر بینیہ ہوا۔ (کل) مضاف (فعل) خبر مرفوع لفظاً مضاف مجرور صحیح مفرد منصرف لفظاً

الأول من العوامل القياسية الفعل

يرفع[١] الفاعل نحو قام زيدٌ وضرب زيدٌ وأما إذا كان متعديا فينصب المفعول[٢] أيضا مثل ضرب زيد عمرا ولا يجوز تقديم[٣] الفاعل على الفعل بخلاف المفعول فإن تقديمه[٤] عليه جائز ولا يجوز[٥] حذف الفاعل بخلاف المفعول فإن[٦] حذفه جائز نحو ضرب زيدٌ والثاني المصدر[٧]

ترکیب صفحہ ۱۸۰

(بقیہ صفحہ ۱۸۰) فعل کا
راجع ہوئے (ربّا) مثال
فاعل کو رفع (دینا) مثال
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا اپنی
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ
(فاما) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر
غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل
فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف
فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد ...

پوشیدہ فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم کان
اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر کان فعل
ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر
مضاف الیہ۔ (اذا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے
مل کر مفعول فیہ مقدم (فا) جزائیہ مبنی بر فتح
(ینصب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد
از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب
اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم کان
(ال) بمعنی الذی اسم موصول مبنی بر سکون
(مفعول) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم
مفعول صیغہ واحد مذکر (با) حرف جار مبنی بر کسر
(ہ) ضمیر مجرور متصل مجرور باعتبار محل قریب
مرفوع باعتبار محل بعید نائب فاعل، جار مجرور
مل کر ظرف لغو اور نائب فاعل ۔ اسم مفعول اپنے
اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ ینصب

الثاني من العوامل القياسية المصدر

وهو اسم حدث اشتق منه الفعل وانما سمي مصدرا لصدور الفعل عنه فيكون محلا له قال البصريون ان المصدر اصل والفعل فرع لاستقلاله بنفسه وعدم احتياجه الى الفعل بخلاف الفعل فانه غير مستقل بنفسه ومحتاج الى الاسم وقال الكوفيون ان الفعل اصل والمصدر فرع لاعلال المصدر

ع٥ اور جب مصدر محل فعل ہوا تو دیگر مشتقات کا بھی محل بدرجہ اولیٰ ہوگا۔١٢

ترکیب
صفحہ ۱۸۲

(بقیہ صفحہ ۱۸۲) بنفسہ) استقلالہ یہ عطف تفسیری ہے کے لئے قولہ ومحتاج الی کے لئے قولہ مستقل الاسم یہ اغیر عطف تفسیری ہے بنفسہ) کے لئے قولہ الکوفیون ہے اس سے مراد، مبرد، کسائی، فراء، ثعلب، اور ان کے متبعین ہیں ۱۲۰

ترکیب صفحہ ۱۸۲
(و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع متصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے المصدر (اسم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مفرد منصرف صحیح مجرور (حدث) مفرد منصرف اسم مضاف الیہ سے ملکر موصوف لفظاً مضاف الیہ اپنے مضاف الیہ سے ملکر موصوف (اشتق) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (من) حرف جار مبنی بر سکون (ہ) ضمیر متصل مجرور محلاً مبنی

بر ضم راجع بسوئے موصوف جار مجرور ملکر ظرف لغو (الفعل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل (اشتق) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (ان) حرف مشبہ بالفعل مکفوف عن العمل۔ مبنی بر فتح (ما) کافہ مبنی بر سکون (سمی) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب مستتر (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم حدث (اسم) حرف جار مبنی بر فتح مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً

مفعول بہ (ل) حرف جار مبنی بر کسر (صدور) مفرد منصرف صحیح مصدر مضاف (الفعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت (عن) حرف جار مبنی بر سکون (ہ) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم حدث الخ جار مجرور ملکر ظرف لغو صدور مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو سمی فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا (ک) ضمیر مبنی بر فتح (یکون) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع لفظاً مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم حدث الخ (ک) جار (ل) مبنی بر فتح منصوب لفظاً خبر (ل) حرف جار مبنی بر کسر (ہ) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے الفعل جار مجرور ملکر ظرف لغو

(۳۴۴) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر (ل) حرف جار مبنی برکسر (اعلال) مفرد منصرف صحیح (۳۴۴)

باعلاله وصحته بصحته نحو قام قياما و
قاوم قواما أعل قياما بقلب الواو فيه ياء
بقلب الواو الفا في قام وصح قواما لصحة قاوم
ولا شك ان دليل البصريين يدل على اصالة
المصدر مطلقا ودليل الكوفيين يدل على
اصالة الفعل في الاعلال فلا تلزم منه اصالة
مطلقا ولو كان هذا القدر يقتضي الاصالة

الثاني
من العوامل القياسية
المصدر

ترکیب صفحہ ۱۸۴

(۴۳) استیناف مبنی بر فتح (لَو) حرف شرط مبنی بر سکون غیر عامل (کَانَ) فعل ناقص مبنی بر فتح (هَا) حرف تنبیہ مبنی

(۴۵) مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان (الاصالۃ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً

(بقیہ صفحہ ۱۸۴) معطوف علیہ (وَ) حرف عطف مبنی بر فتح (قَاوِمْ) معطوف

(الَّذِیْ) ... فاعل ... مفعول مطلق ... منصوب لفظاً ... مبنی بر فتح ... جار مجرور ... مضاف الیہ ... مضاف ... مفعول بہ ... صحیح مجرور لفظاً ... نکرہ ... (قِیَامًا) ... مطلق ... تام

(الْعِلْمَ) صحیح منصوب لفظاً ... مفعول بہ ... (لِ) حرف جار ... (قَاءِمًا) ... فاعل ... ظرف لغو ... مفعول مطلق ... مضاف الیہ ... منصوب

(يَلِيْقُ) فعل مضارع ... صیغہ واحد مذکر غائب ... (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً ... مبنی بر فتح ... (اَصَالَۃِ) مصدر ... مضاف الیہ ... صحیح مجرور لفظاً ... ذوالحال ... حال

الثاني من العوامل القياسية المصدر

يلزم ان يكون يعد بالياء واُكرم متكلما بالهمزة اصلا وباقى الامثلة فرعا ولا قائل به احد اعلم ان المصدر يعمل عمل فعله فان كان فعله لازما فيرفع الفاعل فقط مثل اعجبنى قيام زيد

ھ قولہ ولا قائل بہ احد یعنی علمائے صرف میں سے کوئی بھی اس بات کا قائل نہیں کہ (یعد) اعلال میں اصل ہے اور (اکرم) اعلال میں فرع۔ اور ان دونوں کے نظائر ہیں

نظائر سے مراد وہ صورتیں ہیں جو دونوں میں مشابہت پر دلالت کرتی ہیں

ھ قولہ یعمل عمل فعلہ یعنی جو فعل مصدر سے مشتق ہو مصدر اسی جیسا عمل کرتا ہے

ترکیب صفحہ ۱۸۶

ترکیب صفحہ ۱۸۶ (۱)
(یلزم) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع
لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (ان) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون
(یکون) فعل ناقص مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب
لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (بعل) اسم مقصور حکماً مرفوع تقدیراً۔
ذوالحال (با) حرف جار مبنی بر کسر (الیاء) مفرد منصرف
صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتا) متعلق کا
ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع
ہوئے ذوالحال۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر حال۔ ذوالحال
اپنے حال سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اکرم)
اسم مقصور حکماً مرفوع تقدیراً ذوالحال (متکلماً)

مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً حال اول۔ اصل میں
عبارت یوں تھی (صیغۂ متکلم) مضاف کو حذف کر کے مضاف
الیہ کو اسکے قائم مقام کر دیا اور مضاف کا اعراب (نصب)
مضاف الیہ کو دیدیا۔ تو درحقیقت حال (صیغۂ متکلم)
ہے۔ ورنہ (متکلماً) کا حال بننا درست نہیں تھا مثل۔
(با) حرف جار مبنی بر کسر (الھمزۃ) مفرد منصرف
صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتا)
مقدر کا۔ ثابتا مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل
صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے ذوالحال۔
اسم فاعل اپنے فاعل

اپنے ظرف مستقر سے ملکر حال ثانی اول
ملکر حال دوم۔ اسکو حال اول قرار دینا درست نہیں ہے کہ
میں ضمیر تک نہیں ہے۔ فتفکر
اکرم ذوالحال اپنے دونوں حال سے ملکر معطوف۔ یعنی معطوف علیہ اپنے
معطوف سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (باقی) اسم منقوص
مرفوع تقدیراً مضاف (الامثلۃ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً مضاف الیہ
باقی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف
سے ملکر اسم (یکون) (اصلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ
(و) حرف عطف مبنی بر فتح (فرعاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف۔
معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے
ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ (ان) موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر فاعل (و) حالیہ
ذوالحال (ص)

جملہ فعلیہ ہو کر شرط فتح (و) مبنی بر فتح (ربح)
(فا) جزائیہ مبنی بر فتح صحیح مجرد
فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صیغہ
از ضمائر بارزہ اس میں (ھو)
واحد مذکر غائب ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل
مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے
(المصنف) (الفاعل) مفرد منصرف
صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل
اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ
فعلیہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر (فا)
جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا (فقط) میں
(قط) اسم فعل بر فتح صیغہ
بمعنی (انتہ) امر حاضر معروف
مبنی بر سکون۔ اس میں (انت) ضمیر
پوشیدہ جس میں (آن) ضمیر
مرفوع متصل فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر سکون
(ت) مفتوحہ
علامت خطاب مذکر قط اسم فعل
اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ
ہو کر جزا شرط مقدر (اذا عرفت) کی جزا سے ملکر جملہ
شرطیہ ہوا۔ (مثل) مفرد منصرف (الفاعل) اپنی
صحیح مرفوع لفظاً مضاف (بمعنی)
قیام (زید) اسم مقصور حکماً مجرور
تقدیراً مضاف الیہ۔ مثل مضاف اپنے
مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی
مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً
مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ
مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے برتقدیر
لزوم فقط فاعل کی طرف دیا مثال مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر
سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر
ارادہ معنی۔

ترکیب
صفحہ ۱۸۶

الثانی من العوامل القیاسیة المصدر

وان کان متعدیًا فیرفع الفاعل وینصب المفعول نحو اعجبنی ضرب زیدٍ عمرًا فزیدٍ فی المثالین مجرور لفظًا لاضافة المصدر الیه ومرفوع معنًی لانه فاعل وهو علی خمسة انواع

[illegible]

(بقیہ صفحہ ۱۸۸) ... واللہ تعالیٰ اعلم ... [illegible]

ترکیب صفحہ ۱۸۸

(وَاَنْ) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر ... [illegible]

[illegible]

الثانی من العوامل القیاسیة المصدر

احدها ان یکون مضافًا الی الفاعل ویذکر المفعول منصوبًا کالمثال المذکور وثانیها ان یکون مضافًا الی الفاعل ولم یذکر المفعول نحو عجبت من ضرب زید وثالثها ان یکون مضافًا الی المفعول حال کونه مبنیًا للمفعول لقائم مقام الفاعل نحو عجبت من ضرب زیدٍ ای من ان یُضرب زیدٌ ورابعها ان یکون مضافًا الی المفعول ویذکر الفاعل مرفوعًا نحو عجبت من ضرب اللص الجلادُ

لہ قولہ مضافاً الی الفاعل۔ یہاں سے مصدر مضاف کی پانچ صورتوں کا بیان فرماتے ہیں۔ مصدر مضاف اور معرف باللام کی نسبت مصدر مجرد کا اعمال اولیٰ ہے۔ کیونکہ مجرد کی مشابہت فعل کے ساتھ بہ نسبت مضاف اور معرف باللام قوی ہوتی ہے۔ بایں سبب کہ اضافت اور الف لام اسم کے خواص سے ہیں تو مصدر مضاف اور معرف باللام کی مشابہت میں ضعف پیدا ہوگا۔ فتأمل۔

(۲۳ ص) (عجبت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (ت) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم (ع ۵)

(بقیہ صفحہ ۱۹۰) متصل پوشیدہ (ھو) ضمیر مرفوع مبنی بر فتح راجع اسم مرفوع محلاً مبنی بر سکون کی طرف ہونے کے المتصل المتصل کی طرف صحیح منصرف تمیز (مضافا) مفرد منصرف صیغہ واحد مذکر (مفعول) نقطا۔ اسم مفعول صیغہ واحد متصل ضمیر مرفوع (ھو) ضمیر مبنی بر فتح حال پوشیدہ (واو الحال) مضاف الیہ جملہ اسم مضاف الیہ (المیکر) نفی جس کے اندر مجہول صحیح مجرور لفظاً ناظرہ محذوف تقدیرا مکسور حرکت بخلاص (المفعول) من السکونین (المفعول) نائب صحیح مرفوع لفظاً نائب مفرد منصرف مضاف الیہ فاعل (الفعل) عوض مضاف الیہ اصل میں مفعول تھا۔ بعد کو فعل مجہول کا نائب فاعل ہے۔ فاعل کا جملہ فعلیہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع کی طرف اسم مبنی بر سکون۔ (الی) حرف جار مبنی بر سکون (الفاعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل

اور ظرف لغو سے مل کر خبر۔ یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ۔ موصول حرف اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مرفوع محلاً خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ تنبیہ (المیکر) للمفعول) کو (ان یکون) پر عطف قرار دینا درست نہیں کیونکہ اس صورت میں یہ خبر جملہ ہوگا۔ اور مبتدا کی خبر جب جملہ ہو تو اس میں ضمیر عائد لازم ہے جو یہاں پر موجود نہیں اور نہ اس کی تقدیر کی جا سکتی نظر بریں عطف مذکور جائز نہیں۔ مثل برید بمعنی مفرد منصرف جملہ ای مجرور صحیح مرفوع لفظاً مضاف عجبت من مبنی صحیح ہی اسم مقصود محلاً مجرور تقدیراً مضاف الیہ۔ مضاف الیہ

(۲۳ ص) متصل اپنے مضاف الیہ سے مل کر ...

کے مل کر خبر مثال مفرد صحیح مرفوع مثال مفرد منصرف متصل مضاف کی مثال (ہ) ضمیر مجرور متصل نفظاً مضاف (ہ) ضمیر مبنی بر ضم راجع کی طرف نائب مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثال المضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر (عجبت) مبتدا۔ بر تقدیر ارادہ معنی صحیح فعل ماضی معروف مبنی بر سکون متصل بارز واحد متکلم (ت) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر ضم (من) برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً صحیح حرف جار مبنی بر سکون (ضرب) مفرد منصرف مجرور لفظاً مصدر مضاف (زید) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مضاف اپنے مضاف الیہ مجرور محلاً جار مجرور مل کر ظرف لغو عجبت فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (زیادہ الف) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع کی طرف ... مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع اپنے مضاف الیہ سے مل کر انواع۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ (الیٰ) آخرہ (ص ۲)

(۴۳ ص) اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثال المعقد لہ کی۔ مثال مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور (ص ۲۳)

ترکیب
صفحہ ۱۹۰

(ع ۵) فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (من) حرف جار مبنی بر سکون (ضرب) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (اللص) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ منصوب معنی بنا بر مفعولیت

الثانى من العوامل القياسية المصدر

وخامسها ان يكون[١] مضافا الى المفعول و يحذف[٢] الفاعل نحو قوله تعالى لا يسأم[٣] الانسان من دعاء الخير اى من دعائه الخير اعلم ان هذه الصور جارية[٤] فى مصدر الفعل المتعدى واما فى مصدر الفعل اللازم فصورة واحدة وهى[٤] ان يضاف الى الفاعل نحو اعجبنى قعود زيد وفاعل[٥] المصدر لا يكون مستترا

(ن) بنی بر فتح ... (۳) فاعل مرفوع محلاً ... راجع ہے اسم ان ... صحیح ... (مصدر) حرف جار مبنی بر سکون ... مفرد منصرف ... مضاف (الفعل) ... صحیح مجرور لفظاً مبنی بر سکون ... مفرد منصرف صحیح ... (ال) حرف تعریف ... (متعلق) ... اسم فاعل صیغہ واحد ... تقدیراً ... ضمیر ... مرفوع ... متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے ... موصوف ... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر ... صفت ... موصوف اپنی صفت ... مضاف الیہ ... مل کر مجرور ... جار ...

ترکیب

صفحہ ۱۹۲

صفحہ ۱۹۲ ... (۱۹۲) بقیہ ... فعل ... (تعلیل) ... مطلب ...

(الفا) عطف ... بجذف فعل ... معطوف ... معطوف علیہ ...

(۴۴۴) مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہے اسم یکون - اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر

الثالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

ولا يتقدم معموله عليه والثالث اسم فاعل وهو كل اسم اشتق من فعل لذاتِ مَن قام به الفعل وهو يعمل عمل فعله كالمصدر فإن كان مشتقا من الفعل اللازم فيرفع الفاعل فقط مثل زيد قائم ابوه وان كان مشتقا من الفعل المتعدي

(۴۴۴) صیغہ واحد مذکر غائب، اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم۔ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع (۱۵)

(بقیہ صفحہ ۱۹۴) حاشیہ
علاوہ جز شیخ کمال کی حاشیہ
الصبیان، پس تعریف الفعل
سے قولہ قام عمرو الفعل
سوال المصنف نے (لمن فعل)
فرمایا علاوہ عبارت
کیوں نہیں اور خبر
نکرہ ہے مخصوص اور دلیل شرح
الکلام ہے تا قل وحل فرمائے
جواب اگر (لمن فعل) ہے تو بہتر
تو تعریف جامع نہیں اور منعکس
(منعکس) اور
قبیل فعل ال کی تعریف سے
نکل جائے کہ منعکس
فاعل نہیں اسی طرح منعکس
تکسیر کا فاعل نہیں
انکسار کا، انکسر
قابل ہے تو انکسار کا
تکسیر منعکس کہا جامع نہیں
لہذا لمن فعل الفعل
تحقیق قام عمرو
پر درست ہے فعل
۵ قولہ فاعل اپنے
یعنی اسم

(۶) فعل اور اسم بھی
مشتق ہے اور وہ فعل معروف
ہے تو فعل معروف لازم
(لازم) کی طرح عمل کرے گا
اور اگر متعدی بیک مفعول
ہے تو یہ بھی متعدی بیک مفعول
اگر دو مفعول ہے تو یہ بھی
دو مفعول۔ اگر تین مفعول
تو یہ بھی تین مفعول اور بھی
طرح فعل معروف متعدی
ظرف زمان، ظرف مکان
حال، مفعول مطلق، مفعول لہ
مفعول معہ وغیرہ فضلات
کی طرف متعدی ہوتا
ہے یہ بھی
انکی طرف متعدی ہو گا۔
(ترکیب صفحہ ۱۹۴)
(۷) حرف عطف مبنی بر فتح
(الفاعل) ... فعل مضارع
... مرفوع لفظاً
... صیغہ واحد
غائب مفعول مفرد
منصرف

صحیح مرفوع لفظاً مضاف
صحیح مجرور متصل مضاف الیہ مجرور
(۱۷) ضمیر راجع ہوئے المصدر
محلاً مبنی بر ضم راجع مضاف الیہ
مفعول مضاف اپنے مضاف الیہ
(علی) حرف جار مبنی بر سکون
الفاعل ...
ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی
(۱۸) راجع ہوئے المصدر ...
راجع ہوئے فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا
حرف عطف مبنی بر فتح (الثالث) مفرد
منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (اسم)
منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف الیہ
منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ
مفرد منصرف مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ معطوفہ ہوا
(ھو) ضمیر مرفوع
(۲) حرف عطف مبنی بر فتح راجع
منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع
(الفاعل) مفرد منصرف
ہوئے اسم (الاسم)
صحیح مرفوع لفظاً مضاف
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف
(اشتق) فعل ماضی
مجہول

(۴۴x) راجع ہوئے مبتدا۔ الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل ہوا اسم فاعل اپنے (xx)

ترکیب
صفحہ ۱۹۴

مبنی بر سکون مقلد
فتح موجودہ حرکت تخلص متن
السکون مبنی۔ و (الفعل) مفرد منصرف
صحیح مجرور لفظاً موصوف (ال) حرف
تعریف مبنی بر سکون (الازم) مفرد منصرف
صحیح مجرور لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد
مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح
راجع ہوا موصوف۔ اسم فاعل اپنے فاعل
سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر
مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا مشتقاً
اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر
فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ
فعلیہ ہو کر شرط۔ (فا) جزائیہ مبنی بر فتح
(یرفع) فعل مضارع معروف مرفوع
لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں
(ھو) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح۔
راجع ہوئے اسم کان (الفاعل) مفرد
منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ
یرفع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے
مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے
مل کر جملہ شرطیہ
(مثل) مفرد منصرف
(زید قائم ابوہ) ...
مضاف الیہ مثل مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر

(۵ـ) ہوئے اسم الفاعل (مشتقاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع

الثالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

فيرفع الفاعل وينصب المفعول به ايضاً مثل زيد ضارب غلامه عمراً وشرط عمله ان يكون بمعنى الحال او الاستقبال و انما اشترط باحدهما ليكمل مشابهته بالفعل المضارع لانه لما كان مشابهاً بالفعل المضارع بحسب اللفظ

عہ بفتحتین بمعنے ازانہ اور لیکون میں بھی جائز ہے ۔ ۱۲

ترکیب
صفحہ ۱۹۶

صفحہ ۱۹۶ (۱) فعل ماضی
(ضرب) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر
غائب مبنی بر فتح (زید) اسم مرفوع
مفعول مطلق (ضرباً) منصوب
معرفہ فاعل مرفوع لفظاً
فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

عامل مائة متن مع حل الکامل البشیر

الثالث
من العوامل القياسية
اسم الفاعل

في عدد الحروف والحركات والسكنات
فكان حينئذٍ مشابهاً بحسب المعنى ايضاً
ويشترط ايضاً اعتماده على المبتدأ فيكون
خبراً عنه مثل المثال المذكور او على الموصول
فيكون صلة له نحو الضارب عمراً في الدار اي
الذي هو ضارب عمراً في الدار او على الموصوف
فيكون صفة له

ترکیب صفحہ ۱۹۸

(ص۳۰۰) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔ (فا) فصیحہ مبنی بر فتح (یکون) فعل ناقص (۵۰)

حاشیہ صفحہ ۱۹۸) فاعل اور فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ (رض) فعل مطلق سے مل کر مفعول (و) حرف عطف خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف (یشترط) فعل مضارع مبنی بر فتح مرفوع لفظاً صیغہ واحد مجہول مرفوع (عثمان) مفرد مذکر غائب مرفوع لفظاً منصرف صحیح مرفوع متصل منصرف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف (ہ) مجرور محلاً مبنی بر مضاف الیہ مجرور راجع بسوئے اسم الفاعل (علی) ضمیر راجع بسوئے مرفوع معنی بنا بر فاعلیت (المبتدا) مبنی بر سکون ...

۱۰ سکون (علی) حرف جار مبنی بر سکون (فی) ... (الحال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ ... (و) حرف عطف مبنی بر سکون (علی) حرف جار مبنی بر سکون (حرف) مفرد منصرف صحیح لفظاً مضاف (النفی) مفرد ... مجرور عطف مبنی بر سکون ... (الاستفہام) مفرد ... معطوف علیہ ... معطوف ...

(۲۳۰۰) ...

اول ترکیب (با) حرف جار مبنی بر سکون (ان) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یکون) فعل تام مضارع صحیح مجرور ... (یکون) فعل تام لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب منصوب ... (قبل) ظرف زمان معرب منصوب لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ... مضاف (ہ) ضمیر راجع بسوئے اسم الفاعل محلاً مبنی ... مضاف الیہ ... مفعول ... مضاف اپنے مضاف صحیح مرفوع لفظاً (حرف) مفرد منصرف جاری (النفی) مفرد منصرف جاری مضاف ... معطوف علیہ مجرور صحیح مجرور لفظاً (الاستفہام) (و) حرف عطف مبنی بر ... معطوف ... مفعول ... موصول ... مجرور محلاً جار مجرور ... (الاستفہام) ... (۳)

(ص۳۰۰) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر صلہ۔ اسم موصول اپنے (۳۰۰)

واسمیں (ہو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مرفوع محلاً ... اسم فاعل اپنے فاعل ... ظرف مستقر سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر ... (یکون) فعل ناقص ... اسم اور خبر ... شرط محذوف ... جملہ فعلیہ ... (اذا) اعتمدا علی الموصول) ... (نحو) مفرد منصرف ... مضاف (الضاربی) ... صحیح مرفوع لفظاً مضاف ... (الدار) اسم ... عمرا فی الدار ... مضاف الیہ ... مفرد منصرف ... مثال ... (ہ) ضمیر ... مضاف الیہ ... الموصول ...

(۵۰) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں (ہو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل۔

الثالث
من العوامل القياسية
اسم الفاعل

مثل مررت برجلٍ ضاربٍ ابنُه جاريةً
او على ذي الحال فيكون حالاً عنه مثل
مررت بزيدٍ راكباً ابوه او على حرف النفي او
الاستفهام بان يكون قبله حرف النفي او
الاستفهام مثل ما قائمٌ ابوه واقائمٌ ابوه
وان فُقِدَ في اسم الفاعل احد الشرطين
المذكورين فلا يعمل اصلاً

عه يعني كنيز جمع جواري ١٢

(۳) ترکیب: معلوم جار (با) حرف جار مبنی بر کسر (تنزیل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ...

ترکیب صفحہ ۲۰۰

(مثل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ضرب) ...

(حبل) مضاف (ضاد) ...

جار ... مجرور تقدیراً مضاف الیہ ... مثال مقدر کی ...

اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... مضاف ... مبنی ... مثال مضاف الیہ مجرور ... متصل ... الموصوف ... مبتدا ... خبر ... فعل ماضی معروف ... متکلم ... فاعل ... مبنی بر سکون ... مرفوع محلاً ... مبنی ...

مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (ضارب) ... مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل ... مرفوع لفظاً مضاف (ی) ضمیر مجرور متصل ... موصوف ... ابن مضاف ... فاعل (ضارب) ... منصوب لفظاً مفعول بہ ... اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت ... موصوف اپنی صفت سے مل کر ... مجرور ... فعل ناقص ... اسم ... مرفوع ... منصوب لفظاً ... مبنی ...

یہ ضمیر راجع ہے ... ذوالحال ... مفعول ... مرفوع ... اسم فاعل ... صفت ... موصوف ... فعل ... مجرور ... منصوب ... حال ... مبنی ...

مضاف (القاتل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ ... مضاف الیہ سے مل کر مجرور ... جار مجرور ... متعلق ... (التی) اسم موصول ... مبنی ... صلہ ...

ترکیب صفحہ ۲۰۰

مفعول ... (ھما) ضمیر ... فاعل ... ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل ... اسم موصول ... صلہ ... صفت ... مضاف الیہ ... فعل ... نائب فاعل ... مرفوع ... مضاف ... مبنی ... فعل ... ضمیر مرفوع متصل ...

فاعل ... مرفوع ... مفعول ... مبنی ... مضاف الیہ مجرور ...

الثالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

بل يكون حينئذ مضافا الى مابعده مثل مررت بزيد ضارب عمرو امس وان كان اسم الفاعل معرفا باللام يعمل في مابعده في كل حال سواء كان بمعنى الماضي والحال والاستقبال وسواء كان معتمدا على احد الامور المذكورة او غير معتمد

ے اس لام سے مراد اسمی ہے جو بمعنی اسم موصول ہوتا ہے ۱۲

ترکیب صفحہ ۲۰۲

(۲۳۳) مجرور لفظاً مضاف (الامور) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً موصوف (ال) بمعنی التی اسم موصول (عه)

(بقیہ صفحہ ۲۰۲) ماضی ہے
خواہ اسم فاعل بمعنی ماضی ہو
یا بمعنی حال یا استقبال۔ وجہ
یہ کہ صلہ واقع ہونے کی وجہ سے
مقام فعل میں ہے جس کا
کسی مخصوص زمانے کے ساتھ
مشروط نہیں۔ اور اس کے لئے یہی
کوئی مخصوص زمانہ شرط نہیں ہوگا
(۲) یہ کہ ایسے اسم فاعل کا عمل
نصب زمانہ ماضی کے لئے مخصوص
ہے۔ (۳) یہ کہ ایسے اسم فاعل
کا ما بعد مفعول بہ کیا تو مشابہ
ہونے کی وجہ سے منصوب ہے
(۴) الف لام حرف تعریف ہے
(۵) اسم موصول (۶) اسم فاعل

ایک سوال جب
الف لام اسم موصول ہے
جو صلہ فعل ہوا کرتا ہے تو
اسم فاعل کو صلہ قرار دینا کیسے
کیا گیا ہے۔ جواب الف لام
موصول صورۃً الف لام حرف
تعریف کے مشابہ ہے جو اسم
مفرد پر داخل ہوتا ہے تو
اسم فاعل کو صلہ قرار دیا جو
معنی جملہ ہے اور صورۃً مفرد
تاکہ دونوں مشابہت پر
عمل درآمد ہو جائے

ترکیب صفحہ ۱۶۲
(بل) حرف عطف مبنی بر سکون (یکون) فعل ناقص مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب ...

(۲۰۳) پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل (معتمداً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً (۲۳۲)

(عه) مبنی بر سکون (مذکورۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث غائب (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول۔ اسم مفعول

الثالث
من العوامل القياسية
اسم الفاعل

مثل الضارب عمرا الآن او امس او غدا هو زید اعلم ان اسم الفاعل الموضوع للمبالغة کضراب وضروب ومضراب بمعنی کثیر الضرب وعلامة وعلیم بمعنی کثیر العلم وحذر بمعنی کثیر الحذر مثل اسم الفاعل الذی لیس للمبالغة

ترکیب صفحہ ۲۰۴

(قولہ صفحہ ۲۰۴) (وینفی عن)

مفعول ... ذوالحال (ہم) حرف علامت مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر ...

متصل فاعل مرفوع محلاً ... اسم فاعل صیغہ ...

مضاف الیہ ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ... جار مجرور ... ثابتین ... مقدر کا ...

عامل مائۃ تشریح جمل الکامل البشیر

فِي الْعَمَلِ وَإِنْ زَالَتِ الْمُشَابَهَةُ اللَّفْظِيَّةُ بِالْفِعْلِ لٰكِنَّهُمْ جَعَلُوْا مَا فِيْهَا مِنْ زِيَادَةِ الْمَعْنٰى قَائِمًا مَقَامَ مَا زَالَ مِنَ الْمُشَابَهَةِ اللَّفْظِيَّةِ وَرَابِعُهَا اسْمُ الْمَفْعُوْلِ وَهُوَ كُلُّ اسْمٍ اُشْتُقَّ

الرابع من العوامل القياسية اسم المفعول

(تعبیر) صفحہ ۲۰۶ پر تو
وہ تعبیر جو عرف واقع ہوتی ہے اور آئے گا۔
خلاف مقصود لازم آئے گا۔ ذکر مقصود سے
کیونکہ اس اسم کا ذکر کرنے سے جو
جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کا اسم کا
حدث واقع ہوتا ہے نہ اس اسم کا کہ اس کا
جو حدث پر دلالت کرے اسم مفعول
ذکر تو پہلے ہو چکا۔ مذکورہ
اگرچہ اسم فاعل کیا تھا۔ عمل میں برابر
مشابہت اور شرائط
لیکن اس کا مصداق
ہے ہوتا ہے جبکہ قبل فضلات
مفعول بہ ہوتا ہے اسم فاعل کا مصداق تو فاعل
سے اور اسم مفعول کا مصداق عمدہ
ہوتا ہے جو عمدہ ہے اور
فضلہ مفعول ہوتا ہے۔
نظر بر آں دال علی الجملہ
ذکر میں مؤخر کر دیا ۵ قولہ
اشتقاق بہ قول بعض یہ قید
اشتقاق سے مصدر خارج ہو گیا
مشتق نہیں ہوتا۔ اور بقول
کوفیہ خارج نہیں ہوا اگر ان کے
نزدیک مشتق ہوتا ہے ان کے
نزدیک (الذات) من فتح

سے خارج ہو گیا۔ ۱۲
عـ۵ مشابہت لفظی یہ
تھی کہ بسبب ترتیب حروف
و حرکات و سکون فعل کے
ہم وزن تھا۔ ۱۲ (ترکیب
صفحہ ۲۰۶) (ن) مبنی بر
فتح عالیہ زمخشری کے نزدیک
عاطفہ جنزوی کے نزدیک
اعتراضی رضی شارح کافیہ
کے نزدیک۔ اور علامہ
علی قاری علیہ رحمۃ الباری
نے شرح مشکوٰۃ میں فرمایا
کہ اس واو کو واو مبالغہ
کہتے ہیں (ان) حرف شرط
مبنی بر سکون ایسے مقام پر
وصلیہ کہا جاتا ہے اس کی جزا
جو دلالت کلام سابق جو جملہ
محذوف ہوتی ہے اور کلام
سابق مثل عوض جزا ہوتا ہے
(زالت) فعل ماضی معروف
مبنی بر فتح صیغہ واحد
مؤنث

نائب (المشابہۃ) مفرد
(المشابہۃ) مرفوع لفظاً معتمد بر موصوف
صحیح مرفوع ضمیر مرفوع
منصرف (اللفظیۃ) مفرد منصرف جنس
(اللفظیۃ) منصوب صیغہ واحد مؤنث نائب فاعل
لفظاً۔ اسم منصوب منفصل نائب
میں (ھی) ضمیر مرفوع راجع بسوئے موصوف
مرفوع محلاً مبنی بر فتح نائب فاعل سے مل کر صفت
اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے (الفعل) مفرد
(با) حرف جار مبنی بر کسر (الفعل) مل کر ظرف
منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف
لغو۔ المشابہۃ موصوف اپنی صفت
لغو سے مل کر فاعل۔ زالت فعل
اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔
(فھو مثلہ فی العمل) جزا محذوف
(فھو) وجوباً۔ اسم (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (ھو)
ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل للموضوع
للمبالغۃ۔ (مثل) مفرد منصرف صحیح
مرفوع لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع
بسوئے اسم الفاعل الذی لیس
للمبالغۃ۔ (فی) (۳)

ترکیب صفحہ ۲۰۶

اسم موصول (زالت)
فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر
ذوالحال (من) حرف جار مبنی بر سکون
مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص التقاء الساکنین
(المشابہۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً
(اللفظیۃ) مفرد منصرف صحیح
موصوف۔ اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث
مجرور لفظاً۔ اسم منسوب متصل پوشیدہ
(ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
راجع بسوئے موصوف مرفوع محلاً مبنی بر فتح
نائب فاعل۔ اسم منسوب اپنے نائب فاعل
سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے
مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا
(ثابتاً) مقدر کا۔ ثابتاً مفرد منصرف
صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد
مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل
پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے
ذوالحال۔ اسم فاعل اپنے
فاعل سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے
حال سے مل کر مضاف الیہ۔ مقام مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔
قائماً اسم فاعل اپنے فاعل اور
مفعول فیہ سے مل کر مفعول بہ ہو کر
فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے
مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف
عطف مبنی بر فتح (الراجح) مفرد منصرف صحیح
مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع
مضاف الیہ مجرور محلاً مضاف اپنے مضاف
سے مل کر مبتدا۔ (اسم) مفرد منصرف صحیح
مرفوع لفظاً مضاف (المفعول) مفرد
منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ
مضاف اپنے

(تا) حرف جار مبنی بر سکون (العمل) مفرد منصرف
صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف
مضاف الیہ مضاف مثل منصوب لفظاً مضاف
الموضوع مثلاً منصوب معطوف علیہ معطوف
اور منصوب معطوف تنزل لمبالغۃ اسم الفاعل
جزا اول جزا ثانی ہوا۔ اور فھو مثلہ شرط
شرط ان لم بالفعل تکلیب شرط
جواب شرط جملہ ہوا۔ جزائے محذوف سے مل کر جملہ
شرطیہ ہوا جس کے لئے کوئی محل اعراب
نہیں یہ جملہ معترضہ ہوا۔ من ان وعلیہ
اعتراضیہ ہو کر کوئی محل اعراب
نہیں۔ یہ سابق کی تفصیل ہوئی
مقصود کلام۔ مثلہ ہونا بالفعل مبنی بر
ہے۔ (لکن) حرف مشبہ بالفعل متصل
فتح (ھم) میں (ھا) ضمیر منصوب
اسم منصوب محلاً مبنی ضمیر مجرور راجع
منصوب علامت جمع مذکر مبنی
فعل ماضی معروف صیغہ واحد
نحو ماضی معروف مرفوع
مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر راجع بسوئے
مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ما) اسم موصول مبنی بر
سکون منصوب محلاً (فی) حرف جار مبنی بر
سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر
راجع بسوئے ثابت۔ فعل ماضی معروف
صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
راجع بسوئے موصول فعل اپنے فاعل اور
متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ
اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول
سکون (زیادۃ) مجرور لفظاً مضاف
(المعنی) مجرور لفظاً مضاف الیہ
بمعنی ثابتاً علت مفعول
اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور
جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا
(ثابتاً) مقدر کا ثابتاً مفرد
منصرف صحیح منصوب لفظاً
(ھو) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں
فاعل مرفوع محلاً ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ
بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل
سے مل کر ظرف مستقر ہو کر
حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر
مفعول بہ اول (قائماً) (۷)

الرابع
من العوامل القياسية
اسم المفعول

لذاتِ مَنْ وَقَعَ عليه الفعل وهُوَ يعمل
عملَ فعله المجهول فيرفعُ اسماً واحداً
بانه قائم مقام فاعله وشرط عمله كونه
بمعنى الحال والاستقبال واعتمادهٔ على
المبتدأ كما في اسم الفاعل مثل زيدٌ
مضروبٌ غلامه الآن اوغداً اوالموصول
نحو المضروب غلامه زيدٌ

[illegible]

(۳) مفرد منصرف معطوف علیہ صحیح مجرور لفظاً معطوف مبنی بر سکون صحیح مجرور (واو) حرف عطف مبنی بر سکون (الوصول) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ ...

ترکیب صفحہ ۲۰۸

(تقریبہ صفحہ ۲۰۸) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع مستتر واحد مذکر اسمیں پوشیدہ فاعل مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم مفرد منصرف صحیح آتی (مقام) مفرد منصرف (فاعل) منصوب لفظاً مضاف (الفاعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے مجرور محلاً مبنی بر کسر فاعل مضاف اپنے اسم المفعول سے مل کر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مقام مضاف فاعل قائم اسم مفعول فیہ سے مل کر مفعول فیہ سے مل کر اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر ...

کن لک (ہ) یہی جزائے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ (ف) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (شروط) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (علی) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر مرفوع معنی بنا بر فاعلیت راجع ہوئے اسم المفعول عمل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا شرط مضاف کا شرط مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (کون) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ...

مجرور تقدیراً مضاف (الحال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر سکون (الاستقبال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور ظرف مستقر ہوا (ثابتا) مقدر کا ثابتا اسم فاعل مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمیں (ھو) ضمیر صیغہ واحد مذکر اسمیں پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مرفوع متصل پوشیدہ ہوئے اسم کون ... مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم کون سے مل کر فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر ... سکون مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف ... اسم الاعتماد) مفرد منصرف ... (ہ) ...

صحیح مرفوع لفظاً (غلام) مذکر واحد صیغہ مفعول اسم مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے مبتدا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (الآن) ظرف بمعنی زمان ناصبہ کا عمل بر فتح منصوب محلاً مفعول فیہ حاضر مبنی بر فتح منصوب محلاً مفعول اپنے نائب فاعل مضروب اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مثال ثانی کی ترکیب بھی اسی طرح کرائی جائے صرف اتنا فرق ہے کہ اسمیں (غلمانا) مفرد منصرف ...

[illegible]

الرابع
من العوامل القياسية
للمفعول

والموصوف مثل جاءني رجل مضروب غلامه او ذي الحال مثل جاءني زيد مضروبا غلامه او حرف النفي او الاستفهام مثل ما مضروب غلامه واذا انتفى فيه احد الشرطين المذكورين ينتفي عمله وحينئذ يلزم اضافته الى ما بعده واذا دخل عليه الالف واللام يكون مستغنيا عن الشروط في العمل مثل جاءني المضروب غلامه

ترکیب صفحہ ۲۱۰

(م م) اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر فاعل۔ جاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الخامس من العوامل القياسية الصفة المشبهة

وخامسها الصفة المشبّهة وهي مشابهة باسم الفاعل في التصريف وفي كون كلّ منهما صفة مثل حسن حسنان حسنون حسنة حسنتان حسنات على قياس ضارب ضاربان ضاربون ضاربة ضاربتان ضاربات وهي مشتقة من الفعل اللازم دالّة على ثبوت مصدرها لفاعلها

١ قوله خامسها الصفة المشبهة

ترکیب صفحہ ۲۱۲

(الفصل) مفعول بہ ... (الله) ... (فاعلها) ... [illegible]

(ف) حرف عطف ... مبنی بر فتح ... [illegible]

مضاف ... مضاف الیہ ... مجرور ... [illegible]

(الصفۃ المشبھۃ) ... مشتق ... [illegible]

[illegible]

الخامس من العوامل القياسية الصفة المشبهة

على سبيل الاستمرار والدوام بحسب الوضع
وتعمل عمل فعلها من غير اشتراط زمان
لكونها بمعنى الثبوت وأما اشتراط الاعتماد
فمعتبر فيها الا ان الاعتماد على الموصول
لا يتأتى فيها لان اللام الداخلة عليها
ليست بموصول بالاتفاق وقد يكون
معمولها منصوبا على التشبيه بالمفعول في المعرفة

[illegible]

(ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مبنی بنا بر حیثیت مضاف الیہ
مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع ہے الصفۃ
المشبہۃ۔ (با) حرف جار مبنی بر
سبب (معنی) اسم (الثبوت) مفرد منصرف مضاف الیہ
مضاف صحیح مجرور لفظاً مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مستتر
(ثابتۃ) جار مجرور متعلق ظرف کا شبہ منصوب
مفرد اسم فاعل ہیں (ھی) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر
پوشیدہ فاعل مرفوع ہوئے اسم کو سکون۔ اسم فاعل
فتح راجع اور ظرف مستقر مضاف الیہ
اپنے فاعل اور اپنے مضاف مجرور ملکر
سکون ملکر مجرور جار اپنے فاعل
اور خبر سے متعلق فعل ظرف لغو

ترکیب صفحہ ٢١٤

(تعبیہ صفحہ ٢١٣) الوجہ الحسن
نہیں۔ جیسے مشابہ مفعول بہ
میں الوجہ منصوب ہے
ہونے کی بنا پر منصوب ہے
چونکہ صفت مشبہ اسم فاعل کے
ساتھ مشابہ ہے نظر بر آں اسکے
منصوب کو بھی مفعول سے تشبیہ دی گئی
(مفعول بہ) کہا گیا ہے

(ترکیب صفحہ ٢١٣)
(علیٰ) حرف جار مبنی بر سکون
(سبیل) مفرد منصرف صحیح
مجرور لفظاً مضاف (الاستمرار)
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً
معطوف علیہ (و) حرف عطف
مبنی بر فتح (الدوام) مفرد
منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف
معطوف علیہ اپنے معطوف سے
ملکر مضاف الیہ سبیل مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور
جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم ہوئے
مضاف الیہ مضاف الیہ سے ملکر مجرور
جار مجرور ملکر ظرف
دونوں ظرف لغو سے ملکر ظرف
جار مجرور ملکر ظرف لغو

(با) حرف جار مبنی بر کسر
(حسب) مفرد منصرف صحیح
مجرور لفظاً مضاف (الوضع)
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً
مضاف الیہ مضاف اپنے
مضاف الیہ سے ملکر مجرور
جار مجرور ملکر ظرف لغو دوم
(لہ) اسم فاعل اپنے
فاعل اور دونوں ظرف لغو
سے ملکر خبر دوم (ھی) مبتدا
اپنی دونوں خبروں سے ملکر جملہ
اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا (و)
حرف عطف یا استیناف
مبنی بر فتح (تعمل) فعل
مضارع معروف صحیح مجرد از
ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً
صیغہ واحد مؤنث غائب
(ھی) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ فاعل مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع ہے
(الصفۃ المشبہۃ)
(عمل)

صحیح
مفرد منصرف مصدر مضاف
منصوب لفظاً صحیح مجرور لفظاً
(فعل) مفرد منصرف مضاف الیہ مضاف
مبنی بنا بر نا علیت مضاف الیہ مجرور محلاً
(ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ
مبنی بر سکون راجع ہے الصفۃ
المشبہۃ۔ فعل مضاف اپنے
مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا
مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر
عمل مضاف کا عمل مفعول مطلق
مضاف الیہ سے ملکر مفعول مطلق
(علیٰ) مبنی بر سکون
(من) حرف جار مبنی بر سکون مضاف
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً
(اشتراط) مفرد منصرف صحیح مجرور
(زمان) مفرد
لفظاً مصدر مضاف منصوب معنی بنا بر
منصرف صحیح مجرور لفظاً اشتراط مضاف
مفعولیت مضاف الیہ ہوا
اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ
اپنے مضاف کا
علیٰ مضاف الیہ ملکر ظرف لغو اول
(ل) حرف جار مبنی بر کسر (کون) مفرد
منصرف صحیح مجرور لفظاً
(٣)

(اسم) (لیست) فعل
ناقص ماضی معروف مبنی بر فتح
صیغہ واحد مؤنث غائب و سمیں (ھی)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع
محلاً مبنی بر فتح راجع ہے اسم آن (با)
حرف جار زائد مبنی بر کسر (موصول)
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب
معنی خبر۔ (با) حرف جار مبنی بر
کسر (الاتفاق) مفرد منصرف صحیح
مجرور لفظاً جار مجرور ملکر ظرف لغو
لیست فعل ناقص اپنے اسم اور خبر
اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر
خبر مرفوع محلاً آن کا اسم اپنی خبر
سے ملکر جملہ اسمیہ بتاویل مفرد ہوکر
صلہ۔ آن موصول حرفی اپنے
صلہ سے ملکر مجرور محلاً۔ جار
مجرور ملکر ظرف لغو دوم
لاتیانی فعل اپنے
فاعل اور دونوں
ظرف لغو سے ملکر خبر۔ ان اپنے اسم
اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
(و) حرف استیناف مبنی بر فتح (قد)
حرف تقلیل مبنی بر سکون (یکون) فعل ناقص
مضارع معروف صحیح مجرد از بارزہ مرفوع
لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (معمول)
مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف
(ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور
محلاً مبنی بر سکون راجع ہے الصفۃ
المشبہۃ۔ معمول مضاف اپنے
مضاف الیہ سے ملکر اسم (منصوبا)
مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول
صیغہ واحد مذکر (ھو) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم یکون
(علیٰ) حرف جار

[illegible]

السادس
من العوامل القياسية
المضاف

وعلى التمييز في النكرة ومجرورا على الاضافة وتكون صيغة اسم الفاعل قياسية وصيغها سماعية مثل حسن وصعب وشديد وسادسها المضاف كل اسم اضيف الى اسم اخر فيجر الاول الثاني مجردا عن اللام والتنوين وما يقوم مقامه من نوني التثنية والجمع

ترکیب صفحہ ۲۱۶

(حاشیہ صفحہ ۲۱۶) حرف نون [illegible]

[illegible]

(ہم) منصوب لفظاً۔ اسم ذاتی صیغہ واحد مذکر سیس (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع

[illegible]

السادس من العوامل القیاسیة المضاف

لاجل الاضافة[1] والاضافة[2] اما بمعنى اللام المقدرة[3] ان لم يكن المضاف اليه من جنس المضاف ولا يكون ظرفا له مثل غلام[4] زيد واما بمعنى من ان كان من جنسه مثل خاتم فضة واما بمعنى في ان كان ظرفا له نحو ضرب اليوم

جیسے غلام زید یا اخص مطلق جیسے یوم الاحد اور علم النحو ۱۲

(بقیہ صفحہ ۲۱۸) پر آیا ہے۔ غلام محمد حسین مفہوم ہے کیونکہ ترکیب اضافی اضافت کے منویہ میں تعیین مضاف کے لیے موضوع ہے۔ ۳۰ مع قولہ لأن الكلام من جنسه مضاف الیہ مراد یہ ہے کہ جنس مضاف بعض مضاف الیہ ہو۔ مضاف تمام ہے کیونکہ مضاف الیہ میں عموم و خصوص آتے ہے۔ عموم و خصوص من وجہ کی نسبت ہو جیسے خاتم فضة۔ اور اگر مضاف مضاف الیہ سے مطلق ہو جیسے لیث مطلق مضاف الیہ سادی کا جیسے اجل الیوم میں اضافت ممتنع ہوگی۔ ۵ قولہ اسبل تو اضافت کان تظرفا: خواہ ظرف زمان ہو جیسے ضرب الیوم یا ظرف مکان جیسے قتیل کربلا۔ اضافت بمعنی فی کا استعمال میں قلیل ہے حتی کہ بعض محققین نے فرمایا کہ اضافت بمعنی فی لامیہ میں داخل ہے۔ (صفحہ ۱۱۸)

ترکیب (ل) حرف جار مبنی بر سکون

(اجل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (الأمام) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ہو کر متعلق ہوا۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر حال۔ ذو الحال اپنے حال سے مل کر فاعل ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (من) حرف جار مبنی بر سکون (الاضافة) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (ها) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (یا) حرف جار مبنی بر کسر (معنی) اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف (اللام) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون

(مقدر (ق)) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث (ھی) ضمیر مستتر فیہ نائب فاعل مرفوع متصل پوشیدہ راجع بسوئے موصوف۔ محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اما) حرف تردید مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر (معنی) اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف (من) مبنی بر سکون محلاً مجرور مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اما) حرف تردید مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر (معنی) اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف (فی) اسم مقصور محکماً مجرور تقدیراً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر

ترکیب صفحہ ۲۱۸

(۲۰۷) مرفوع لفظاً مضاف (صون الیوم) حکایت مجرور محلاً یا تقدیراً مضاف الیہ۔ مجرور مضاف اپنے مضاف الیہ

التاسع من العوامل القياسية الاسم التام

والتاسع منها الاسم التام كل اسم تم فاستغنى عن الاضافة بان يكون في اٰخره تنوين او ما يقوم مقامه من نوني التثنية والجمع او يكون في اٰخره مضاف اليه وهو ينصب النكرة على انها تمييز له فيرفع منه الابهام مثل عندي رطل زيتا ومنوان سمنا وعشرون درهما ولي ملؤه عسلا

ترکیب
صفحہ ۲۳۰

(ع م) منہ مستقر ہو کر تقدیرا مضاف ہوئی (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون برائے واحد متکلم۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا۔ ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا

اسم فاعل صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ مؤخر اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (مرضیون) جمع مذکر سالم حکما مرفوع

واما المعنوية فمنها عددان

وامّا المعنويّة فمنها عددان

المراد من العامل المعنوي ما يعرف بالقلب وليس للّسان حظّ فيه احدهما العامل في المبتدأ والخبر وهو الابتداء اى خلوّ الاسم عن العوامل اللفظية نحو زيد منطلق وثانيهما العامل في الفعل المضارع وهو صحّة وقوع الفعل المضارع موقع الاسم مثل زيد يعلم فيعلم مرفوع

ترکیب صفحہ ۲۲۲

(۲۵) یعلم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (۲۵)

(تقیہ صفحہ ۲۲۲) ...

(۲۶) ھُوَ مبتدائے محذوف اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا برتقدیر ارادہ معنی (ذیل) مفرد منصرف صحیح (۲۲۲)

(۵۵) (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح۔ (یعلی) اسم مقصور حکماً مرفوع تقدیراً مبتدا (مرفوع) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ

میں دیکھی جائے (رحم) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (ہ) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر ضم (لفظ)

لصحة وقوعه موقع الاسم اذ يصح ان يقال
موقع يعلم عالم فعامله معنوي وعند الكوفيين
ان عامل الفعل المضارع تجرده عن العامل
الناصب والجازم وهو مختار ابن مالك رحمه

تمت

واما المعنوية فمنها عددان

(عمدہ) راجع ہے ابن مالک۔ (اللّٰہ) اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا ذوالحال۔ (تعالیٰ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع ہے ذوالحال۔ تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل رحم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ

دِیباچہ

البشیر الکامل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمدًا لمن اسمہ اعرف المعارف ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نبیّہٖ مصدرِ العلوم والعواطف ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ الَّذِیْنَ ھُمْ نحاۃ لھدایۃ النحو بالطرائف ۔ مَا دَامَ کتب النحو تقرء ویکتب الصحائف

اَمَّا بعد ۔ فقیر سید غلام جیلانی ابن المولوی سید غلام فخر الدین ابن امام علمائے نحویین[۵] واقف اسرار قاب قوسین مولٰنا المولوی حکیم سید سخاوت حسین قدس اللہ تعالٰی روحھما وَاَفَاضَ عَلَیْنَا مِنْ برکاتھما فی الدارین ۔ اصحاب علم کی خدمات میں گذارش کرتا ہے کہ گذشتہ سال ۱۳۸۲ھ میں کتاب مستطاب (شرح مائۃ عامل) پڑھانے کا اتفاق ہوا جس میں یہ طلبہ شریک تھے ۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب اشرفی (بہاری) ، مولوی عبد المعیز صاحب اشرفی (بہاری) مولوی صوفی نذیر احمد صاحب نیازی (مرادآبادی) مولوی حافظ غیاث الدین صاحب اشرفی (مرادآبادی) ۔ مولوی امداد علی صاحب (اڑیسوی) ، مولوی قاری فرہاد عالم صاحب (بہاری) ، مولوی صوفی مصیر الدین صاحب (بہاری) ! ادھر ان طلبہ نے پُرزور تحریک کی کہ اِس کتاب کی ترکیب نحوی اُردو زبان میں تحریر کردی جائے ۔ اُدھر محترم و معظّم حامی سُنّت ماحی بدعت حضرت مولٰنا رفاقت حسین صاحب مدظلہ العالی بہاری مفتی اعظم کانپور کا زمانہ دراز سے اصرار تھا کہ اُردو زبان میں نحو کی ایک کتاب ایسی تالیف کردی جائے جو محقق مسائل اور کثیر جزئیات پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ اسقدر آسان اور سلیس زبان میں ہو کہ مبتدی طلبہ اُس سے بآسانی استفادہ حاصل کر سکیں لیکن کثرت کار اور ہجوم افکار کے باعث تعمیل ارشاد سے قاصر رہا ۔ فقیر نے دیکھا کہ اِس کتاب کی ابتک جسقدر تراکیب اُردو زبان میں شائع ہوئیں سب کی سب علم نحو کے معیار سے گری ہوئی ہیں اور مقصود ترکیب کسی سے پورا نہیں ہوتا ۔ کیونکہ مقصود ترکیب یہ ہے کہ نحومیر میں پڑھے ہوئے مسائل کا اجرا کیا جائے ۔ اور کلمات کے اعرابی و بنائی حالات بتائے جائیں ۔ تاکہ پڑھے ہوئے مسائل زبان پر باربار جاری ہونے سے مبتدی کو محفوظ ہوسکیں اور عربی عبارت پڑھنے میں خطا سرزد نہ ہو ۔ نظر برآں فقیر نے موقع کو غنیمت سمجھا ۔ اور روزانہ سبق کی ترکیب لکھ کر دیتا رہا ۔ یہانتک کہ پوری کتاب کی ترکیب بفضلہ تعالٰی مکمل ہوگئی ۔ مبتدی کی حالت کو

[۵] سلطان العلماء [illegible] ۱۳۲۴ھ

پیشِ نظر رکھتے ہوئے ترکیب میں الف لام تعریف کے اقسام بیان نہیں کئے۔ نیز نوع اول کی ترکیب میں اجمال رکھا اور نوع ثانی سے قدرے قدرے تفصیل شروع کی۔ تاکہ مبتدی پر دفعتاً زیادہ بار نہ پڑ جائے۔ پھر رئیس الاتقیا حضرت مولٰنا الحاج مولوی حافظ قاری شاہ محمد مبین الدین صاحب صدر مدرس دار العلوم منظر اسلام بریلی مدظلہ العالی۔ اور استاذ المدرسین حضرت مولٰنا مولوی الحاج محمد یونس صاحب مہتمم جامعہ نعیمیہ مرادآباد ادام اللہ تعالیٰ فیوضہ الی یوم التناد کے مشورہ مبارکہ سے بجائے تحشیۂ جدید استاد الاساتذہ حضرت مولٰنا مولوی الٰہی بخش صاحب قدس سرہٗ کے حاشیۂ فارسی کو اردو میں کرنا شروع کیا۔ لیکن کہیں کہیں اسکے بعض مضامین بضرورت حذف کئے اور کثیر مضامین اضافہ کر دیئے گئے۔ تاکہ مفتی اعظم کانپور کے ارشاد کی حق وجہ تعمیل ہو جائے۔ یہ بھی بکرمہ تعالیٰ پایۂ تکمیل کو پہونچا۔ اور دونوں کو (البشیر الکامل بحل شرح مائۃ عامل) کے ساتھ موسوم کرتا ہوں۔

فیا رب محمل اجعله بين الشروح الاعرابية + كالقرآن بين الكتب السماوية بحرمة حبيبك المصطفىٰ وآله وصحبه المجتبىٰ عليه وعليهم التحية والثنا۔ لاسيما بحرمة سيدى الكريم۔ الحافظ السيد محمد ابراهيم ادام الله تعالىٰ ظله علينا بلطفه العميم۔ ارباب علم کی خدمات میں بادب درخواست ہے کہ اضافہ کردہ مضامین اور ترکیب نحوی میں جو غلطیاں پائیں فقیر کو مطلع کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ فقیر شکریہ کے ساتھ قبول کر کے طبع ثانی میں انکی اصلاح کر دے گا۔

اس سے پیشتر شرح مائۃ کی اردو تراکیب بہت سی شائع ہوئیں۔ سب کی سب نحوی معیار سے گری ہوئی ہیں اور کسی سے مقصود ترکیب حاصل نہیں ہوتا۔ بالخصوص ایضاح العوامل وہ تو اغلاط کی پوٹ اور طلبہ کو گمراہ کرنے والی ہے۔ ٹائیٹل پیج پر اسکی خصوصیات میں پہلی خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ دار العلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ علیا کے مدرس مولٰنا ظہور احمد صاحب کی تصنیف ہے۔ کتاب کے مطالعہ کرنیسے ظاہر ہوتا ہے کہ درجۂ علیا کے ان مدرس صاحب کو صرف میر اور ہدایۃ النحو کے مسائل بھی مستحضر نہیں۔ اور شانِ الوہیت وشانِ رسالت میں سوء ادبی تو آپکو دیوبندی اکابر کے ترکہ میں پہونچی ہے۔ بسم اللہ کی ترکیب میں تحریر کرتے ہیں (اللہ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر مضاف الیہ ہوا (اسم مضاف کا) اسلاف کرام کی بادب تعبیر یہ ہے۔ اسم جلالت اپنی دونوں صفتوں سے ملکر مضاف الیہ ہوا۔ اور (آلہ) کی ترکیب میں لکھتے ہیں۔ (آل) مضاف (ہ) ضمیر واحد غائب جو کہ راجع ہے محمد (صلعم) کی طرف) یہاں پر بھی بادب تعبیر یہ ہے کہ (راجع بسوئے اسم رسالت) نیز اسم رسالت کے ساتھ (صلعم) لکھنا حرماں نصیبی ہے۔ فتاوی حدیثیہ صفحہ ۱۶۴ میں ہے ولا يقتصر كتابها بنحو صلعم فانه عادة المحرومين یعنی صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ بنظر اقتصار لفظ (صلعم) نہ لکھے کہ یہ حرماں نصیب اشخاص کی عادت ہے۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے درود شریف کا ایسا اقتصار کیا (سیاست) اس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا (السنیۃ الانیقہ فی فتاویٰ افریقہ) اب میں طلبہ کو گمراہی سے بچانے کے پیش نظر اس کتاب کی موٹی موٹی ترکیبی خامیاں بطور نمونہ صفحہ وار بیان کرتا ہوں جس سے میرے دعویٰ مذکورہ کی تصدیق بھی ہو جائے گی۔

دیوبندی ترکیب کی خامیاں

(۱) صفحہ ۶ پر بسم اللہ کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الرحمٰن پہلی صفت الرحیم اسکی دوسری صفت) اقول یہ دونوں صیغۂ صفت ہیں جن کو ترکیب میں فاعل کیساتھ ملائے بغیر صفت قرار دینا خطائے فاحش ہے۔ الفوائد الشافیہ معروف بہ زینی زادہ ۶ میں سید شریف قدس سرہٗ کی شرح مفتاح سے نقل کرکے فرمایا (لان اسم المفعول وسائر الصفات المشتقة مع مرفوعاتها معمولة) اسی طرح (للہ) کے متعلق ثابت اور الشاملة۔ الكاملة المصطفى المجتبىٰ سب کو بدون ضم مرفوع خبر اور صفت قرار دیدیا ہے۔ اسی طرح (افضل علماء الانام) میں افضل اسم تفضیل کو۔ هداية النحو میں اسم تفضیل کا استعمال بوجوہ ثلٰث بیان کرنیکے بعد صفحہ ۵۶ پر فرمایا۔ وعلى الاوجه الثلثة يضمر فيه الفاعل وهو يعمل في ذلك المضمر۔ اسی لئے کہا تھا کہ ان درجہ علیا کے مدرس صاحب کو هداية النحو کے مسائل بھی محفوظ نہیں چہ جائیکہ فوقانی کتابیں۔ بفحوائے بغلط بر ہدف زند تیرے۔ کہیں کہیں صحیح ترکیب کر گئے ہیں۔ ورنہ پوری کتاب میں صیغہائے صفات کی ترکیب بغیر ضم مرفوعات فرمائی ہے۔

(۲) صفحہ ۷ پر (وجعل الجنة مثواه) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (جعل فعل افعال قلوب میں سے) اقول استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔ كبرت كلمة تخرج من افواههم سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی اشخاص کے حق میں فرمایا تھا۔ (ان العبد ليتكلم بالكلمة من سخط الله لا يلقي لها بالا يهوي بها في نار جهنم) ترجمہ بیشک بندے کی زبان سے کبھی بے خیالی میں ایسا کلمہ نکل جاتا ہے جس کے سبب وہ نار دوزخ میں پڑ جائے۔ (بخاری) اس (جعل) کو افعال قلوب سے قرار دینا اسی قبیل سے ہے۔ کیونکہ اسمیں مستتر ضمیر فاعل کا مرجع اسم جلالت ہے اور جس (جعل) کو افعال قلوب سے شمار کرتے ہیں وہ بمعنی اعتقاد غیر مطابق آتا ہے چنانچہ رضی شرح کافیہ میں ہے ويستعمل عد وجعل لاعتقاد كون الشيء على صفة اعتقادا غير مطابق فاذا وليتهما الاسمية نصبا جزئيها نحو كنت اعده فقيرا فبان غنيا وقال تعالى وجعلوا الملائكة الذين هم عباد الرحمن اناثا اي اعتقدوا فيهم الانوثة اھ اور اعتقاد غیر مطابق صفت نقص ہے۔ اسی کو جہل مرکب کہتے ہیں اور (جعل الجنة مثواہ) جملہ دعائیہ۔ تو ان چاروں باتوں کے پیش نظر اسکا مفہوم جناب باری عز اسمہٗ کے حق میں صفت نقص کے حصول کی دعا ہوا جو شان الوہیت میں کھلی ہوئی بے ادبی ہے۔ اسیواسطے ہمنے کہا تھا کہ سوء ادبی آپ کو کابراً عن کابر ترکہ میں پہونچی ہے۔ بلکہ یہ (جعل) افعال تصییر سے ہے جو متعدی بدو مفعول ہوتے ہیں۔ کما في همع الهوامع شرح جمع الجوامع للسيوطي عليه الرحمة۔

اسی صفحہ پر (فاللفظية منها على ضربين) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (اللفظية ذو الحال یا موصوف من حرف جار منها ضمیر مجرور جار مجرور ملکر متعلق کائنة کے ہوکر حال ہوا ذو الحال کا یا صفت ہوئی موصوف کی) اقول سبحان اللہ کائنة صفت نکرہ اور اللفظية موصوف معرفہ۔ یہ ہیں دار العلوم دیوبند شریف میں درجۂ علیا کے مدرس نحودان۔ جنکی اس ترکیب پر تفضیلیں قربان جائیں وہاں کے جملہ مبتدیان نحومیر خواں۔ ناظرین۔ ہم نے تو یہی کہا تھا کہ ان مدرس صاحب کو هداية النحو کے مسائل محفوظ نہیں۔ لیکن اب ترکیب مذکورہ سے ظاہر ہوا کہ ذات شریف کو نحومیر بھی یاد نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں بھی اس بات کی تصریح کردی گئی ہے کہ موصوف

اگر معرفہ ہو تو صفت کا معرفہ ہونا شرط ہے اور یہ ذات شریف (کائنۃ) نکرہ کو (اللفظیۃ) معرفہ کی صفت قرار دے رہے ہیں۔

(۳) صفحہ ۸ پر (فقط) کی شرط مقدر (اذا جررت بھا الاسم) بیان کرکے اُسکی ترکیب میں فرماتے ہیں۔ (اذَا حرف شرط) **اقولُ** حَولَ وَلَا قوۃَ اِلَّا باللّٰہِ العظیم۔ یہی دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ علیا کے مدرس جو ہم کو تحریر بتا رہے ہیں۔ گر ہمیں مکتب است ہمیں مُلّا۔ کار طفلاں تمام خواہد شد۔ اس سے بھی مذکورہ بالا قول کی تائید ہوتی ہے کہ ذات شریف کو نحو میر تک یاد نہیں۔ کیونکہ اُسمیں (اِذَا) کے اسماء ظروف سے ہونے کی تصریح ہے۔

(۴) صفحہ ۹ پر (نحو بہ داءٌ) کی ترکیب میں (بہ داءٌ) کو جملہ قرار دیکر نحو کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ صحیح نہیں کیونکہ (بہ داءٌ) اس مقام پر مراد اللفظ ہے تو ترکیب یوں کیجائیگی کہ نحو مضاف اور لفظِ بہ داءٌ مضاف الیہ۔ پھر بر تقدیر ارادۂ معنی ترکیب معروف کرکے جملہ قرار دیا جائیگا۔ چنانچہ صاحبِ الفوائد الشافیہ علیہ الرحمۃ نے کافیہ میں ایسے مقامات پر یونہیں ترکیب فرمائی ہے۔ وجہ یہ کہ بہ داءٌ کو جملہ قرار دیکر مضاف الیہ قرار دیں تو لازم آئیگا کہ لفظ نحو جملہ کی طرف مضاف ہو۔ حالانکہ یہ اُن الفاظ سے نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جملہ کی طرف مضاف ہونیوالے الفاظ حسب بیان مغنی اللبیب صرف آٹھ ہیں۔ (۱) اسمائے زمان (۲) حیث۔ (۳) لفظ آیۃ بمعنی علامت (۴) ذُو (۵) لدن (۶) ریث (۷) قول (۸) قائل۔ ساری کتاب میں ان بزرگ نے ایسے مقامات پر ہی تفصیل فرمائی ہے۔ اگر الفوائد الشافیہ پیشِ نظر ہوتی تو شاید تفصیل مذکور میں مبتلا نہ ہوتے۔ لیکن جنہیں نحو میر تک یاد نہیں اُنکی نظر میں الفوائد الشافیہ ہونا چہ معنی دارد۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی ایسے ہی ترکیب فرما گئے ہیں جسکی تقلید نہ کی جائیگی

نحوی ترکیب میں ایک نئے سُر کی ایجاد

اِن ذات شریف نے اسی صفحہ پر (نحو قول۔ تعَالیٰ) کی ترکیب میں ایک نئے سُر کی ایجاد فرمائی ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں تعَالیٰ فعل اپنے فاعل سے ملکر حال ہوا ذو الحال حال ملکر مضاف الیہ ہوا قول مصدر مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ ملکر قول ہوا) یہی نیا سُر ہے جسکو ٹائیٹل پیج پر خصوصیات میں شمار کرنا بھول گئے ہیں جیسے یہ بھول گئے کہ نحوی ترکیب میں مضاف مضاف الیہ ملکر مرفوعات میں سے کوئی مرفوع ہوتا ہے یا منصوبات میں سے کوئی منصوب یا مجرورات میں سے کوئی مجرور

(۵) صفحہ ۱۰ پر (اشتریت الفرس بسرجہ) کو ترکیب میں جملہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** فراموش کردہ نحو میر یہاں پر یاد آگئی اور ذات شریف یہ سمجھ گئے کہ (اشتریت الفرس بسرجہ) میں وہی (اشتریت) ہے جسکو نحو میر میں جملہ انشائیہ کی قسم عقود کی مثال میں (بعتُ) کیساتھ ذکر کیا ہے۔ حالانکہ یہ اشتریت وہ نہیں کیونکہ اشتریت کا استعمال انشا میں مجاز ہے جسکے لئے قرینہ ضروری۔ اور وہ یہاں مفقود۔ اسیواسطے یہ جملہ خبریہ ہے۔

(۶) اسی صفحہ پر (وَاللّٰہِ لَاَفعلَنَّ کَذَا) کی ترکیب میں (کَذَا) کو جار مجرور قرار دیکر لَاَفعلَنَّ کا متعلق (ظرف لغو) قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ (کَذَا) اس مقام پر اسم کنایہ ہے جو لَاَفعلَنَّ فعل متعدی کا مفعول بہ واقع ہے۔ علاوہ ازیں کاف حرف تشبیہ ظرف لغو نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوا کرتا ہے۔ الفوائد الشافیہ میں صفحہ ۲۸ پر فرمایا (لِاَنَّ الکاف مع مجرورہ یکون ظرفًا مستقرًا لا لغوًا کمَا فی حَاشیۃ انوار التنزیل للمولی الشھَاب)

(۷) صفحہ ۱۱ پر (وَلَا تلقُوا بایدِیکُم الی التھلکۃ) کی ترکیب میں جو بائے زائدہ کی مثال ہے (بایدِیکُم) جار مجرور کو

لَا تَلْقُوْا فعل سے متعلق قرار دیا ہے اَقُوْلُ یہ غلط اور بائے زائدہ کے معنی نہ سمجھنے پر مبنی ہے۔ وجہ یہ کہ حرف جر زائد فعل یا شبہ فعل سے متعلق نہیں ہوا کرتا اس لئے کہ فعل یا شبہ فعل سے تعلق بایں وجہ ہوتا ہے کہ یہ اُسکے معنی اپنے مدخول تک پہونچاتا ہے۔ اور حرف جار زائد پہونچاتا نہیں تو متعلق بھی نہ ہوگا۔ نحوی مسائل سمجھنے کیلئے شئی لطیف کی ضرورت ہے۔ اسی واسطے کسی نے کہا تھا۔ نحویاں را مغز باید چوں شہاں۔ تسکین خاطر کے لئے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کا ارشاد سُن لیجئے جس میں تعلق کو غلط قرار دے رہے ہیں۔ ھمع الھوامع شرح جمع الجوامع صفحہ ۱۰۸ ج دوم میں فرمایا۔

(ولا یتعلق) مِنْ حروف الجر (زائد) کالباء ومِنْ فِیْ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا وھل من خالق غیر اللّٰہ وذلک لان معنی التعلق الارتباط المعنوی والاصل ان افعالا قصرت عن الوصول الی الاسماء فاعینت علی ذلک بحروف الجر والزائد انما دخل فی الکلام تقویۃ وتوکیدا ولم یدخل للربط (الا اللام المقویۃ) فانھا تتعلق بالعامل المقوی نحو مصدقا لما معھم وفعال لما یرید وان کنتم للرویا تعبرون لان التحقیق انھا لیست زائدۃ محضۃ لما تخیل فی العامل مِنَ الضعف الذی نزل منزلۃ القاصر ولا معدیۃ محضۃ لاطراد صحۃ اسقاطھا فلھا منزلۃ بین منزلتین (وقول الحوفی) فی اعرابہ (ان الباء فی) اَلَیْسَ اللّٰہ (باحکم الحاکمین متعلق وھم) ای غلط نشاء عن ذھول اھ فات شریف نے یہی تفضیل اسی صفحہ پر (ردف لکم) کی ترکیب میں فرمائی ہے جو لام زائدہ کی مثال ہے۔ اور مزید برآں یہ کہ (ردف) کا فاعل (ھُوَ) ضمیر مستتر بیان فرمایا ہے حالانکہ وہ لفظ (بعض) ہے جو قرآن کریم میں مذکور ہے۔ سورہ نمل شریف میں پوری آیت یوں ہے۔ قُلْ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ رَدِفَ لَکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ ان دونوں آیات کی ترکیب میں مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی ہر دو حرف جار زائد کو ظرف لغو قرار دیا ہے جو قابل تقلید نہیں۔

نحوی ترکیب میں دیوبندی بدعت

(۸) صفحہ ۲۱ پر (مِنْ وَھِیَ لِلْابْتِدَاءِ وَالْغَایَۃِ) کی ترکیب میں (مِنْ) کو معطوف علیہا اور (وَ) کو حرف عطف اور (ھِیَ) کو معطوف قرار دیا ہے۔ اَقُوْلُ اس واو کو حرف عطف قرار دینا دیوبندی بدعت ہے جو شریعت نحو میں سیئہ ہے۔ کیونکہ صحت عطف کے لئے واجب ہے کہ معطوف کی اقامت معطوف علیہ کی جگہ صحیح ہو اور یہاں پر (ھِیَ) کو (مِنْ) کی جگہ رکھنا صحیح نہیں ورنہ اضمار قبل الذکر لازم آئے گا جو باطل ہے۔ قول کافیہ والمعطوف فی حکم المعطوف علیہ الخ کی شرح کرتے ہوئے شارح رضی نے فرمایا۔ فالمقصود ان المعطوف یجب ان یکون بحیث لو حذف المعطوف علیہ جاز قیامہ مقامہ اھ (ترتیب ابو سعیدی) بلکہ (مِنْ) مبتدائے اول ہے اور (ھِیَ) مبتدائے ثانی جو اپنی خبر لابتداء والغایۃ سے مل کر مبتدائے اول کی خبر ہے اور یہ (وَ) زائدہ ہے عاطفہ نہیں جیسے کہ ان ذات شریف نے لکھ مارا۔ چنانچہ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی (مِنْ) کو مبتدائے اول قرار دینے کی صورت میں اسکو زائدہ تحریر فرمایا ہے۔

(۹) اسی صفحہ پر اخذت مِنَ الدَّرَاھِمِ ای بعض الدَّرَاھِمِ کی ترکیب میں (اخذت مِنَ الدراھم) جملہ کو مُفَسَّر اور بعضُ الدَّرَاھِمِ مفرد کو مُفَسِّر قرار دیا ہے۔ اَقُوْلُ یہ دیوبندی بدعت بھی سیئہ ہے کیونکہ (ای) حرف تفسیر جملہ کی جملہ کیساتھ اور مفرد کی مفرد کے ساتھ تفسیر کے لئے آتا ہے۔ نہ مفرد کیساتھ جملہ کی تفسیر کیلئے۔ بلکہ یہ بھی درست نہیں کہ (مِنَ الدَّرَاھِمِ) کو مفسَّر اور (بعض الدَّرَاھِمِ) کو مفسِّر قرار دیا جائے جیسا کہ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اختیار فرمایا ہے کیونکہ بتقدیر تفسیر المفرد بالمفرد (ای) کے ماقبل کے لئے اس کا مابعد عطف بیان یا بدل ہوتا ہے۔ چنانچہ ھمع الھوامع جلد ثانی صفحہ ۱۷۰ میں ہے (ای) بالفتح والسکون حرف (للتفسیر بمفرد) نحو عندی

عسجد (ای ذھب و غضنفر ای اسد (فتا لیھا) عطف (بیان) عَلٰی مَا قبلھا (او بدل) منہ اھ اور عطف بیان و بدل کا اپنے معطوف علیہ اور مبدل منہ کیساتھ اعراب میں اتحاد ضروری ہے۔ خواہ لفظی اعراب میں یا تقدیری میں یا محلی میں۔ دونوں کا اعراب ایک ہی قسم کا ہو یا مختلف۔ یہاں پر اگر صرف جار کو مُفسّر قرار دیا جائے تو اُس کے لئے سرے سے اعراب ہی نہیں ہوتا پھر اعراب میں اتحاد کیسے ہوگا۔ اور جار مجرور کے مجموعہ کے لئے اعراب ہوتا ہے مگر مسامحۃً اور وہ بھی جبکہ عامل محذوف کے قائم مقام ہوں اور یہاں پر (اخذت) عامل مذکور ہے تو (مِنَ الدّراھم) مجموعہ کیلئے بھی اعراب نہ ہوا۔ پس (مِنَ الدّرَاھِم) مجموعہ کو بھی مفسّر قرار دینا درست نہیں۔ غرضکہ کسی طرح جو ٹھیک نہیں بیٹھتی۔ بفضلہ تعالٰی صحیح ترکیب وہی ہے جسکو ہمنے بیان کیا ہے۔ اُس کے پیشِ نظر (ای) یہاں پر تفسیر الجمل بالجملہ کے لئے ہے۔ حَاشیۃ الصبّان علی الاشمونی جلد ثانی صفحہ ۷۸ میں ہے
وَالتحقیق ان ذٰلِکَ المتعلق انّما یعمل فی المجرور وانہُ الّذِی فی محل نصب بالمتعلق بمعنی انہ تقیضی نصبہ لو کانَ متعدیًا الیہِ بنفسہ فتعلق المجرور بہ تعلق عمل وامّا الجار فلاَ عمل للمتعلق فیہ ونسبۃ التعلق الیہ مسامحۃ او مرادھم تعلق الایصال لان الحرف یوصل معانی الافعال الی الاسماء فعلم ان المحل للمجرور فقط۔ ھٰذا اذا لم یقعا عوضًا عَنِ العامِلِ المحذوف والاحکم عَلٰی مجموعھمَا باعراب العامل رفعًا نحو زید فی الدار ونصبًا نحو خرج زید بثیابہ او جرًا نحو مررتُ برجلٍ منَ الکرام افادہ الدمَامینی وغیرہ۔ اور مجموعہ جار مجرور کیلئے بیان کردہ اعراب کا حکم مسامحۃً ہوتا ہے جسکو اسی جلد کے صفحہ ۱۷۳ میں بایں الفاظ بیان فرماتے ہیں۔ وَقَدْ علم مِنْ ھٰذا التحقیق ان جعلھم مجموع منہ خبرینی علی التسامح الشائع فی اعراب نحو زید فی الدار بقولھم زید مبتدأ وفی الدّار خبر۔ وان الخبر فی الحقیقۃ متعلق مجموعہ علی الراجح اھ

(۱۰) صفحہ ۱۳ پر (نحو قولہ تعالٰی۔ فاجتنبوا الرجس مِنَ الاوثان ای الرجس الّذِی ھُوَ الاوثان اور نحو قولہ تعالٰی یغفر لکم مِنْ ذنوبکم اور نحو قولہ تعالٰی وَلَا تاکلوا اموالھم الٰی اموالکم ای مع اموالکم۔ کی ترکیب میں وہی دیوبندی نیا سُر الاپا ہے۔ کہ مضاف مضاف الیہ ملکر قول ہوا۔ بلکہ آخر کتاب تک اُسی سُر میں بولے ہیں۔ اور فاجتنبوا الرجس مِنَ الاوثان کو جملہ قرار دیکر مُفسّر اور الرجس الّذِی ھُوَ الاوثان کو مُفسِّر۔ اسی طرح لا تاکلوا اموالھم الٰی اموالکم میں الٰی اموالکم کو مُفسّر اور مع اموالکم کو مُفسِّر قرار دیا ہے۔ اور یغفر لکم مِنْ ذنوبکم میں (مِنْ) زائدہ کو متعلق۔ اور نحو سرت مِنَ البصرۃِ الی الکوفۃ کی ترکیب میں سرتُ من البصرۃ الی الکوفۃ کو جملہ قرار دیکر مضاف الیہ۔ اور الٰی لانتھاء الغایۃ فی المکان) کی دو ترکیبیں کی ہیں۔ دوسری میں انتھاء الغایۃ کو موصوف اور فی المکان کو (کائنۃ) نکرہ کے متعلق قرار دیکر اُس نکرہ کو انتھایۃ الغایۃ معرفہ کی صفت قرار دیا ہے۔ جس سے نحو میر یاد نہونے کی تائید ہوتی جا رہی ہے۔ ان سب صورتوں میں صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۱) صفحہ ۱۴ پر قَدْ یکون مَا بعدھَا داخلًا فی مَا قبلھا میں (دَاخلًا) کی ترکیب کرتے ہوئے فرماتے ہیں (داخلًا صیغہ اسم فاعل اسمیں ضمیر ھُوَ مستتر جو کہ راجع ہے۔ مَا موصول کی طرف اسکا نائب فاعل) **اقول** سُبحَان اللہ یہ دیوبندی نحو دانی ہے کہ اسم فاعل کیلئے نائب فاعل بتدی بھی جانتے ہیں کہ اسم فاعل کے لئے فاعل ہوتا ہے۔ نائب فاعل نہیں ہوتا پھر اسی صفحہ پر (اذَا قمتم الی الصّلوٰۃ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (اذا حرف شرط) جس سے ناظرین کو باور کرایا جا رہا ہے کہ دار العلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجہ عُلیا کے مدرس صاحب کو نحو میر تک یاد نہیں۔ اسی صفحہ پر ایک اور دیوبندی بدعت کا اظہار فرمایا ہے وہ یہ کہ قَدْ یکونَ مَا بعدھَا دَاخلًا فی مَا قبلھا۔ کو جزائے مقدم اور ان کانَ مَا بعدھَا مِنْ جنس مَا قبلھَا کو شرط مؤخر قرار دیکر فرماتے ہیں۔ (جزائے مقدم اور شرط مؤخر ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا) **اقول** ان ذات شریف سے کوئی پوچھے کہ نحویوں نے تو جملہ کی کسی قسم کو (جملہ شرطیہ جزائیہ) کیساتھ موسوم کیا نہیں تو ایجاد بندہ ہے یا بندی۔

(۱۲) صفحہ ۱۵ پر (سرت البلد حتی السُّوق) کی ترکیب میں (البلد) کو مفعول بہ قرار دیا ہے۔ اَقُولُ یہ غلط ہے۔ کیونکہ (سرت) فعل متعدی نہیں حتی کہ مفعول بہ کا مقتضی ہو۔ یہ مفعول فیہ ہے اور (قرأت ودعوت حتی الدعاء ای مع الدعاء) کی ترکیب میں وہی جو بندہ نے اختیار فرمائی ہے کہ حتی اللہ عاطفہ اور مع اللہ علامہ غفر
(۱۳) صفحہ ۱۶ پر (فلا یقال حتاہ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (حتی) جار (ہ) مجرور۔ جار مجرور ملکر بحکم لفظ وانہ نائب فاعل ہوا۔ اَقُولُ یہ غلط ہے۔ کیونکہ جب یہ استعمال صحیح نہیں تو۔ جار مجرور ملکر نائب فاعل نہ کہا جائے گا۔ جار کو مجرور کیساتھ بروقت صحت استعمال ملایا جاتا ہے۔ بلکہ یوں کہیں گے کہ لفظ (حتاہ) نائب فاعل۔ چنانچہ مولوی الٰہی بخش صاحب نے بھی اسی طرح فرمایا ہے۔
(۱۴) صفحہ ۱۷ پر (نحو مَرَرْتُ علیہ بمعنی مررت بہ) کی ترکیب میں (مررت علیہ) کو جملہ قرار دیکر ذوالحال بنایا ہے۔ اَقُولُ یہ غلط ہے کیونکہ ذوالحال ہونا اسم کے خواص سے ہے۔ اور جملہ اسم نہیں ہوتا پھر ذوالحال کیسے ہوگا۔ جس کو نحو میر تک یاد نہ ہو اُسکی رسائی یہاں تک کیسے ہو سکتی ہے۔ ہم سے سُنئے اور یاد رکھئے۔ حاشیہ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی بر حاشیہ ملا عبد الغفور قدس سرہما زیر بحث خواص اسم صفحہ ۸۰ میں ہے (ومن جملتها تاء التانيث المتحركة وياء النسبة وكونه فاعلاً ومفعولاً وموصوفاً وذاحال وتمييزاً ومثنى ومجموعاً ومنادى ومصغراً ومكبراً اھ) صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔
(۱۵) اسی صفحہ پر (ان كنتم على سفر) کی ترکیب میں (على سفر) کو (كائنةً) کے متعلق قرار دیکر (كائنةً) کو (كنتم) کی خبر بنایا ہے۔ اَقُولُ یہ بھی غلط ہے کہ فعل ناقص کی خبر اُسکے اسم کیساتھ تذکیر اور جمع میں مطابق نہیں جو ضروری ہے۔ بلکہ اس کا متعلق (كائنين) بصیغہ جمع مذکر مقدر نکالا جائے گا۔
(۱۶) صفحہ ۱۸ پر (ليس كمثله شیء) کی ترکیب میں (کاف) زائدہ کو (كائناً) مقدر کے متعلق قرار دیا ہے۔ اَقُولُ یہ غلط ہے کہ حرف جار زائد متعلق نہیں ہوا کرتا کما مر مفصلاً۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اسکو ظرف مستقر قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔
(۱۷) صفحہ ۱۹ پر (نحو مارأيته مُذ يوم الجمعة او منذ يوم الجمعة) کی ترکیب میں (مذ يوم الجمعة) کو معطوف علیہ اور (منذ يوم الجمعة) کو معطوف قرار دیکر مارأيته کے متعلق قرار دیا ہے۔ اَقُولُ یہ غلط ہے۔ کیونکہ من حیث اللفظ (مُذْ) اور (مُنْذُ) کی دو مثالیں مقصود ہیں نہ من حیث المعنی کہ لفظ نحو اُن الفاظ میں نہیں جو جملہ من حیث المعنی کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ کما مر تفصیلہ۔ اور جار کا تعلق بروقت ارادہ معنی ہوتا ہے۔ منذ يوم الجمعة سے پیشتر (مارأيته) بقرینہ سابق اختصاراً محذوف کر دیا ہے تو اصل میں (مارأيته مُنْذُ يوم الجمعة) من حیث اللفظ معطوف ہے اور (مارأيته مذ يوم الجمعة) من حیث اللفظ معطوف علیہ ہے اور (او) بمعنی (و) ہے جیسے اس حدیث میں (فانما عليك نبي او صديق او شهيد) جب شے پر مصاحب کا عطف بواسطہ (او) کیا جائے۔ یا مؤکد پر مؤکِّد کا جیسے ومن يكسب خطيئة او اثما۔ میں ایک قول پر یا مقام اباحت میں واقع ہو جیسے جالس الحسن او ابن سيرين۔ میں تو (او) بمعنی (و) ہوتا ہے (كذا في الاشموني) عبارت کتاب اور حدیث شریف از قبیل عطف مصاحب ہے۔ فتشکر۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی معطوف معطوف علیہ قرار دیکر متعلق قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔
(۱۸) اسی صفحہ پر (وقد تكونان بمعنى جميع المدة) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (تكونان فعل مضارع تثنیہ مونث غائب فعل ناقص اُسمیں ضمیر (هما) مستتر جو کہ راجع ہے مذ و منذ کی طرف وہ اس کا اسم) اَقُولُ یہ غلط ہے اسیواسطے ہمنے کہا تھا کہ ذات شریف کو صرف میر بھی یاد نہیں ان ذات شریف کے متعلق ہمنے جو کچھ کہا یا کہیں گے خدانخواستہ وہ کسی پرخاش پر مبنی نہیں بلکہ اظہار حقیقت ہے۔ مضارع کے صیغہ تثنیہ میں ضمیر فاعل (هما) مستتر نہیں ہوتی۔ بلکہ الف ضمیر بارز فاعل ہے چنانچہ صرف میر صفحہ ۱۱ میں ہے (وتا در تنصر و تنصران علامت غیبت و

حرف استقبال ست والف علامت تثنیہ مؤنث وضمیر فاعل ست)۔

(۱۹) اسی صفحہ پر (نحو مَا رأیته مذ یومین او منذ یومین) کی ترکیب میں بھی وہی سابق تضلیل فرمائی ہے جسکی تفصیل ہم ابھی بیان کر چکے ہیں

نحوی ترکیب میں دوسرا نیا شر

(۲۰) صفحہ ۲۰ پر (الا نکرۃ موصوفۃ) اور (الا فعلا ماضیا) اور (الا علی الاسم الظاهر) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الا) حرف استثنا لغو **اقول** یہ ذات شریف نے نحوی ترکیب میں دوسرا نیا شر اختیار کیا ہے اور آخر کتاب تک اسی شر میں بولے ہیں۔ اس لفظ (لغو) کا تعلق (استثنا) کیساتھ قرار دیں یا (حرف) کیساتھ دونوں صورتیں لغو ہیں۔ نحویوں کی زبان میں نہ (الا) حرف لغو کہلاتا ہے نہ استثنا استثنائے لغو یہ خاص دار العلوم شریف کی بولی ہے جسکی لغویت کا ثبوت خود ذات شریف اسی صفحہ پر بایں الفاظ پیش فرماتے ہیں (و ا و قسم کیلئے تین شرطیں ہیں۔ ایک حذف فعل۔ دوسرا یہ کہ قسم بعد سوال مستعمل نہیں ہوتا الخ تیسرا یہ کہ ضمیر پر نہیں آتا الخ) ناظرین آپنے دیکھا لفظ (دوسرا) اور لفظ (تیسرا) شرط کے لئے استعمال فرما رہے ہیں جو اردو زبان میں مؤنث مستعمل ہے۔

(۲۱) صفحہ ۲۱ پر (وقد تکون بمعنی رب) کی ترکیب میں (بمعنی رب) کو (مستعملۃ) مقدر کے متعلق کر کے اسکو (تکون) کی خبر قرار دیا ہے، **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ بر تقدیر اشتقاق خبر (تکون) کے اسم کیساتھ خبر کی تانیث میں مطابقت واجب ہے۔ اور (مستعملا) مؤنث نہیں۔

(۲۲) اسی صفحہ پر (نحو وعالم یعمل بعلمه) کی ترکیب میں (یعمل بعلمه) کو (عالم) کی صفت کہکے (وعالم) جار مجرور کو فعل مقدر سے متعلق کرنے کے بجائے۔ جار مجرور کو (نحو) کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ جار مجرور مضاف الیہ نہیں ہوا کرتے۔ کیونکہ مضاف الیہ اسم ہوا کرتا ہے یا جملہ۔ اور جار مجرور نہ اسم ہیں نہ جملہ۔

(۲۳) صفحہ ۲۲ پر (والله لا زید فی الدار ولا عمرو) کی ترکیب میں دونوں (لا) کو نفی جنس کا فرما کر (زید) اور (عمرو) کو ان کا اسم قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور یہ اسی بات کی تائید کرتا ہے کہ ذات شریف کو نحو میر تک یاد نہیں۔ کیونکہ لائے نفی جنس کے بعد اگر معرفہ واقع ہو تو وہ عمل نہیں کرتا پھر اس کیلئے اسم کیسے ہوگا۔ اگر یاد نہ ہو تو سنئے۔ نحو میر صفحہ ۱۸ میں ہے (و اگر بعد او معرفہ باشد تکرار لا با معرفہ دیگر لازم باشد و لا ملغی باشد یعنی عمل نکند و آں معرفہ مرفوع باشد بابتدا چوں لا زید عندی ولا عمرو

(۲۴) اسی صفحہ پر (فان کان جوابه جملة اسمية فان كانت مثبتة وجب ان تكون مصدرة بان او لام الابتداء) کی ترکیب میں (اسمية) اسم منسوب کو بغیر ضم مرفوع (جملة) کی صفت قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ جس اسم کے آخر یائے نسبت ہو وہ بھی عمل کرتا ہے۔ بعض نحویوں کے نزدیک بتاویل (منتسب) ہوکر اسم فاعل کی طرح اور بعض کے نزدیک بتاویل (منسوب) ہوکر اسم مفعول کی طرح۔ اسکے مرفوع کو بر تقدیر اول فاعل اور بر تقدیر دوم نائب فاعل کہتے ہیں۔ تو جس طرح اسم فاعل اور اسم مفعول کیساتھ ترکیب میں ان کے مرفوع کو نہ ملانا خطائے فاحش ہے۔ اسی طرح اسم منسوب کے ساتھ ترکیب میں اسکے مرفوع کو نہ ملانا خطائے فاحش یقین نہ ہو تو سنئے۔ الفوائد الشافیة میں زیر ترکیب (فالعدل خروجه عن صیغته الاصلية) صفحہ ۲۳ پر فرمایا (وما اشتهر بين المعربين من ان الاصلية صفة لصيغة بلا ضم نائب الفاعل فسامحة او غلط فاحش بيقين كما مر التفصيل نقلا عن شرح المفتاح للسيد الشريف فاحفظه فانه ينفعك في مواضع شتى) انکے نزدیک (اسم یائے نسبت) بتاویل (منسوب) ہے نظر برآں اس کیلئے نائب فاعل بیان فرمایا۔ اور همع الهوامع جلد دوم صفحہ ۱۹۲ میں اسم منسوب الیہ کے تغیرات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا (اذ یلحقه ثلث تغييرات لفظی وهو

کسر ما قبل الیاء وانتقال الاعراب الیہا۔ ومعنوی[۲] وھو صیرورتہ اسما لم یکن لہ وحکمی[۳] وھو رفعہ لما بعدہ علی الفاعلیۃ کالصفۃ المشبہۃ نحو مررت برجل قرشی ابوہ کانک قلت منتسب الی قریش ابوہ ویطرد ذلک فیہ وان لم یکن مشتقاً وان لم یرفع الظاہر رفع الضمیر المستکن فیہ کما یرفعہ اسم الفاعل المشتق ان کے نزدیک بتاویل (مُنتسِب) ہے لہذا اُس کیلئے فاعل بیان فرمایا۔ اور (فان کانت مثبتۃ) کی (فا) کو حرف تفصیل لکھا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ یہ (فا) نحات کی اصطلاح میں حرف تفصیل نہیں کہلاتی بلکہ اسکو نحوی فائے جزائیہ کہتے ہیں کیونکہ اس کا مابعد شرط ماقبل کیلئے جزا ہوتا ہے۔

(۲۶) صفحہ ۲۳ پر بھی (وان کان جوابہ جملۃ فعلیۃ فان کانت مثبتۃ) کی ترکیب میں (فعلیۃ) اسم منسوب کو بدون ضمیر مرفوع صفت قرار دیا ہے اور (فان کانت) کی (فا) کو حرف تفصیل۔ اسکے علاوہ۔

تیسرا نیا شگوفہ

یہ اختیار فرمایا کہ (ان کان جوابہ الخ) کو جملہ شرطیہ جزائیہ تحریر کیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہ جملہ شرطیہ معطوفہ ہے۔ اسکو جزائیہ کہنے کی کوئی تک نہیں۔ نیز اسی صفحہ پر (واللّٰہ لا فعلن کذا) کی ترکیب میں (کذا) کو جار مجرور کہکر لا فعلن سے متعلق قرار دیا ہے۔ یہ سابق کی طرح تفضیل ہے۔ کیونکہ (کذا) جار مجرور نہیں۔ اسم کنایہ ہے۔

(۲۷) اسی طرح صفحہ ۲۴ پر (وان کانت منفیۃ فان کانت فعلاً ماضیاً الخ) کی ترکیب میں (ان کانت منفیۃ الخ) کو جملہ شرطیہ جزائیہ۔ اور (فان کانت) کی (فا) کو حرف تفصیل اور (واللّٰہ ما افعلن کذا) اور (واللّٰہ لا افعل کذا) اور (واللّٰہ لن افعل کذا) کی ترکیب میں (کذا) کو جار مجرور قرار دیا ہے۔

(۲۸) صفحہ ۲۵ پر (ان کان قبل القسم جملۃ کالجملۃ التی وقعت جوابہ) کی ترکیب میں (وقعت) کی ضمیر مستتر کا مرجع جملۃ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے ورنہ جملہ صلہ کا عائد موصول سے خلو لازم آئے گا بلکہ اس کا مرجع (التی) ہے۔

(۲۹) اور (جوابہ) کو (وقعت) کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ بھی غلط کہ (وقعت) فعل متعدی نہیں بلکہ (وقعت) معنی (صارت) کو متضمن ہے۔ ضمیر مستتر اسم اور (جوابہ) خبر کما فی الفوائد الشافیہ صفحہ[۴۱]۔

(۳۰) صفحہ ۲۶ پر (والفاعل فیہا ضمیر مستتر) کی ترکیب میں (مستتر) کو اسم فاعل تحریر کرکے اُسمیں ضمیر پوشیدہ کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔

(۳۱) اسی صفحہ پر (تعیننا للفعلیۃ) کی ترکیب میں (ھی) ضمیر مستتر کو اُسکا فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے بدو وجہ اول اسلئے کہ صیغہ تثنیہ میں ضمیر واحد مستتر ہونیکے کیا معنی۔ دوم اسلئے کہ ماضی کے صیغہ تثنیہ میں ضمیر مستتر ہی نہیں ہوتی بلکہ الف ضمیر بارز فاعل ہے۔ یہ وہی بات ہے کہ ذات شریف کو صرف میر تک یاد نہیں۔ اگر باور نہو تو سُنئے۔ صرف میر صفحہ میں ہے (والف در نصرا علامت تثنیہ مونث وضمیر فاعل ست)۔

النوع الثانی

(۳۲) صفحہ ۲۷ پر (وھی تدخل علی المبتدأ والخبر) کی ترکیب میں (ھی) کو مبتدا بتا کر (تدخل) کی ضمیر مستتر فاعل کا مرجع (حروف) قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے ورنہ جملہ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آئیگا بلکہ (ھی) مستتر کا مرجع (ھی) بارزہ ہے۔ ۳۰

(۳۳) صفحہ ۲۸ پر (وھِیَ للتشبیہ) کی ترکیب میں (للتشبیہ) جار مجرور کا متعلق محذوف (مستعمل) بصیغۂ مذکر نکال کر اُسکو (ھِیَ) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔ اسی طرح (ھِیَ للاستدراک) اور (ھِیَ للتمنی) کی ترکیب میں۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ خبر کی (ھِیَ) مبتدا کے ساتھ تانیث میں مطابقت نہیں رہتی۔ جو واجب ہے۔ بلکہ اس کا متعلق صیغۂ مؤنث نکالا جائے گا۔

(۳۴) اسی صفحہ پر (تکونان متغایرتین) کی ترکیب میں (متغایرتین) کو اسم فاعل تحریر کرنیکے باوجود اُس میں ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کما مرّ۔ بلکہ ضمیر مستتر فاعل ہے۔

(۳۵) صفحہ ۲۹ پر بھی (ھِیَ للترجی) کی ترکیب میں (ھِیَ) کو مبتدا قرار دیکر (للترجی) کو (مستعمل) کے متعلق قرار دیکر اسکو خبر (ھِیَ) قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کما مرّ۔

(۳۶) اسی صفحہ پر (یستعمل فی الممکنات کما مرّ) کی ترکیب میں (کما مرّ) کو (یستعمل) مذکور کے متعلق قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے کہ کاف حرف تشبیہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ کما مرّ۔

(۳۷) اسی صفحہ پر (فلا یقال لعلّ الشّبَابَ یعود) کی ترکیب میں (لعلّ الشّبَابَ یعود) کو بایں طور جملہ انشائیہ بنا کر کہ (اَلشّبَاب) اسم (لعل) اور (یعود) خبر (لا یقال) کا نائب فاعل قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ بدو وجہ غلط ہے۔ اولاً اسلئے کہ جملہ نائب فاعل نہیں ہوتا۔ کیونکہ نائب فاعل ہونا اسم کے خواص سے ہے۔ ثانیاً اسلئے کہ جب یہ استعمال درست نہیں تو نہ اسکے معنی مراد ہو سکتے ہیں نہ اسکے اجزا کو اسم و خبر قرار دیا جائے گا۔ پھر ترکیب کیسی صرف یہ کہیں گے کہ لفظ (لعل الشّبَاب یعود) نائب فاعل۔ اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سُنیئے الفوائد الشّافیہ صفحہ ۴۱ میں کافیہ کے قول زیر بحث مرفوعات وَامتنع ضرب غلامہ زیدًا۔ کی ترکیب کرتے ہوئے فرمایا (وَعَاطفۃ۔ امتنع مَاض۔ ضرب غُلامہ زیدًا۔ مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا فاعل امتنع وَھُوَ معہ جملۃ فعلیۃ لا محل لہا عطف علٰی جملۃ جائز ولما کان ھٰذا اللفظ ممنع القول لا یراد معناہ و لا یعرب اجزائہ کما توھمہ بعض الطلبۃ)

النّوع الثّالِث

(۳۸) صفحہ ۳۰ پر (ترفعان الاسم) کی ترکیب میں اور (تنصبان الخبر) کی ترکیب میں دونوں فعلوں کے اندر ضمیر فاعل (ھُمَا) بیان کی ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کما مرّ۔ مزید برآں یہ کہ جملہ اولی کو معطوف علیہ اور جملہ ثانیہ کو معطوف قرار دیکر یایں شعر بولتے ہیں (معطوف علیہ معطوف سے ملکر جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذات شریف کو نحوی ترکیب سے اصلاً مس نہیں۔ کیونکہ معطوف علیہ اور معطوف کو ایسے مقامات پر ملاتے ہیں۔ جن میں ان کا ما قبل سے کسی قسم کا تعلق ہو۔

النّوع الرّابِع

(۳۹) صفحہ ۳۱ پر (وَھِیَ بمعنی مع) اور (ھِیَ للاستثناء) کی ترکیب میں (ھِیَ) کو مبتدا بنا کر دونوں جگہ جار مجرور کا متعلق مقدر (مستعمل) بصیغۂ مذکر قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کما سبق۔

(۴۰) اسی صفحہ پر (ھٰذِہٖ الحروف الخمسۃ تنصب الاسم اذا کان مضافًا الی اسم آخر) کی ترکیب میں (ھٰذِہٖ الحروف الخمسۃ) کو مبتدا۔ اور (تنصب الاسم) کو جزائے مقدم اور (اذا کان مضافًا الی اسم آخر) کو شرط موخر بنا کر جملہ شرطیہ کو خبر مبتدا قرار دیا ہے۔

اقولُ۔ یہ غلط ہے کیونکہ یہاں پر (اذا) معنی شرط کو متضمن نہیں بلکہ محض ظرفیت کے لئے ہے۔ اور مابعد کی طرف مضاف۔ اور (تنصب) خبر مبتدا کا مفعول فیہ۔ (اذا) کو شرطیہ قرار دینے سے جزا کا تقدم لازم آئیگا جو خلاف اصل ہے جسکا ارتکاب بلاضرورت نہیں کیا جاتا۔ اور یہاں ضرورت متحقق نہیں۔

(۱۴) صفحہ ۳۲ پر (هیا شریف القوم) اور (ای افضل القوم) کی ترکیب میں (شریف) اور (افضل) دونوں صفت کے صیغوں کو بغیر ضم فاعل لکھا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کما مضیٰ۔ ان دونوں کی صحیح ترکیب البشیرُ الکامل میں دیکھی جائے۔

النّوع الخامِس

(۲۴) صفحہ ۳۳ پر (اسلمت اَنْ ادخل الجنّة) اور اسلمت (اَنْ دخلت الجنة) کی ترکیب میں (اَنْ اَدْخُل الجنة) اور (اَنْ دخلت الجنة) کو (اسلمت) کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ (اسْلام) بمعنی (داخل شدن در دین محمدی) متعدی نہیں۔ اور یہ (اسلمت) باین معنی (اسلام) سے مشتق ہے۔ اور صحیح بات یہ کہ اس (اَنْ) سے پیشتر (لام) حرف جر برائے تعلیل محذوف ہے جس کے حذف کو (اَنْ) اور (اَنَّ) سے پیشتر نحوی قیاسی کہتے ہیں۔

(۳۴) اسی صفحہ پر (اصلها اَلّا اَنْ عند الخلیل) کی ترکیب میں (اَلّا اَنْ) کو ذوالحال اور (عند الخلیل) کو حال قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے ورنہ (اصلها) مبتدا پر (الّا اَنْ) خبر مقید کا حمل درست نہ رہے گا۔ اور صحیح ترکیب یہ کہ (عند الخلیل) مبتدائے محذوف (هُوَ) کی خبر ہے۔ اور یہ ترکیب بھی کر سکتے ہیں کہ (عند الخلیل) کو نسبت کا ظرف قرار دیں جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے۔ کمافی الفوائدِ الشافیہ صفحہ ۱۱۰۔

(۴۴) اسی صفحہ پر (ای یکون ماقبلها سببًا لمابعدها) کی ترکیب میں (قبلها) اور (بعدها) کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (مَا) کو قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے بلکہ (یکنّ) اس کا مرجع ہے۔

(۵۴) صفحہ ۳۴ پر (اسلمت کَیْ ادخل الجنّة) کی ترکیب میں (ادخل الجنة) کو جملہ فعلیہ خبریہ بناکر (اسلمت) کا مفعول لہٗ قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ جملہ مفعول لہٗ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ مفعول لہٗ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔ اور صحیح یہ کہ یہ دو جملے ہیں۔ ایک (اسلمت) اور دوسرا (کَیْ اَدْخُلَ الجنّة) اور یہ جملہ معللہ ہے۔ کمافی الفوائد الشافیہ صفحہ ۲۹۹۔

(۶۴) اسی صفحہ پر (فانّ الاسْلام سبب لدخول الجنّة) کی ترکیب میں (سبب) کو مصدر قرار دیکر (لدخول الجنة) کو اس سے متعلق کیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے اسلئے کہ (سبب) مصدر نہیں۔ ورنہ (الاسْلام) پر حمل درست نہ ہوگا۔ کہ دو متغایر مصادر میں حمل نہیں ہوتا بلکہ (سبب) بمعنی مایتوصل بہ الی غیرہ ہے یعنی (ذریعہ) اور (لدخول الجنة) ظرف مستقر ہوکر اُسکی صفت ہے۔

النّوعِ السّادس

(۷۴) صفحہ ۳۵ پر (مثل لم یضرب بمعنی مَاضرب) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (مثل مضاف لَم یضرب (مرادلفظ) متعلق کائنٌ کے ہوکر مبتدا) **اقولُ**۔ یہ غلط بلکہ مجنونانہ بڑ ہے۔

(۸۴) صفحہ ۳۶ پر (وهی ضد کلام الامر ای لطلب ترك الفعل) کی ترکیب میں (ضد کلام الامر) کو مفسَّر اور (الطلب ترك الفعل) کو (ثابتة) مقدر سے متعلق کرکے (ثابتة) کو مفسِّر قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ جب (اَیْ) تفسیر المفرد بالمفرد کے لئے لایا جائے تو ماقبل معطوف علیہ یا مبدل منہ ہوتا ہے اور مابعد عطف بیان یا بدل کما مرّ عن الہمع۔ اور عطف بیان میں واجب ہے کہ معطوف علیہ کیساتھ تعریف و

تنکیر اور تذکیر و تانیث میں مطابق ہو۔ یہاں پر مطابقت نہیں کہ (ثابتۃ) نکرہ اور مؤنث ہے۔ اور (ضد کلام الامس) معرفہ اور مذکر اشمونی شرح الفیہ کے قول (لا جمعا عمّم) پر حاشیۃ الصبان جلد سوم صفحہ ۶۴ میں فرمایا۔ (ای علی وجوب مطابقۃ البیان والمبین تعریفاً و تنکیراً و افراداً وغیرہ۔ وتذکیراً وغیرہ اھ) تو (ثابتۃ) کا عطف بیان ہونا باطل ہوا۔ اور بدل کیلئے اگرچہ تعریف و تنکیر میں مطابقت واجب نہیں مگر تذکیر و تانیث میں واجب ہے چنانچہ اشمونی جلد سوم صفحہ ۹۸ میں ہے۔ (واما الافراد والتذکیر واضدادھما فان کان بدل کل وافق متبوعہ فیھا مالم یمنع مانع من التثنیۃ والجمع اھ) یہاں پر (ثابتۃ) مؤنث ہے اور (ضد) مذکر تو اُس کا بدل ہونا بھی باطل ٹھہرا۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اس مقام پر ترکیب مذکور کہہ گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ (ای) یہاں پر تفسیر الجملۃ بالجملۃ کے لئے ہے اور (الطلب ترک الفعل) ظرف مستقر ہو کر (ھی) محذوف مبتدا کی خبر ہے۔ اور یہ جملہ مفسرہ۔

(۴۹) صفحہ ۳۷ پر (وتسمی الاولی شرطاً والثانیۃ جزاءً) کی ترکیب میں (الثانیۃ) کو فعل مقدر تسمی کا نائب فاعل اور (جزاءً) کو اُسکا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے۔ کیونکہ تقدیر تسمی کی طرف ضرورت داعی نہیں اور تقدیر بدون ضرورت خطا ہے۔ صحیح یہ کہ (الثانیۃ) کا عطف (الاولی) پر ہے اور (جزاءً) کا (شرطاً) پر۔ الفوائد الشافیۃ صفحہ ۲۸ میں ہے (وفیہ تقدیر شیٔ بلا اقتضاء وھو مدخول کما فی مغنی اللبیب۔

النوع السّابع

(۵۰) صفحہ ۳۸ پر (حال کونھا مشتملۃ) کی ترکیب میں (مشتملۃ) کو اسم فاعل کہنے کے باوجود اسمیں ضمیر مستتر کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اَقولُ** - یہ غلط ہے جو مبتدی طلبہ پر بھی مخفی نہیں۔

(۵۱) صفحہ ۳۹ پر (ویکون الفعل الاول سبباً للفعل الثانی) کی ترکیب میں (سبباً) کو سابق کی طرح مصدر قرار دیا ہے۔ اور (وتسمی الاول شرطاً والثانی جزاءً) کی ترکیب میں سابق کی طرح (الثانی) اور (جزاءً) کو تسمی محذوف کا نائب فاعل اور مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کما مرّ آنفاً۔

(۵۲) اسی صفحہ پر (فالجزم واجب فی المضارع) کی ترکیب میں (واجب) کو اسم فاعل تسلیم کرنے کے باوجود اُسمیں ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے۔ کما سبق آنفاً۔

(۵۳) اسی صفحہ پر (وھو لا یستعمل الا فی ذوی العقول) کی ترکیب میں بیان کیا کہ (لا یستعمل) میں ضمیر (ھی) مستتر ہے **اقول** یہ غلط ہے کہ (لا یستعمل) صیغہ مذکر ہے اور (ھی) ضمیر مؤنث اور صیغہ مذکر میں ضمیر مؤنث پوشیدہ نہیں ہوتی۔ بلکہ اُسمیں ضمیر مستتر (ھو) ہے۔

(۵۴) صفحہ ۴۰ پر (نحو من یکرمنی اکرمہ) کی ترکیب میں (مَن) کو اسم موصول قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ یہ نہیں سوجھا کہ اسمائے جازمہ کی بحث ہو رہی ہے اور یہ مثال (مَن) جازمہ کی ہے۔ ہر ہر صفحہ اسی قسم کی خرافات سے لبریز ہے۔ ہر صفحہ کی خرافات کو بالاستیعاب بیان نہیں کر رہا ہوں۔ ورنہ اس کے لئے دفتر درکار ہے نہ اتنی فرصت۔ ابتک جو خرافات ظاہر کی گئیں اور آئندہ جو ظاہر کی جائینگی بطور نمونہ ہیں۔ تاکہ ناظرین کو دارالعلوم دیوبند میں درجہ علیا کے مدرس مولوی ظہور احمد صاحب کی نحودانی معلوم ہو جائے۔

(۵۵) اسی صفحہ پر (ما تشتر اشتر) کی ترکیب میں (ما) کو شرطیہ قرار دیکر چھوڑ دیا ہے اُس کیلئے محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے کہ (ما) یہاں پر مبتدا مرفوع محلاً۔ اور (تشتر اشتر) شرط و جزا ملکر اُس کی خبر ہے۔

(۵۶) اسی صفحہ پر پیشتر (وھو لا یستعمل الا فی غیر ذوی العقول) کی ترکیب میں فرمایا۔ (غیر) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر متعلق ہوا

(لا یستعمل فعل کے) **اقولُ** - یہ غلط ہے مبتدی بھی سُنکر فلک شگاف قہقہہ لگائیں گے کہ اُس سے پیشتر (فی) حرف جار موجود اور یہ مجرور واقع ہوا ہے علاوہ ازیں ترکیب میں حرف جار کو متعلق کہا کرتے ہیں نہ اسم کو۔

(۵۷) صفحہ ۴۱ پر (متی تذہب اذہب) کی ترکیب میں (متیٰ) کو حرف شرط فرمایا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے۔ اتنا نہ سوجھا کہ (متیٰ) کو اسمائے جازمہ میں شمار کیا ہے۔ پھر حرف کیسے ہوگا۔

(۵۸) اسی صفحہ پر (اینما تمش امش) کی ترکیب میں (اینما) کو حرف شرط فرمایا۔ **اقول** یہ بھی غلط کہ اسمائے جازمہ بیان ہو رہے ہیں اُنہیں میں سے یہ بھی ہے اگر ضعف بصر کی شکایت تھی تو چشمہ لگانا چاہیئے تھا۔ مگر یہ چشمہ کام نہ دے گا چشمۂ ادب کی ضرورت ہے۔

(۵۹) صفحہ ۴۲ پر (مہما تذہب اذہب) اور حیثما تقعد اقعد) کی ترکیب میں (مہما) اور (حیثما) کو اسم جازم کہکر چھوڑ دیا۔ اور دونوں کا محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے۔ دونوں مفعول فیہ مقدم ہیں۔ اسی طرح صفحہ ۴۱ پر (انیٰ تکن اکن) کی ترکیب میں (انیٰ) کو اسم جازم کہکر چھوڑ آئے ہیں۔ محل اعراب بیان نہیں کیا۔ وہ بھی مفعول فیہ مقدم ہے۔

(۶۰) صفحہ ۴۳ پر (اذ ما تفعل افعل) کی ترکیب میں (اذ ما) کو اسم جازم کہکر چھوڑ دیا ہے محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے۔ بر قول شارح علیہ الرحمۃ (ما) کی طرح مفعول بہ مقدم منصوب محلاً ہے اور بر قول تحقیق مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً۔

النوع الثامن

(۶۱) صفحہ ۴۴ پر (اذا رکب مع احد او اثنین او ثلث او اربع الخ) کی ترکیب میں (اذا) کو ابتدائیہ فرمایا۔ (اذا) اسم ظرف متضمن معنی شرط) پھر ذات شریف نے اسکی شرط و جزا بیان نہیں کی۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے کہ یہاں پر (اذا) معنیٰ شرط کو متضمن نہیں۔ بلکہ ظرفیت محضہ کیلئے ہے۔

(۶۲) اسی صفحہ پر (فان کان مونثا فتقول احدی عشرۃ امراۃ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے کیونکہ زمخشری اور اُن کے متبعین کے نزدیک شرط و جزا کا مجموعہ جملہ شرطیہ کہلاتا ہے اور باقی نحات کے نزدیک جملہ فعلیہ کما فی الھمع صفحہ ۱۳ جلد اول۔ اور خود ان ذات شریف نے اسی کتاب ایضاح العوامل کے مقدمہ میں صفحہ ۲ پر باقی نحات کے قول کو بطور سرقہ اپنی تحقیق قرار دیکر فرمایا۔ (اور اگر تدقیق نظر کی جائے تو قول تحقیقی یہی ہوگا۔ کہ اصل الاصول صرف دو قسمیں ہیں۔ ایک اسمیہ دوسرا فعلیہ۔ اس لئے کہ ظرفیہ در حقیقت یا تو فعلیہ ہوتا ہے یا اسمیہ جیسا کہ بصری اور کوفی نحویوں کا قول ہے۔ اسی طرح شرطیہ اصل میں جملہ فعلیہ ہے۔ حرف شرط داخل ہو جاتا ہے اخفش نے اسکو ایک مستقل قسم شرطیہ بنا دیا) اے سُبحان اللہ۔ آپ اور تدقیق نظر۔ اور وہ بھی باوجود ضعف بصر۔ ماشاء اللہ جسکو نحو میر اور صرف میر تک محفوظ نہوں وہ تدقیق نظر کرے۔ استغفر اللہ۔ ایں خیال است و محال است و جنوں۔ اگر باور نہو تو سُنیئے آپ فرماتے ہیں۔ کہ (ظرفیہ در حقیقت یا تو فعلیہ ہوتا ہے یا اسمیہ جیسا کہ بصری اور کوفی نحویوں کا قول ہے) اولاً اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ بصری اور کوفی نحویوں کا یہ قول ہے تو ذات شریف کی تدقیق نظر نے کیا تیر مارا۔ اُس سے کیا نئی بات پیدا ہوئی۔ یہ تو پہلے سے اُن کا قول تھا ہی۔ صدہا سال پیشتر جو بات لکھی گئی تھی اُسکو اپنی تحقیق قرار دے رہے ہو ہماسی کا نام تدقیق نظر ہے۔ لَاحَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیم۔ مگر ہمیں اس پر بھی تعجب نہیں کہ دار العلوم دیوبند میں پہلے سے یہی ہوتا چلا آرہا ہے۔ کہ سابقہ حواشی و شروح کو طبع کرا کر اپنی جانب منسوب کرتے رہے ہیں۔ تاکہ ناواقف سمجھیں کہ دار العلوم میں درسی کتب کی خدمات انجام دی جا رہی ہیں۔ چنانچہ اسی دار العلوم دیوبند کے شیخ الادب مولوی اعزاز علی صاحب نے کتب ادب پر جو حواشی چڑھائے ہیں سب کے سب میں بلفظہ سابقہ حواشی موجود ہیں مگر آخر میں تحریر کر دیا۔ اعزاز علی عفرلہ۔ جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت کی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہے

حالانکہ گرہ کا کچھ بھی نہیں۔ ثانیاً اگر بصری اور کوفی نحویوں نے کہا تھا کہ ظرفیہ اصل میں فعلیہ یا اسمیہ ہے تو انہوں نے جملہ کی فعلیہ۔ اسمیہ۔ ظرفیہ۔ تین قسمیں کیوں قرار دیں دو پر اقتصار کیوں نہیں کیا۔ کیا آپ کی طرح اُن کے سر میں بھی پھوڑا نکلا تھا کہ قسیم شے کو اصل میں شی قرار دیجئے۔ استغفر اللہ۔ حقیقت یہ ہے کہ ذات شریف جملہ ظرفیہ کے معنی ہی نہیں سمجھے۔ اب ہم سے سُنئے۔ مغنی اللبیب جلد دوم صفحہ ۴۴ میں ہے (والظرفیۃ المصدرۃ بظرف او مجرور نحو اعندک زید وافی الدار زید اذا قدرت زیداً فاعلاً بالظرف والجار والمجرور لا بالاستقرار المحذوف ولا مبتدأ مخبراً عنہ بھما) یعنی ظرفیہ وہ جملہ ہے جس کے شروع میں ظرف ہو یا جار مجرور جیسے اعندک زید اور افی الدار زید جبکہ ان مثالوں میں زید کا رافع ظرف اور جار مجرور کو قرار دیں نہ استقرار محذوف کو (ورنہ فعلیہ ہو جائے گا اگر استقر فعل مقدر مانا اور اب اصل عبارت یوں ہوگی أ استقر عندک زید۔ اس صورت میں زید کا رافع فعل استقر ہے یا اسمیہ ہو جائیگا اگر مستقر اسم فاعل مقدر مانا۔ اور اب اصل عبارت یوں ہوگی۔ امستقر عندک زید۔ اس صورت میں زید کا رافع مستقر اسم فاعل ہے اور یہ جملہ اسمیہ اسلئے ہوا کہ مثال مذکور میں (مستقر) مبتدا کی قسم ثانی ہے۔ اور (زید) فاعل قائم مقام خبر) اور نہ زید کو مبتدا مؤخر اور ظرف یا جار مجرور کو خبر مقدم قرار دیں ورنہ جملہ اسمیہ ہوگا نہ ظرفیہ) چونکہ بصریہ کے نزدیک ظرف اور جار مجرور کا عمل اعتماد کیساتھ مشروط ہے۔ کہ اُن سے پیشتر استفہام ہو یا نفی یا موصوف یا موصول یا مسند الیہ یا ذو الحال۔ نہ کوفیہ کے نزدیک اور نہ اخفش کے نزدیک جو نحات بصریہ سے ہیں۔ نظر برآں دونوں مثالوں میں ہمزۂ استفہام ذکر فرمایا تاکہ مثالیں اتفاقی ہو جائیں۔ اب تو ایمان لے آیئے کہ ظرفیہ اصل میں نہ فعلیہ نہ اسمیہ بلکہ قسم مستقل ہے۔ ثالثاً جملہ شرطیہ کے اضافہ کی نسبت اخفش کی جانب غلط۔ اس کے موجد آپکے دینی مورثِ اعلیٰ یا یں معنی کہا کہ دیوبندیت کا جنم بطن اعتزال سے ہوا ہے۔ خیر یہ اخفش۔ زمخشری سے کئی سو سال مقدم ہیں۔ انکی وفات ۲۱۵ھ میں ہوئی اور زمخشری کی ۵۳۸ھ میں۔ اور امام سیوطی علیہ الرحمۃ ھمع الھوامع ج ۱ صفحہ ۱۳ میں فرماتے ہیں (وزاد الزمخشری وغیرہ فی الجمل الشرطیۃ) اور زمخشری وغیرہ نے جملوں میں شرطیہ کا اضافہ کیا۔ اگر اضافہ کرنیوالے یہ اخفش تھے تو زمخشری کی جانب نسبت امام ہرگز نہ فرماتے۔ جس کا زمانہ کئی صدی متاخر ہے کیونکہ ایسے مقام علماء متقدم کی طرف نسبت فرمایا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں اتنا نہیں سوجھا کہ یہ اخفش نحات بصریین سے تھے جن کے نزدیک جملہ کی صرف تین قسمیں ہیں۔ اسمیہ۔ فعلیہ۔ ظرفیہ۔ جسکو زمخشری نے شرطیہ کیساتھ موسوم کیا۔ وہ اُن کے نزدیک فعلیہ کہلاتا ہے۔ اور یہ تسمیہ اُن کی اصطلاح کے بعد حادث ہوا۔ اسی واسطے امام سیوطی علیہ الرحمہ نے ھمع الھوامع میں بعد عبارت مذکورہ فرمایا۔ والصواب انھا فعلیۃ۔ تاکہ اقسام جملہ میں بے ضرورت اضافہ نہو۔ ورنہ لا مشاحۃ فی الاصطلاح کے پیش نظر زمخشری کا تخطئہ درست نہوگا تخطئہ کے باوجود ترکیب میں بھی اصطلاح حادث رائج ہو گئی۔ چنانچہ الفوائد الشافیہ میں اسی پر عمل فرمایا اور انکی اتباع میں ہمنے بھی اُسی کو اختیار کیا ہے۔ الغرض جب یہ تسمیہ بصریین کی اصطلاح کے بعد حادث ہوا تو نام نہاد مدقق میں یہ کہنا کس طرح درست ہوگا کہ (حرف شرط داخل ہو جانے سے اخفش نے اسکو ایک مستقل قسم شرطیہ بنا دیا) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

(۶۳) صفحہ ۵۴ پر (وطریق ترکیب غیرھا الی تسع مع عشی) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الی حرف جر۔ تسع مجرور۔ جار مجرور سے ملکر متعلق ہوا مصدر کے) **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ ظرف مستقر ہو کر (غیرھا) سے حال ہے۔ فہم شریف کی اس عبارت کے معنی تک رسائی نہیں ہوئی۔ ورنہ (لَاُضِلَّنَّھُم) کا مصداق نہ بنتے

(۶۴) اسی صفحہ پر (ان تقول فی المذکر ثلثۃ عشر رجلاً واربعۃ عشر رجلاً الی تسعۃ عشر رجلاً) کی ترکیب میں (الی تسعۃ عشر رجلاً) کو (تقول) مذکور سے متعلق قرار دیا ہے **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہو کر (وما زاد علیھما) حرف عطف اور معطوف عـ

(۶۵) اسی صفحہ پر (بتانیث الجزء الاول) کو بھی (تقول) مذکور سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہو کر (ثلثۃ عشر رجلاً) ہے

عـ مقدر عند التحقیق کے فعل (زاد) کی ضمیر فاعل سے حال ہے کیونکہ (الی) کے ما قبل کا ممتد ہونا ضروری ہے۔ اور یہ دونوں

مورثِ اعلیٰ سے مراد زمخشری معتزلی اور ابو الاعلیٰ مودودی

سے حال ہے۔

(٦٦) اسی صفحہ پر (و فی المؤنث ثلث عشرۃ امرأۃ واربع عشرۃ امرأۃ الی تسع عشرۃ امرأۃ بتذکیر الجزء الاول) کی ترکیب میں (الی تسع عشرۃ امرأۃ) کو اور (بتذکیر الجزء الاول) کو باعتبار عطف اسی (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے بلکہ یہ دونوں بھی سابق کی طرح ظرف مستقر ہو کر حال ہیں۔ مگر بطریق سابق کہ اول حال اور دوم حال بعد حال۔ اور اسکو ہماری ترکیب سے سمجھئے۔

(٦٧) صفحہ ۷۴ پر (واما طریق الترکیب فی الواحد والاثنین الی تسع مع عشرون واخواتہ الی تسعین) کی ترکیب میں (الی تسع) کو اور (الی تسعین) کو (الترکیب) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے کیونکہ ایک معنی کے دو حرف جار بدون عطف ایک شے سے متعلق نہیں ہوتے۔ اگر یاد نہ ہو تو سنئے۔ الفوائد الشافیہ صفحہ ۴۳ میں ہے۔ وعدم تعلق الجارین لمعنی واحد بفعل واحد مشروط بعدم التبعیۃ واما علی طریق التبعیۃ فلا مانع من ذلک التعلق کما فی مررت بزید و بعمرو کما فی الاظہار۔

(٦٨) اسی صفحہ پر (فان کان الممیز مذکرا فتقول (الی) بتذکیر الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتذکیر) کو (فتقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔

(٦٩) اسی صفحہ پر (وان کان الممیز مونثا فتقول (الی) بتانیث الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتانیث) کو (فتقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ بھی غلط ہے اور یہ بھی ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ (فان کان الممیز مذکرا الخ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ ہوا) اور (وان کان الممیز مونثا الخ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں۔ (شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا) اول ترکیب میں اصطلاح قدیم اور حادث دونوں مخلوط ہیں۔ اور ترکیب اول و دوم میں اسی دیوبندی نئے سر (جزائیہ) کا اختلاط جسکو پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

(٧٠) صفحہ ۷۴ پر (تقول فی الممیز المذکر (الی) بتانیث الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتانیث) کو (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ بھی غلط ہے اور یہ بھی سابق کی طرح ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔

(٧١) اسی صفحہ پر (و فی الممیز المؤنث تقول (الی) بتذکیر الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتذکیر) کو (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ بھی غلط۔ اور یہ بھی ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔ ان تمام مذکورہ بالا مقامات کی صحیح ترکیب البشیر الکامل میں ملاحظہ فرمائیے۔ اور لوح دل پر نقش کر لیجئے تاکہ پھر تضلیل میں گرفتار نہ ہوں۔

(٧٢) اسی صفحہ پر (ثلثۃ وعشرون رجلا) کی ترکیب میں (ثلثۃ وعشرون) کو معطوف علیہ معطوف قرار دے کر بغیر ممیز بنایا ہے۔ اسی طرح (اربعۃ و عشرون رجلا) کی ترکیب میں اور اسی طرح (ثلث وعشرون امرأۃ) کی ترکیب میں اور اسی طرح (اربع وعشرون امرأۃ) کی ترکیب میں۔ **اقول** - یہ بھی غلط۔ صحیح یہ کہ معطوف علیہ معطوف بنا کر ممیز قرار دیا جائے گا۔

(٧٣) اسی صفحہ پر (و علی ہذا القیاس) کی ترکیب دوم میں (القیاس) پر الف لام عوض تنوین بتایا ہے۔ **اقول** - یہ بھی غلط کیونکہ الف لام تعریف کے لئے ہوتا ہے اور تنوین تنکیر کیلئے اور دونوں میں منافات پھر ایک دوسرے کا عوض کیونکر ہو جائے گا۔ البتہ الف لام کبھی اسم ظاہر مضاف الیہ کا عوض ہوتا ہے جیسے وعلم آدم الاسماء کلہا میں (الاسماء) پر الف لام (المسمیات) مضاف الیہ کے عوض ہے اور کبھی ضمیر مضاف الیہ کے عوض جیسے واشتعل الراس شیبا میں (الراس) پر الف لام (یا) ضمیر مضاف الیہ کے عوض ہے بیضاوی شریف صفحہ ٦١ میں فرمایا۔ (ای التقدیر اسماء المسمیات فحذف المضاف الیہ لدلالۃ المضاف علیہ وعوض عنہ اللام کقولہ تعالی۔ واشتعل الراس شیبا) اور کبھی زائدۃ جیسے اسمائے موصولہ پر۔ اور کبھی استفہام کے لئے جیسے قطرب نے حکایت کیا۔ (ال فعلت) بمعنی ہل فعلت۔

(۷۴) صفحہ ۴۸ پر (ان کان متضمناً لمعنی الاستفہام) کی ترکیب میں فرمایا (متضمناً اسم فاعل شبہ فعل ضمیر ھو مستتر اُس کا نائب فاعل
اقولُ۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ کما مرّ۔

(۷۵) اسی صفحہ پر (کم رجلاً ضربتہ) کی ترکیب میں (کم رجلاً) کو (ضربت) فعل محذوف کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ اور (ضربتہ) مذکورہ اُس محذوف کی تفسیر۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ اور ذات شریف بالکل چوپٹ۔ ابتدائی کتابیں تک محفوظ نہیں۔ اور شارح بننے کا شوق دامنگیر۔ یہاں پر (کم رجلاً) مبتدا ہے اور (ضربتہ) خبر۔ باور نہ ہو تو ھدایۃ النحو کا مطالعہ کیجئے۔

(۷۶) اسی صفحہ پر (ان کان بینھما فاصلۃ) کی ترکیب میں (بینھما) کو (ثابتًا) محذوف کا ظرف بنا کر (ثابتًا) کو خبر مقدم اور (فاصلۃ) کو (کان) کا اسم مؤخر قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ بلکہ (ثابتۃً) بصیغہ مؤنث مقدر مانا جائیگا۔ ورنہ خبر کی اسم فعل ناقص کیساتھ تانیث میں مطابقت نہ رہے گی جو بر تقدیر اشتقاق خبر واجب ہے۔

(۷۷) صفحہ ۴۹ پر (کم رجلٍ ضربتُ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (ضربت فعل ضمیر واحد متکلم اَنَا اُس کا فاعل۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے ضربتُ میں (تا) ضمیر بارز فاعل ہے۔ (انا) فاعل نہیں۔ ذات شریف کی یہ تفضیل اس پر مبنی ہے کہ دار العلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجہ علیا کے مدرس صاحب کو صرف میر یاد نہیں۔ سُنئے صرف میر صفحہ ۱ میں ہے۔ (وتائے مضموم در نصرتُ ضمیر واحد متکلم ست خواہ مذکر خواہ مؤنث وفاعل فعل ست)

(۷۸) صفحہ ۵۰ پر (ولا یکونُ متضمناً لمعنی الاستفہام) کی ترکیب میں (متضمناً) کو اسم فاعل بتاکر اُسمیں مستتر ضمیر کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔
اقولُ۔ یہ غلط ہے۔ کما مرّ مرارًا۔

النّوعُ التّاسِعُ

(۷۹) اسی صفحہ پر (وانّما سمیت باسماء الافعال) کی ترکیب میں (باسماء) کو (سمیت) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ (سمیت) متعدی بدو مفعول ہے۔ مفعول ثانی پر (بائے) زائدہ آتی ہے اور حرف جر زائد متعلق نہیں ہوا کرتا۔ کما سبق۔

(۸۰) صفحہ ۵۱ پر (مثل رُوَید زیدًا ای امھل زیدًا) کی ترکیب میں (رُوَید زیدًا) کو جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ اسمائے افعال بر مذہب صحیح جملہ اسمیہ ہوتے ہیں۔ ھمع الھوامع جلد اول صفحہ ۱۲ میں ہے۔ (فالاسمیۃ التی صدرھا اسم کزید قائم وھیھات العقیق)

(۸۱) اسی صفحہ پر (دونکَ زیدًا) کی ترکیب میں (دونک زیدًا) کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ یہ بھی اسمائے افعال سے ہے۔ اور اسمائے افعال جملہ اسمیہ ہوتے ہیں۔

(۸۲) صفحہ ۵۲ پر (علیکَ زیدًا) اور (حیھل الصّلوٰۃ) اور (ھَا زیدًا) کی ترکیب میں سب کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کما سبق آنفًا۔

(۸۳) صفحہ ۵۳ پر (وفاعلھا ضمیر المخاطب المستتر فیھا) کی ترکیب میں (المستتر) کو اسم فاعل بیان کرکے ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ اور (ھیھات زید) کو جملہ فعلیہ۔ **اقولُ**۔ یہ سب غلط ہے۔ کما سبق۔

النّوع العاشر

(۸۴) صفحہ ۵۴ پر (لانّھا لا تکون بمجرد الفاعل کلامًا تامًا فلا تخلو عن نقصان) کی ترکیب میں (لا تکون بمجرد الفاعل کلامًا تامًا) کو جملہ فعلیہ بنا کر قائم مقام شرط قرار دیا ہے۔ اور (فلا تخلو عن نقصان) کو جزا۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے جبکا صدور مبتدی سے بھی متصور نہیں۔

(۸۵) اسی صفحہ پر (علی الجملۃ الاسمیۃ. ای المبتدأ والخبر) کی ترکیب میں (الجملۃ الاسمیۃ) کو مفسَّر اور (المبتدأ والخبر

کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بولی غلط ہے جس میں ذات شریف کے ساتھ ہندوستانی مدارس کے عام معلمین بھی شریک ہیں۔ جب کہ (ای) حرف تفسیر کا ماقبل اور مابعد مفرد ہوں تو نحوی ماقبل کو معطوف علیہ یا مبدل منہ کہتے ہیں۔ اور مابعد کو عطف بیان یا بدل۔ اسی واسطے دونوں کی اعراب میں موافقت واجب ہے۔ ورنہ کتب نحو میں کوئی باب ایسا نہیں جس میں مفسَّر اور مفسِّر کے احکام بیان کئے گئے ہوں ہمع الھوامع کی عبارت گذر چکی ہے۔ اور مغنی اللبیب جلد اول صفحہ ۶۶ میں زیر بحث (ای) فرمایا (وحرف تفسیر تقول عندی عسجد ای ذھب وغضنفر ای اسد ومابعدھا عطف بیان علی ماقبلھا او بدل اھ)

(۸۶) صفحہ ۵۵ پر (وھی قد تکون زائدۃ) کی ترکیب میں (قد تکون زائدۃ) کو جملہ اسمیہ خبریہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے بلکہ افعال ناقصہ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوتے ہیں۔ اگر یقین نہ ہو تو سُنئے۔ مغنی اللبیب جلد دوم صفحہ ۴۰ میں ہے (والفعلیۃ ھی التی صدرھا فعل کقام زید وضُرب اللص وکان زیدٌ قائمًا وظننتہ قائمًا ویقوم زید وقُم)

(۸۷) صفحہ ۵۶ پر (ھو للانتقال ای لانتقال الاسم الخ) کی ترکیب میں (للانتقال) کو مفسَّر اور (لانتقال الاسم الخ) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ یہاں پر (ای) تفسیر المفرد بالمفرد کیلئے نہیں۔ ورنہ واجب ہوگا کہ مابعد عطف بیان ہو یا بدل۔ اور (لانتقال الاسم الخ) نہ عطف بیان ہو سکتا ہے نہ بدل۔ کیونکہ یہ دونوں اسم ہوتے ہیں یا جملہ۔ اور جار مجرور دونوں میں سے کچھ نہیں۔ بلکہ یہاں پر (ای) تفسیر الجملۃ بالجملۃ کیلئے ہے۔ اور (لانتقال الاسم الخ) ظرف مستقر ہو کر (ھو) مبتدا محذوف کی خبر۔ اور مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفسِّرہ۔

(۸۸) پھر ان مفسَّر اور مفسِّر کو (مستعملۃ) مقدر سے متعلق کر کے (مستعملۃ) کو (ھو) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے ورنہ خبر تذکیر میں مبتدا کیساتھ مطابق نہ رہے گی۔ حالانکہ بر تقدیر اشتقاق خبر مطابقت واجب ہے۔

(۸۹) صفحہ ۵۷ پر (وقد تکون تامۃ بمعنی الانتقال الخ) کی ترکیب میں (تامۃ) کو موصوف اور (بمعنی الانتقال الخ) کو (کائنًا) مقدر سے متعلق کر کے (کائنًا) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ صفت تانیث میں موصوف کیساتھ مطابق نہیں۔ حالانکہ مطابقت واجب ہے۔

(۹۰) اسی صفحہ پر (فھٰذہ الثلٰثۃ) کی ترکیب میں (ھٰذہ) کو اسم اشارہ اور (الثلٰثۃ) کو مشار الیہ فرمایا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بولی بھی غلط ہے۔ بلکہ اسم اشارہ کے مابعد کو نحوی ترکیب میں صفت یا عطف بیان یا بدل کہتے ہیں۔

(۹۱) اسی صفحہ پر (وأوقاتھا التی ھی الصباح الخ) کی ترکیب میں ایک نیا ستم ڈھایا۔ وہ یہ کہ (ھا) ضمیر مضاف الیہ کو موصوف اور (التی ھی الصباح الخ) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ بر مسلک جمہور ضمیر نہ موصوف ہوتی ہے نہ صفت۔ ھدایۃ النحو صفحہ ۳۴ میں ہے۔ والمضمر لا یوصف ولا یوصف بہ۔ اور اگر مسلک کسائی اختیار کیا جائے۔ کہ اُنکے نزدیک ضمیر کا موصوف ہونا درست ہے۔ تو معنوی حیثیت سے غلط کہ ضمیر موصوف کا مرجع افعال مذکورہ ہیں۔ اُن پر ان اوقات کا حمل درست نہیں۔ اور صفت کا موصوف پر حمل ہوتا ہے غرضکہ کسی طرح چول ٹھیک نہیں بیٹھتی۔

(۹۲) اسی صفحہ پر (معناہ حصل غذاہ فی وقت الصباح) کی ترکیب میں (معناہ) کو مبتدا اور (حصل غذاہ فی وقت الصباح) کو جملہ فعلیہ کر کے خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے ورنہ جملہ خبر کا عائد سے خلو لازم آئے گا جو شریعت نحو میں حرام ہے۔ بلکہ یہ من حیث اللفظ خبر ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی جملہ کر کے خبر قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں۔

(۹۳) صفحہ ۵۸ پر (معناہ حصل حکومتہ فی وقت الضحٰی) اور (معناہ حصل قراءتہ فی وقت المساء) کی ترکیب میں بھی طریقہ بالا اختیار کیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط ہے۔ وجہ وہی جو اوپر ذکر کی گئی۔

(۹۴) اسی صفحہ پر (قد تکون بمعنی صار) کی ترکیب میں (بمعنی) کو (ثابتًا) مقدر سے متعلق کر کے (ثابتًا) کو خبر (تکون) قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ

غلط ہے۔ کیونکہ خبر (تکون) کے اسم کیساتھ تانیث میں مطابق نہیں۔ حالانکہ بر تقدیر اشتقاق خبر مطابقت واجب ہے۔ کما مرّ۔

(۹۵) اسی صفحہ پر مثل (اصبح زید بمعنی دخل زید فی الصّباح) کی ترکیب میں (اصبح زید) کو جملہ کر کے مفسَّر اور (بمعنی الخ) کو (ثابتًا) سے متعلق کر کے (ثابتًا) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ اَوّلاً اسلئے کہ بغیر حرف تفسیر مفسَّر اور مفسِّر کیسا۔ ثانیًا۔ اسلئے کہ دونوں اعراب میں متحد نہیں کیونکہ (ثابتًا) منصوب ہے، اور (اصبح زید) محل جر میں۔ ناظرین۔ دیکھا آپ نے دار العلوم دیوبند میں درجۂ عُلیا کے مدرّس ایسے قابل ہوتے ہیں۔ تو درجۂ سفلی کے مدرسین کے حق میں کیا رائے قائم کی جائے۔ اس کا فیصلہ ہم آپ ہی پر چھوڑتے ہیں۔ ساری کتاب اسی قسم کی خرافات سے بھری ہے۔ اسی واسطے شروع میں ہم نے اسکو اغلاط کی پوٹ کہا تھا۔

(۹۶) صفحہ ۵۹ پر شرح مأتہ عامل کی عبارت ذات شریف کی شرح میں بایں طور ہے۔ (هُمَا لاقتران مضمون الجملة بوقتيهما هي النهار والليل) پھر اس عبارت کی ترکیب میں (وقتیهما) کو موصوف اور جملہ (هي النهار والليل) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ دونوں غلط ہیں۔ عبارت تو اسلئے کہ (هي) اپنے مرجع کیساتھ مطابق نہیں۔ اگر مرجع (وقتیهما) کا مضاف ہے تو مطابقت اسلئے نہیں کہ وہ تثنیہ اور (هي) واحد۔ اور اگر مرجع اُسکا مفرد (وقت) ہے تو بھی مطابقت نہیں کہ وہ مذکر اور (هي) مؤنث۔ صحیح عبارت یوں ہے (هما لاقتران مضمون الجملة بالنّهار والّليل) اور ترکیب اسلئے غلط کہ (وقتیهما) میں (وقتی) موصوف بوجہ اضافت معرفہ ہے اور (هي النّهار والليل) جملہ خبریہ جو معرفہ کی صفت واقع نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ اگر اس میں کچھ شک ہو تو ہم سے سُنئے۔ کافیہ اور اُسکی شرح الفوائد الضیائیہ یعنی شرح جامی صفحہ ۲۱ میں ہے۔ (و توصف النكرة لا المعرفة بالجملة الخبرية التي هي في حكم النكرة)

(۹۷) اسی صفحہ پر (وقد تکونان بمعنی صار) کی ترکیب میں (تکونان) کے اندر ضمیر (هما) مستتر کو اسم قرار دیا ہے اور (بمعنی صار) کو (ثابتتان) مقدر سے متعلق کر کے اُسکو خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** دونوں غلط۔ اول اسلئے کہ مضارع کے صیغۂ تثنیہ میں ضمیر مستتر نہیں ہوتی۔ بلکہ الف ضمیر بارز اسم فعل ناقص ہے اور دوم اسلئے کہ افعال ناقصہ کی خبر منصوب ہوتی ہے نہ مرفوع تو (ثابتتین) مقدر ہے نہ (ثابتتان)

(۹۸) صفحہ ۶۰ پر (وهي لتوقيت شي بمدة ثبوت خبرها لاسمها فلا بدّ من ان يكون قبلها جملة۔ فعلية او اسمية) کی ترکیب میں (لتوقیت شی الخ) کو (ثابت) مقدر سے متعلق کر کے اُسکو (هي) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔ اور (هي لتوقيت شي الخ) کو جملہ اسمیہ بنا کر قائم مقام شرط قرار دیا ہے اور (فلا بدّ من ان یکون) کو جزا۔ **اقولُ**۔ دونوں غلط ہیں۔ اوّل اسلئے کہ (ثابت) خبر مشتق ہونیکے باوجود (هي) مبتدا کیساتھ تانیث میں مطابق نہیں اور دوم اسلئے کہ یہاں پر کوئی کلمہ شرط نہیں پھر شرط یا قائم مقام شرط کے کیا معنی، علاوہ ازیں جملہ اسمیہ قائم مقام شرط نہیں ہوا کرتا۔ یہ دار العلوم دیوبند میں جدید مسائل نحو گڑھے جا رہے ہیں۔

(۹۹) اسی صفحہ پر (اجلس ما دام زید جالسًا) کی ترکیب میں (ما دام زید جالسًا) کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیکر (اجلس) کا مفعول فیہ بنایا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ مفعول فیہ اسم ہوتا ہے نہ جملہ۔ مصیبت تو یہ ہے کہ ذات شریف کو نحو میر بھی یاد نہیں۔ اگر یاد نہو تو ہم سے سُنئے۔ نحو میر صفحہ ۲ میں مفعول فیہ کی تعریف بایں الفاظ مذکور ہے (مفعول فیہ اسمیست کہ فعل مذکور در وے واقع شود)

(۱۰۰) اسی صفحہ پر (زید قائم) کی ترکیب میں (قائم) کو اسم فاعل بیان کر کے اُسمیں ضمیر مستتر (هو) کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ اسم فاعل کیلئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔

(۱۰۱) صفحہ ۶۱ پر (وکُلّ واحد من هذه الافعال الاربعة) کی ترکیب میں (واحد) کو اسم فاعل شبہ فعل قرار دیکر (من هذه الخ) کو اُس سے متعلق کیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ (واحد) اسم فاعل شبہ فعل نہیں۔ بلکہ اسم عدد ہے جو اسم فاعل کی طرح شبہ فعل نہیں حتیٰ کہ اُس سے حرف جار

متعلق ہو جائے۔ اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سُنئے۔ جمع الجوامع اور اُس کی شرح ھمع الھوامع جلد دوم صفحہ ۱۵۱ میں ہے (یصاغ من اثنین) فما فوقھما (الی عشرۃ وزن فاعل) بغیر تاء من المذکر (وفاعلۃ) بالتاء من المونث بمعنی بعض ما صیغ منہ) ولا یتصور ذلک فی معنی الواحد لان الواحد نفسہ ھو اسم العدد فلا اصل لہ یکون مصاغا منہ اھ) بلکہ (من ھٰذہ الخ) ظرف مستقر ہو کر (واحد) کی صفت ہے۔

(۱۰۲) اسی صفحہ پر (وقال بعضھم فی کل زمان) کی ترکیب میں (فی کل زمان) کو (قال) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے اور سوء فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہے جس کا متعلق بقرینۂ سابق محذوف۔ اصل عبارت یوں ہے (وقال بعضھم لیس لنفی مضمون الجملۃ فی کل زمان) تو اس کا متعلق (نفی) ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی بے خیالی میں (قال) سے متعلق کر گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۰۳) اسی صفحہ پر قبل ازیں (وھی لنفی مضمون الجملۃ فی زمان الحال) کی ترکیب میں (ھی) کو مبتدا قرار دیکر (لنفی) کو (مستعمل) مقدر سے متعلق کر کے اُسکی خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ (مستعمل) خبر مشتق (ھی) مبتدا کیساتھ تانیث میں مطابق نہیں۔ حالانکہ مطابقت واجب ہے۔ کما لا یخفی علی المبتدئین فضلا عن المعلمین۔

(۱۰۴) صفحہ ۶۲ پر (واعلم ان تقدیم اخبار ھٰذہ الافعال علی اسمائھا جائز) کی ترکیب میں (جائز) کی ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ (جائز) اسم فاعل ہے جس کے لئے فاعل ہوتا ہے۔ نائب فاعل نہیں ہوتا۔

(۱۰۵) صفحہ ۶۳ پر (واعلم انّ حکم مشتقات ھٰذہ الافعال کحکم ھٰذہ الافعال فی العمل) کی ترکیب میں (کحکم) کے (حکم) کو مصدر قرار دے کر (فی العمل) کو اُس سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ دونوں باتیں غلط۔ حکم اس مقام پر بمعنی مصدر نہیں۔ بلکہ اُسی معنی میں ہے جو شرح جامی میں پڑھے تھے مگر یاد نہیں رہے۔ اور جب نحومیر ہی یاد نہیں رہی تو یہ کیا یاد رہتے۔ خیر۔ اب ہم سے سُنئے۔ اور یاد رکھئے گا۔ حکم الشیء ھو الاثر الثابت لذلک الشیء یہاں پر یہی معنی ہے اور یہ معنی مصدری نہیں پھر (فی العمل) اس سے کیونکر متعلق ہوگا۔ نیز پیشتر بحوالہ الفوائد الشافیہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ کاف تشبیہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ بلکہ (فی العمل) کا متعلق وہی ہے جو (کحکم) کا ہے یعنی (ثابت) مقدر۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم سے بھی اس مقام میں مسامحہ ہوا ہے جو قابلِ تقلید نہیں۔

النوع الحادی عشر

(۱۰۶) صفحہ ۶۴ پر (لدخول تاء التانیث الساکنۃ) کی ترکیب (التانیث) کو موصوف اور (الساکنۃ) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ اتنا نہیں سوچا کہ ساکن (تا) ہوتی ہے یا تانیث بلکہ (تاء التانیث) کی صفت ہے۔

(۱۰۷) صفحہ ۶۵ پر بمعنی (قارب زید الخروج) کی ترکیب میں (قارب زید الخروج) کو جملہ فعلیہ کر کے مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ لفظ (معنی) اُن الفاظ میں نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جملہ کی طرف مضاف ہونے والے الفاظ پیشتر بیان کر دیئے گئے۔

(۱۰۸) صفحہ ۶۶ پر (یجب ان یکون خبرہ مطابقا لاسمہ) کی ترکیب میں (مطابقا) کو اسم فاعل تحریر کر کے اسمیں ضمیر مستتر (ھو) کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔

(۱۰۹) اسی صفحہ پر (ھٰذا ای کون الخبر مطابقا للفاعل اذا کان الفاعل اسما ظاھرا) کی ترکیب میں (ھٰذا) مفسَّر اور (کون الخبر الخ) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ مفسَّر اور تفسیر کو ملا کر جزائے مقدم۔ اور (اذا کان الفاعل اسما ظاھرا) کو شرط مؤخر۔ **اقولُ**۔ دونوں غلط۔ اول اس لئے کہ یہ بولی نحویوں کی نہیں کما مرَّ۔ دوم اسلئے کہ جزا جملہ ہوتی ہے۔ اور مفسَّر اور تفسیر کا مجموعہ جملہ نہیں۔ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھی جائے۔

(۱۱۰) اسی صفحہ پر (اما اذا کان مضمرا فلیست المطابقۃ شرطا) کی ترکیب میں (اَمّا) کو حرف استدراک اور (اذا کان مضمرا الخ) کو جملہ شرطیہ

قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے کہ (اَمَّا) استدراک کیلئے نہیں آتا بلکہ یہ (اَمَّا) شرطیہ ہے جسکی شرط جوباً محذوف ہوتی ہے۔ اور (اذا) برائے ظرفیت محضہ اپنے مابعد کی طرف مضاف اور (لیست) کا مفعول فیہ مقدم اور (فلیست المطابقۃ شیئًا) شرط محذوف کی جزا ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب کی ترکیب بھی اس مقام پر قابلِ اتباع نہیں کہ انہوں نے اس عبارت کو جملہ شرطیہ قرار نہیں دیا۔ حالانکہ جملہ شرطیہ ہے۔

(۱۱۱) صفحہ ۶۷ پر (فیکون الفعل المضارع مع اَن فی محل الرفع بانّہ اسمہ) کی ترکیب میں (مع اَن) کو (یکون) کا ظرف اور (بانّہ) کو اُس سے متعلق کیا ہے۔ **اقول**۔ یہ دونوں غلط اور قصورِ فہم پر مبنی ہیں۔ (مع اَن) ظرف مستقر ہو کر (الفعل المضارع) سے حال ہے اور (بانّہ) بھی اُسی (ثابتًا) مقدر سے متعلق ہے۔ جس سے (فی محل الرفع) متعلق تھا۔

(۱۱۲) اسی صفحہ میں واقع (بخلاف الوجہ الاول) کو (فلا یحتاج) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے اور سوءِ فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر (ھذا الوجہ) سے حال ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اسکو (فلا یحتاج) کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیا ہے۔ یہ بھی قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۱۳) صفحہ ۶۸ پر (فیکون الاول ناقصًا والثانی تامًا) کی ترکیب میں (الثانی) اور (تامًا) کو (یکون) محذوف کا اسم وخبر قرار دیا ہے **اقول**۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بلاضرورت جائز نہیں کما مرّ بلکہ (الثانی) کا عطف (الاول) پر ہے اور (تامًا) کا (ناقصًا) پر۔

(۱۱۴) اسی صفحہ پر (کاد زید یجیئ) کو ترکیب میں جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ افعال مقاربہ کی بحث تک کافیہ اور شرح جامی میں نہیں پڑھی اور اگر دونوں کو پڑھا تو یاد نہیں جیسے نحو میر اور صرف میر یاد نہیں رہیں عسیٰ میں چونکہ معنی (رجا) ہیں اسلئے وہ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوتا ہے۔ اور (کاد) برائے رجا موضوع نہیں۔ پھر وہ کیوں جملہ انشائیہ ہوگا۔ اگر یاد نہو تو سُنئے کافیہ اور شرح جامی صفحہ ۳۵۷ میں ہے (والثانی) ای ما وضع لدنو الخبر دُنُوّ حصولہ (کاد) تقول کاد زید یجیئ فتخبر عن دنو الخبر تعلمک باشرافہ علی الحصول للفاعل فی الحال۔ دیکھئے (فتخبر) با آواز بلند پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ (کاد زید یجیئ) جملہ خبریہ ہے۔ انشائیہ نہیں۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اسکو جملہ انشائیہ قرار دے گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔ اور اگر اس غلط فہمی کا سبب۔ مختصر المعانی صفحہ ۲۱۹ کی یہ عبارت ہے (فالانشاء ان لم یکن طلبیًا کافعال المقاربۃ)۔ تو اسکو یوں زائل فرما لیجئے کہ عبارت تقدیر مضاف پر محمول ہے۔ اور مراد بعض افعال مقاربہ ہیں۔ چنانچہ علامہ دسوقی علیہ الرحمۃ کے حاشیہ جلد اول صفحہ ۶۳۹ میں ہے (ای کبعض افعال المقاربۃ اذا لانشاء انما یظھر فی افعال الرجاء وھی عسیٰ وحری واخلولق ولا یظھر فی غیرھا من افعال الشروع والمقاربۃ)

(۱۱۵) صفحہ ۶۹ پر (قال بعضھم ان حرف النفی فیہ مطلقًا یفید معنی النفی) کی ترکیب میں (فیہ) کو ظرف مستقر کر کے (حرف النفی) سے حال قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے اور معنیٔ عبارت نہ سمجھنے پر مبنی بلکہ یہ (یفید) کا ظرف لغو مقدم ہے۔

(۱۱۶) اسی صفحہ پر (بل لاثبات باق علی حالہ) کی ترکیب میں (باق) کو اسم فاعل تسلیم کر لینے کے باوجود اُسمیں ضمیر مستتر (ھو) کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ کما مرّ غیر مرّۃ۔

(۱۱۷) صفحہ ۷۰ پر (وخبرہ یجیئ فعلاً مضارعًا دائمًا بغیر اَن) کی ترکیب میں (بغیر اَن) کو (یجیئ) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے اور کوتاہیٔ فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر (فعلاً مضارعًا) کی صفت ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (یجیئ) سے متعلق کر گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں

(۱۱۸) اسی صفحہ پر (کرب زید یخرج) کو جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ جملہ انشائیہ صرف وہ افعال مقاربہ ہوتے ہیں جنکی وضع رجاء کے لئے ہے اور وہ صرف وہی تین ہیں جو حاشیۂ دسوقی علیہ الرحمۃ میں مذکور ہوئے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی اسکو جملہ انشائیہ قرار دیا ہے جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۱۹) اسی صفحہ پر (مثل اوشك زید ان یجئ او یجئ) کی ترکیب میں (یجئ) کو (ان یجئ) پر معطوف قرار دیا ہے۔ اور (اوشك زید ان یجئ) کو جملہ انشائیہ۔ **اقولُ**۔ یہ دونوں غلط ہیں۔ بلکہ (یجئ) سے (اوشك زید) بقرینۂ سابق محذوف ہے۔ اور کُل کا (اوشك زید ان یجئ) پر عطف ہے۔ اور جملہ خبریہ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی (ان یجئ) پر معطوف قرار دیا ہے۔ اور جملہ کو انشائیہ۔ جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۲۰) صفحہ ۷۱ پر (وهٰذه الثّلٰثة مرادفة لكرب) کی ترکیب میں (مرادفة) کو اسم فاعل تسلیم کر لینے کے باوجود اسمیں ضمیر مستتر (هی) کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔ کما بیّنّاه غیر مرة۔

النّوع الثّانی عشر

(۱۲۱) صفحہ ۷۲ پر (نعم الرجل زیدٌ) کی ایک ترکیب بایں طور کی ہے۔ (نعم فعل مدح الرجل فاعل زید مخصوص بالمدح۔ فعل مدح اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ)۔ **اقولُ**۔ یہ بولی غلط ہے۔ کوئی نحوی اس کا قائل نہیں۔ نیز قول معتمد پر مجموعاً ایک جملہ اسمیہ ہے یا دو جملے۔ اوّل فعلیہ اور دوم اسمیہ جیسے کتاب میں مذکور ہے۔ اور ایک ترکیب یہ کہ (الرّجل) مبدل منہ اور (زید) بدل۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط۔ کیونکہ واجب ہے کہ بدل کی اقامت مبدل منہ کی جگہ صحیح ہو۔ اور یہاں پر نعم زید۔ کہنا درست نہیں کیونکہ نعم کا فاعل معرّف باللام ہوتا ہے۔ یا مضاف یا ضمیر مبہم ممیّز بنکرہ۔ زید ان تینوں میں سے کوئی نہیں۔

(۱۲۲) اسی صفحہ پر (نعم الرجل زید) کی ایک ترکیب یہ کی ہے کہ نعم الرجل جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم اور زید مبتدائے مؤخر۔ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے بلکہ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی جملہ اسمیہ انشائیہ فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ اگر باور نہ ہو تو ہم سے سُنئے محرم آفندی جلد دوم صفحہ ۱۹۸ میں ہے۔ (فعلی الوجه الاول نعم الرجل زید جملة واحدة) ای اسمیة خبریة مرکبة من المبتدا والجملة الفعلية الانشائية۔

(۱۲۳) اسی صفحہ پر (نعم الرجل خبرہ مقدم علیہ) کی ترکیب میں (خبرہ) کو موصوف اور (مقدم علیہ) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ صفت تعریف میں موصوف کیساتھ مطابق نہیں۔ موصوف بوجہ اضافت معرفہ ہے اور صفت نکرہ۔

(۱۲۴) اسی صفحہ پر (او مرفوع بانّهٗ خبر مبتداء محذوف) کی ترکیب میں (مرفوع) کو مبتدائے محذوف زید کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط۔ بلکہ (مرفوع) سابق پر معطوف ہے۔

(۱۲۵) اسی صفحہ پر (نعم الرجل هُوَ زیدٌ) کی ترکیب میں (الرجل) کو مبدل منہ اور (هُوَ زیدٌ) جملہ کو بدل قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ ورنہ (نعم) کی اسناد (هُوَ زید) جملہ کی طرف لازم آئے گی۔ کیونکہ جو فعل مبدل منہ کی طرف مسند ہوتا ہے۔ وہی بدل کی طرف۔ اور جملہ کی طرف اسناد بر قول صحیح باطل اسلئے کہ مسند الیہ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔

(۱۲۶) اسی صفحہ پر (فیکون علی التّقدیر الاوّل جملة واحدة وعلی التّقدیر الثّانی جملتین) کی ترکیب میں (علی التقدیر الثانی) کو (یکون) محذوف سے متعلق قرار دیا اور (جملتین) کو اس محذوف کی خبر۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بدون مقتضی جائز نہیں۔ بلکہ (علی التقدیر الثانی) کا عطف (علی التقدیر الأوّل) پر ہے۔ اور (جملتین) کا (جملة واحدة) پر۔

(۱۲۷) صفحہ ۷۳ پر (وقد یحذف المخصوص اذا دلّ علیه قرینة) کی ترکیب میں (قد یحذف المخصوص) کو جزائے مقدم اور (اذا دلّ علیه قرینة) کو شرط مؤخر قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ یہاں پر (اذا) متضمن معنی شرط نہیں۔ بلکہ برائے ظرفیت محضہ۔ مابعد کی طرف مضاف ہے اور (یحذف) کا مفعول فیہ

(۱۲۸) صفحہ ۷۴ پر (نعم الرجل زید) اور دیگر امثلہ کی ترکیب میں (الرجل) اور (الرجلان) وغیرہ کو فاعل اور (زید) اور (الزیدان) وغیرہ کو مخصوص بالمدح قرار دے کر فرمایا کہ فعل مدح اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اقولُ یہ بولی غلطی ہے کما مَرّ۔ مخصوص بالمدح فعل کے معمولات یا متعلقات سے نہیں۔ حتیٰ کہ اُس کیساتھ ترکیب میں ملانا درست ہو۔ مرفوعات منصوبات مجرورات معمول ہیں۔ اُن میں سے کسی کا نام نحویوں کے یہاں مخصوص بالمدح نہیں۔ پھر مخصوص بالمدح کہنے سے اعراب کیسے ظاہر ہوگا۔

(۱۲۹) صفحہ ۷۵ پر (وحکم المخصوص بالذم کحکم المخصوص بالمدح فی جمیع الاحکام المذکورۃ) کی ترکیب میں (حکم) ثانی کو مصدر قرار دے کر (فی) کو اُس سے متعلق کیا ہے۔ اقولُ یہ غلط ہے کیونکہ یہاں پر (حکم) مصدری معنی میں نہیں ہے اور نہ (فی) اُس سے متعلق۔ بلکہ (الحکم) کے متعلق مقدر (ثابت) سے (فی) متعلق ہے۔

(۱۳۰) اسی صفحہ پر (بئس الرجل زید) اور بعض دیگر امثلہ کو جملہ اسمیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ اقولُ یہ غلط ہے بلکہ ایک جملہ ہونے کی تقدیر پر سب کے سب جملہ اسمیہ خبریہ ہیں۔ کما مَرّ۔

(۱۳۱) صفحہ ۷۶ پر (اصل حبب) کی ترکیب میں لفظ (اصل) کو مصدر قرار دیا ہے۔ اقولُ یہ غلط۔ ورنہ لازم آئے گا کہ (حبب) کا حمل درست نہ ہو۔ کیونکہ مصدر پر بجز مرادف یا حصہ کے کسی دوسری چیز کا حمل صحیح نہیں۔ بلکہ یہ (اصل) بمعنی مَایقابل الفرع ہے۔

(۱۳۲) صفحہ ۷۷ پر (اعرابہ کاعراب مخصوص نعم فی الوجھین المذکورین) کی ترکیب میں (اعراب) دوم کو مصدر قرار دیا ہے اقولُ یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ اُسی معنی میں ہے۔ جسکو علامہ ابن حاجب قدس سرہٗ کافیہ شریف میں بایں الفاظ بیان فرما گئے ہیں۔ الاعراب مَا اختلف آخرہ بہ۔ یہ اصطلاحی معنی ہیں۔ اور لغت میں حسب بیان امام سیوطی علیہ الرحمۃ دس معانی میں مستعمل ہوتا ہے (۱) الابانۃ جیسے اعرب الرجل حاجتہ او عن حاجتہ۔ حدیث میں ہے والثیب تعرب عن نفسھا۔ (۲) الاجالۃ جیسے اعرب الدابۃ صاحبھا ای اجالھا۔ (۳) التحسین جیسے اعربت الشیٔ ای حسنتہ۔ (۴) التغییر جیسے اعرب اللہ المعدۃ ای غیّرھا۔ (۵) ازالۃ الفساد جیسے اعربت الشیٔ ای ازلت عربہ ای فسادہ۔ (۶) تکلم بالعربیۃ جیسے اعرب زید ای تکلم بالعربیۃ (۷) صیرورۃ الخیل العراب لاحد جیسے اعرب زید ای صارت لہ خیل عراب (۸) تکلّم بالفحش جیسے اعرب زید ای تکلم بالفحش۔ (۹) تولد ولد عربی اللون کاحب جیسے اعرب زید ای تولد لہ ولد عربی اللون (۱۰) اعطاء العُربون جیسے اعرب المشتری ای اعطی بعض الثمن۔ از (۶) تا (۱۰) معانی میں لازم ہے۔ اور بروقت عدم قرینہ صارفہ کتب علوم میں الفاظ اصطلاحی معانی پر محمول ہوتے ہیں۔ فتامل۔

(۱۳۳) صفحہ ۷۸ پر (حبذا رجلًا زید) اور (حبذا راکبًا زید) اور (حبذا زید رجلًا) اور (حبذا زیدٌ راکبًا) کی ترکیب میں (زید) کو ممیز اور (رجلًا) کو تمیز اور (زید) کو ذوالحال اور (راکبًا) کو حال قرار دیا ہے۔ اقولُ یہ غلط ہے اور شیٔ لطیف کے فقدان پر دلیل روشن۔ ان تمام مثالوں میں (ذا) ممیز اور ذوالحال ہے۔ اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سُنئے۔ شرح جامی صفحہ ۳۶۵ میں ہے (وذوالحال ھو ذا لا زید لان زیدًا المخصوص والمخصوص لا یجیٔ الا بعد تمام المدح والرکوب من تمامہ فالراکب حال من الفاعل لا عن المخصوص) ممیز کا ذکر نہیں فرمایا اسلئے ملا عبدالحکیم سیالکوٹی قدس سرہٗ تکملہ میں صفحہ ۵۲۹ پر فرماتے ہیں (لم یتعرض لبیان الممیز لظھورہ اذ لا ابھام فی المخصوص)۔

النوع الثالث عشر

(۱۳۴) صفحہ ۷۹ پر (وانما سمیت بھا) کی ترکیب میں (بھا) کو (سمیت) سے متعلق قرار دیا ہے۔ اقولُ یہ غلط ہے کیونکہ یہ (ما) زائدہ ہے جو فعل سے

متعلق نہیں ہوتی۔ کما مرّ

(۱۳۵) اسی صفحہ پر (ولا دخل فیہ للجوارح) کی ترکیب میں (و) کو عاطفہ قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ (و) حالیہ ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب نے بھی (و) کو عاطفہ فرمایا ہے اور (فیہ) کو (لا) ئے نفی جنس) کی خبر اول اور (للجوارح) کو خبر ثانی۔ یہ بھی قابل اتباع نہیں بلکہ (فیہ) برلئے (دخل) ظرف لغو ہے۔ وجہ ہماری ترکیب میں دیکھی جائے۔

(۱۳۶) صفحہ ۸۰ پر (لان بعضہا للشک وبعضہا للیقین) کی ترکیب میں (بعضہا) ثانی کو (انّ) محذوف کا اسم اور (للیقین) کو اُس محذوف کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بلا مقتضی درست نہیں۔ بلکہ (بعضہا) ثانی کا عطف (بعضہا) اول پر ہے اور (للیقین) کا عطف (للشک) پر۔

(۱۳۷) اسی صفحہ پر (وھی تدخل علی المبتداء والخبر) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (ھی) مبتدا۔ تدخل فعل مضارع معروف ھی ضمیر مستتر راجع بسوئے افعال قلوب کی طرف اُس کا فاعل) **اقولُ** یہ غلط ہے بلکہ اس کا مرجع مبتدا ہے ورنہ جملہ خبر کا عائد سے خلو لازم آئے گا جو باطل ہے۔

(۱۳۸) اسی صفحہ پر (وھی سبعۃ ثلثۃ منہا للشک وثلثۃ منہا للیقین وواحدۃ منہا مشترک بینہما) کی ترکیب میں (سبعۃ) کو مبدل منہ اور جملہ (ثلثۃ منہا للشک) کو بدل قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ بر قول صحیح مفرد سے جملہ من حیث الجملۃ بدل نہیں ہوتا۔ زمخشری۔ ابن مالک ابن جنی جواز کے قائل ہیں جن پر استشہاد میں ایک شعر اور ایک آیت پیش کی گئی ہے۔ شعر یہ ہے: الی اللّٰہ اشکو بالمدینۃ حاجۃ + وبالشام اُخریٰ کیف یلتقیان (حاجۃ واخریٰ) مبدل منہ اور (کیف یلتقیان) جملہ بدل اور آیت یہ ہے مَا یقال لک اِلّا ما قد قیل للرسل من قبلک ان ربک لذو مغفرۃ وذو عقاب الیم (ما) ثانیہ مبدل منہ اور (ان ربک الآیۃ) بدل۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ ہمع الہوامع جلد ثانی صفحہ ۱۲۸ میں استشہاد مذکور تحریر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ (والجمھور لم یذکروا ذلک) جمہور نے جملہ کا مفرد سے بدل ہونا ذکر نہیں کیا۔ پھر استشہاد مذکور پر ابو حیان سے با ایں الفاظ رد نقل فرماتے ہیں (قال ابو حیان ولیس کیف یلتقیان بدلا بل استینافا فلا استبعاد وکذا ان ربک الآیۃ لئلا یؤدی الی اسناد الفعل الی الجملۃ وھو ممنوع) **اقولُ** اسی طرح شعر مذکور میں بدل قرار دینے سے جملہ کا مفعول بہ ہونا لازم آئے گا۔ جو صحیح نہیں کہ مفعول بہ ہونا خاصہ اسم ہے۔ اسی واسطے قول اشمونی (ابدالھا من المفرد) پر حاشیۃ الصبان جلد سوم صفحہ ۱۰۱ میں فرمایا (انما صح ذلک لرجوع الجملۃ فی تقدیر الی المفرد کما فی التصریح) تو ثابت ہوا کہ جملہ من حیث الجملۃ بدل نہیں ہوتا۔ پس یہ جملہ اُس کی صفت ہیں۔ اور جملہائے مابعد بھی باعتبار عطف اُس کی صفت ہیں۔

(۱۳۹) صفحہ ۸۱ پر (وظننت اذا کان من الظنۃ بمعنی التھمۃ لم یقتض المفعول الثانی) کی ترکیب میں (ظننت) کو مبتدا اور (اذا کان من الظنۃ الخ) کو جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ قرار دیکر اُسکی خبر بنایا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط کردہ اصطلاح میں غلط ہے کیونکہ زمخشری وغیرہ کی اصطلاح میں شرطیہ قسیم فعلیہ اور اسمیہ ہے تو اُنکی اصطلاح پر ایک جملہ فعلیہ اور شرطیہ نہیں ہو سکتا۔ کہ قسیمین کا اجتماع باطل۔ اور زمخشری سے متقدمین نحویوں کی اصطلاح پر یہ جملہ فعلیہ ہے۔ اُنکے نزدیک شرطیہ کسی جملہ کا نام نہیں۔ تو یوں کہنا واجب کہ جملہ فعلیہ یا شرطیہ ہو کر خبر۔ اور لفظ (جزائیہ) کا اضافہ دیوبندی بدعت ہے جس کے کوئی معنی نہیں۔

(۱۴۰) صفحہ ۸۲ پر (فانظر ماذا تریٰ) کی ترکیب میں (ذا) کو بمعنی الذی اسم موصول قرار دیکر (تریٰ) کو جملہ فعلیہ انشائیہ بنا کر صلہ قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کہ صلہ جملہ انشائیہ نہیں ہوتا بلکہ خبریہ ہوتا ہے۔ اگر باور نہ ہو تو سنئے۔ ھدایۃ النحو صفحہ ۴۰ میں ہے (والصلۃ جملۃ خبریۃ)۔

(۱۴۱) صفحہ ۸۳ پر (لانّ مضمونہما معًا مفعول بہ فی الحقیقۃ) کی ترکیب میں (معًا) کو (مضمون) کا مفعول فیہ قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے اور سوء فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ضمیر مضاف الیہ سے حال ہے۔ تفصیل کیلئے ہماری ترکیب دیکھئے اور یاد بھی رکھئے تاکہ آئندہ کام آئے۔ اسی صفحہ پر (زعمت اللّٰہ غفورا) کی ترکیب میں اپنی موروثی بے ادبی کا مظاہرہ بھی فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔ (زعمت فعل با فاعل اللّٰہ مفعول اول) ہمارے اسلاف کرام کی تعبیر ایسے

مقامات میں یوں ہوتی ہے کہ اسم جلالت مفعول اول۔

(۱۴۲) صفحہ ۸۴ پر (زیدٌ ظننت قائمٌ) کی ترکیب میں (زیدٌ قائمٌ) کو جملہ اسمیہ خبریہ کرکے (ظننت) کا مفعول بہٖ معنیً قرار دیا اور فرمایا (ظننت) فعل قلب ضمیر (انا) اُس کا فاعل فعل اپنے فاعل و مفعول بہٖ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ) **اَقُولُ** ۔ یہ دونوں غلط کہ مثال مذکور بطلان عمل کی ہے اور جب عمل باطل تو مفعول بہٖ کیسا۔ نیز جملہ مفعول بہٖ نہیں ہوتا کہ مفعول بہٖ ہونا خواص اسم سے ہے۔ کما مرّ۔ پھر (ظننت) کا فاعل ضمیر (انا) کہنا صرف میریاد نہونیکی دلیل ہے کیونکہ فاعل (تُ) ضمیر بارز ہے (انا) نہیں۔ مذکورہ بالا تمام خرافات کا صدور (اسی (انا) کا نتیجہ ہے جبتک آدمی میں (انا) موجود ہے ہر مقام پر ٹھوکریں کھاتا رہے گا۔

(۱۴۳) صفحہ ۸۵ پر (ان اعمالہا و الغاءھا علی تقدیر التوسط و ابطالہا علی تقدیر التأخر) کی ترکیب میں (ابطالہا) کو (انّ) محذوف کا اسم اور (علی تقدیر التأخر) کو اُسکی خبر قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** ۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بدون ضرورت درست نہیں۔ کما مرّ۔

(۱۴۴) اسی صفحہ پر (اذا زیدت الھمزۃ فی اول علمت و رأیت صارا متعدیین الی ثلثۃ مفاعیل) کی ترکیب میں (صارا) کے اندر ضمیر (ھما) مستتر بیان فرمائی ہے۔ **اَقُولُ** ۔ یہ غلط اور صرف میریاد نہ ہونے کی دلیل ہے۔ اُس میں الف ضمیر بارز اسم ہے۔

(۱۴۵) صفحہ ۸۶ پر (فمعنی المثال الاول حملت زیدًا علی ان یعلم عمرًا فاضلًا) کی ترکیب میں (حملت زیدًا الخ) کو جملہ فعلیہ خبریہ کرکے خبر قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** ۔ یہ غلط ہے ورنہ لازم آئے گا کہ جملۂ خبر عائد مبتدا سے خالی ہو بلکہ یہ مراد اللفظ ہوکر خبر ہے۔

(۱۴۶) صفحہ ۸۷ پر (اعلم انہ لا یجوز حذف المفعول الاول من المفاعیل الثلثۃ) کی ترکیب میں (من) کو (لا یجوز) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** ۔ یہ غلط ہے اور قصور فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہوکر (المفعول الاول) سے حال ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی فعل مذکور سے متعلق کر گئے ہیں۔ جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۴۷) اسی صفحہ پر (ولا یجوز حذف احدھما بدون الآخر کما مرّ) کی ترکیب میں (کما مرّ) کو (لا یجوز) سے متعلق کیا ہے۔ **اَقُولُ** ۔ یہ غلط ہے کیونکہ کاف تشبیہ مذکور سے متعلق نہیں ہوا کرتا بلکہ اُسکا متعلق ہمیشہ مقدر ہوا کرتا ہے۔ کما مرّ عن الفوائد الشافیہ۔

العوامل القیاسیۃ

(۱۴۸) صفحہ ۸۸ پر (واما اذا کان متعدیًا فینصب المفعول بہ) کی ترکیب میں (اذا کان متعدیًا) کو شرط اور (فینصب المفعول بہ) کو جزا قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** ۔ یہ غلط ہے بلکہ (اذا) ظرف مابعد کی طرف مضاف اور (فینصب) کا مفعول فیہ مقدم ہے اور (فینصب) نہی جزا جسکی شرط جو اما محذوف کما مرّ۔

(۱۴۹) صفحہ ۸۹ پر (وھو اسم حدث اشتق منہ الفعل) کی ترکیب میں (حدث) کو موصوف اور (اشتق منہ الفعل) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** ۔ یہ غلط ہے کہ فعل حدث سے مشتق نہیں ہوتا۔ بلکہ اسم حدث سے مشتق ہوتا ہے ورنہ لازم آئے گا کہ اسم حدث جو مصدر ہے مشتق منہ نہ ہے۔ پس وہ جملہ (اسم حدث) کی صفت ہے۔

(۱۵۰) صفحہ ۹۰ پر (قال البصریون ان المصدر اصل والفعل فرع) کی ترکیب میں (الفعل) کو (انّ) محذوف کا اسم اور (فرع) کو اُس محذوف کی خبر قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** ۔ یہ غلط ہے۔ کما مرّ بلکہ (الفعل) کا عطف (المصدر) پر ہے اور (فرع) کا (اصل) پر۔

(۱۵۱) اسی صفحہ پر (قال الکوفیون ان الفعل اصل والمصدر فرع لاعلال المصدر باعلالہ وصحتہ بصحتہ) کی ترکیب میں (لاعلال) کو (قال) سے متعلق کیا ہے۔ **اَقُولُ** یہ غلط ہے اور قصور فہم پر مبنی کیونکہ یہ اصالت فعل و فرعیت مصدر کی علت ہے۔ قول با صالت فعل و فرعیت مصدر کی علت نہیں حتی کہ (قال) سے تعلق ہو۔ مولوی الٰہی بخش صاحب بھی (قال) سے متعلق فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ اس سے پیشتر بھی (لاستقلالہ) کو

(قَالَ البصریون میں قالٰی) سے متعلق کیا ہے یہ بھی درست نہیں۔ دونوں مقام پر (اِنَّ) کے اسم وخبر کی درمیانی نسبت سے متعلق ہے۔ ہماری ترکیب دیکھی جائے۔

(۱۵۲) صفحہ ۹۱ پر (وَلَا شک ان دلیل البصریین یدل علی اصالۃ المصدر مطلقاً ودلیل الکوفیین یدل علی اصالۃ الفعل فی الاعلال) کی ترکیب میں (مطلقاً) کو (یدل) کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیا ہے۔ اَقُولُ یہ غلط ہے۔ بلکہ (اصالۃ) سے حال ہے۔

(۱۵۳) اور (اَنَّ دلیل البصریین الخ) کو جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ قرار دیا ہے۔ اور (دلیل الکوفیین الخ) کو جملہ اسمیہ خبریہ معطوف پھر دونوں کو ملا کر لائے نفی جنس کی خبر۔ اقُولُ۔ یہ غلط ہے۔ اوّلاً اسلئے کہ (اَنَّ دلیل البصریین الخ) جملہ نہیں کیونکہ (اَنَّ) اپنے مدخول جملہ کو بتاویل مفرد کر دیتا ہے۔ ثانیاً اسلئے کہ دلیل الکوفیین الخ جملہ اسمیہ کا باعتبار عطف خبر لائے نفی جنس ہونا درست نہیں ورنہ جملہ خبر کا عائد اسم لا سے خلو لازم آئے گا صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے۔

(۱۵۴) صفحہ ۹۲ پر (فَاکرم متکلماً بالھمزۃ) کی ایک ترکیب میں (بالھمزۃ) کو ظرف مستقر کر کے ضمیر (متکلماً) سے حال قرار دیا ہے۔ اَقُولُ یہ غلط ہے اور شئی لطیف کے فقدان پر مبنی۔ کیونکہ لفظ (اَکرم) متکلم نہیں متکلم تو لافظ ہوتا ہے بلکہ صیغہ متکلم ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب بھی اسکو جائز قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۵۵) اسی صفحہ پر (ولا قائل بہ احد) کی ترکیب میں (لَا) کو نفی جنس کیلئے اور (قائل بہ) کو اسکا اسم اور (احد) کو اسکی خبر قرار دیا ہے۔ اَقُولُ یہ غلط ہے۔ کیونکہ لائے نفی جنس خبر کی اسم سے نفی کرتا ہے نہ اسم کی خبر سے یہاں پر (قائل بہ) کی نفی (احد) سے ہے نہ (احد) کی (قائل بہ) سے۔ یہ لائے نفی جنس نہیں بلکہ لا برائے نفی ہے اور (قائل) مبتدا کی قسم ثانی جو مسند ہوتی ہے اور (احد) فاعل قائم مقام خبر۔ اور (قائل) مرفوع منون ہے۔ علاوہ ازیں اگر لا برائے نفی جنس ہو تو (قائلاً) منصوب منون ہونا چاہیے کہ (قائل بہ) مشابہ بمضاف ہے۔ اور مانع تنوین مفقود حالانکہ رسم خط مساعد نہیں۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اسکو لائے نفی جنس فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۵۶) صفحہ ۹۳ پر (فزید فی المثالین مجرور لفظاً لاضافۃ المصدر الیہ ومرفوع معنی لانہ فاعل) کی ترکیب میں (فی المثالین) کو (مجرور) کا متعلق مقدم قرار دیا ہے۔ اَقُولُ۔ یہ غلط ہے ورنہ تقدیم ما حقہ التاخیر یفید الحصر کے پیش نظر لازم آئیگا۔ کہ زید مذکورہ ہر دو مثال کے سوا کہیں لفظاً مجرور نہو جو بدیہی البطلان ہے۔ بلکہ (فی المثالین) ظرف مستقر ہو کر (زید) سے حال ہے۔

(۱۵۷) نیز (مجرور) اور (مرفوع) کو ممیز اور (لفظاً) اور (معنیً) کو تمیز قرار دیا ہے۔ اَقُولُ یہ غلط ہے۔ کیونکہ تمیز ذات مذکورہ سے ہوتی ہے یا ذات مقدرہ سے اول دو قسم میں منحصر ہے۔ (۱) مفرد مقدار جسکے پانچ اقسام ہیں۔ اول عدد جیسے عندی عشرون درھماً دوم وزن جیسے عندی منوان سمناً۔ سوم کیل جیسے عندی قفیزان برّاً چہارم ذراع جیسے عندی ذراع ثوباً پنجم۔ مقیاس جیسے عندی ملؤہ عسلاً۔ (مجرور) اور (مرفوع) ان پانچوں میں سے کوئی بھی نہیں۔ (۲) مفرد غیر مقدار جسکی تعریف محرم آفندی جلد اول صفحہ ۳۹۲ بحو الرضی باین الفاظ بیان فرمائی ہے ومعنی غیر المقدار کل فرع حصل بالتفریع اسم خاص یلیہ اصلہ للبیان یکون ذلک الفرع مما یصح اطلاق الاصل علیہ نحو خاتم حدیداً وباب ساجاً وثوب خزاً وان لم یتغیر تسمیۃ البعض بالتبعیض نحو قطعۃ ذھب وقلیل فضۃ لم یجز انتصاب الثانی علی التمیز انتہی

یعنی مفرد غیر مقدار ہر وہ فرع ہے جس کیلئے تفریع سے ایسا اسم خاص حاصل ہوا جس سے متصلاً اس فرع کی اصل بیان کیواسطے مذکور ہو۔ اور اس فرع پر اصل کا اطلاق درست ہو جیسے خاتم حدیداً کہ انگوٹھی لوہے سے بنی۔ اور اس کیلئے اسم خاص حاصل ہوا یعنی خاتم جس سے اسکی اصل یعنی حدید بیان کیواسطے متصلاً مذکور ہے۔ اور جیسے باب ساجاً اور ثوب خزاً۔ اور اگر تفریع سے فرع کیلئے اسم خاص حاصل نہوا تو ثانی کا انتصاب بنا بر تمیز جائز نہیں جیسے قطعۃ ذھب کہ سونے کے بڑے ٹکڑے کو قطعہ کہتے ہیں جو اسم خاص نہیں یا در جیسے قلیل فضۃ کہ چاندی کے ہر چھوٹے سے ٹکڑے کو قلیل کہتے ہیں یہ بھی اسم خاص نہیں تو ان دونوں مثالوں میں (ذھب) اور ۳۲

(فضۃ) مجرور با ضافت ہونگے نظر بر اں لفظ

(مجرور) اور (مرفوع) مفرد غیر مقدار بھی نہیں۔ کیونکہ انکی اصل (لفظاً) اور (معنیً) نہیں۔ بلکہ (جرّ) اور (رفع) ہے۔ پس صحیح یہ کہ (لفظاً) اور (معنیً) ذات مقدرۃ سے تمیز ہیں جو نسبت کہلاتی ہے۔ یعنی نسبت (مجرور) اور نسبت (مرفوع) بسوئے ضمیر نائب فاعل ممیز ہے (لفظاً) اور (معنیً) اسکی تمیز۔ اس مقام پر ہم نے ایک اور ترکیب بیان کی ہے جسکو البشیر الکامل میں دیکھا جائے۔

(۱۵۸) اسی صفحہ پر (ویذکر المفعول منصوباً کالمثال المذکور) کی ترکیب میں (کالمثال) کو (یذکر) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کما مَرَّ غیر مرّۃٍ۔

(۱۵۹) صفحہ ۹۴ پر (عجبت من ضرب زید ای مِن آن یضرب زید) کی ترکیب میں (من ضرب زید) کو مفسَّر اور (من ان یضرب زید) کو مفسِّر قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے کما مَرَّ۔ بلکہ یہ (ای تفسیر الجملۃ بالجملۃ کیلئے ہے۔ اور (ای) کے بعد (عجبت) بقرینۂ سابق محذوف ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی وہی ترکیب کی ہے جو لائق اتباع نہیں۔

(۱۶۰) صفحہ ۹۵ پر (لایسأم الانسان مِن دُعاءِ الخیر ای مِن دُعائہ الخیر) کی ترکیب میں بھی جار مجرور یعنی (مِن دُعاءِ الخیر) کو مفسَّر اور (مِن دُعائہ الخیر) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ بھی غلط۔ کما مَرَّ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی ایسا ہی قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں

(۱۶۱) اسی صفحہ پر (واما فی مصدر الفعل اللازم فصورۃ واحدۃ) کی ترکیب میں (فی مصدر الفعل اللازم) کو (کائن) مقدر سے متعلق کرکے (کائن) کو خبر قائم مقام شرط قرار دیا ہے اور (فصورۃ واحدۃ) کو مبتدا قائم مقام جزا۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ جملہ اسمیہ جزا ہے۔ جس کی شرط وجوباً محذوف۔ کما مَرَّ۔

(۱۶۲) صفحہ ۹۶ پر (وھو یعمل عمل فعلہ کالمصدر) کی ترکیب میں (کالمصدر) کو (یعمل) سے متعلق کیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کہ کاف جار کا متعلق عبارت میں مذکور نہیں ہوتا۔ کما مَرَّ۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہوکر مبتدائے محذوف (ھو) کی خبر ہے جس کا مرجع عمل اسم فاعل ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (یعمل) سے متعلق قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۳) صفحہ ۹۷ پر (لیکمل مشابہتہ بالفعل المضارع) اور (لما کان مشابھاً بالفعل المضارع) کی ترکیب میں (با) کو (مشابہت) اور (مشابھاً) سے متعلق قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کہ حرف جار زائد متعلق نہیں ہوتا۔ کما مَرَّ غیر مرّۃٍ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی متعلق کرگئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۴) اسی صفحہ پر (فیکون خبراً عنہ) کی ترکیب میں (عن) کو (یکون) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہوکر (خبراً) کی صفت ہے یا (خبراً) کا ظرف لغو۔ کما فی الفوائد الشافیہ صفحہ ۶۲۔

(۱۶۵) صفحہ ۹۸ پر (الضارب عمراً فی الدار) کی ترکیب میں (ضارب عمراً) کو جملہ فعلیہ خبریہ کہکے صلہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل وغیرہ صفات اپنے مرفوع سے ملکر جملہ نہیں ہوتے اسلئے کہ انمیں اسناد تام نہیں ہوتی بلکہ شبہ جملہ ہوتے ہیں۔ کا فیہ اور اسکی شرح غایۃ التحقیق بحث تمیز میں ہے۔ (او ما ضاھاھا) مِنَ المضاھاۃ وھی المشابھۃ ای فیما شابہ الجملۃ الفعلیۃ وھو اسم الفاعل نحو الحوض ممتلئ ماءً او اسم المفعول نحو الارض مفجرۃ عیوناً او الصفۃ المشبھۃ نحو زید حسن وجھاً او اسم التفضیل نحو زید افضل ابًا فان ھذہ الصفات مع ضمائرھا لیست بجملۃ لکن یشابھھا لانھا منسوبۃ الی فاعلھا کما ان الفعل منسوب الی فاعلہ)

(۱۶۶) اسی صفحہ پر (فیکون حالاً عنہ) کی ترکیب میں (عن) کو (یکون) سے متعلق کیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے بلکہ (منبئاً) مقدر کا ظرف مستقر ہے اور وہ (حالاً) کی صفت۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (عن) کو (یکون) سے متعلق کرگئے ہیں جو لائق اتباع نہیں۔ وجہ یہ کہ (کون) کا صلہ (عن) نہیں آتا۔

(۱۶۷) صفحہ ۹۹ پر (بل یکون حینئذٍ مضافًا الی مابعدہٗ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں کہ مضافاً (شبہ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر) **اَقُوْلُ** ۔ یہ غلط ہے کہ شبہ فعل اپنے مرفوع سے ملکر جملہ نہیں ہوتا۔ بلکہ شبہ جملہ ہوتا ہے۔ کَمَا مَرَّ آنِفًا)

(۱۶۸) اسکے بعد (مررت بزیدٍ ضاربٍ عمرًا امس) کی ترکیب میں فرماتے ہیں جسکو اسم فاعل کے عمل نہ کرنیکی مثال میں پیش کیا گیا ہے (ضارب اسم فاعل اپنے فاعل ضمیر اور مضاف الیہ یعنی مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر صفت) **اَقُوْلُ** ۔ یہ غلط ہے ورنہ (ضاربُ عمرٍ) کا زید کیلئے صفت ہونا درست نہوگا وجہ یہ کہ اگر (عمرٍ) کو (ضارب) کا مفعول قرار دیں تو صورت مذکورہ میں صیغۂ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہوگا۔ اور ایسے صیغہ کی اضافت معنوی نہیں ہوتی بلکہ لفظی ہوتی ہے۔ کافیہ میں ہے (وَاللفظیۃ ان یکون المضاف صفۃ مضافۃ الی معمولھا) اور اضافت لفظی تعریف کا افادہ نہیں کرتی تو (ضارب عمرٍ) نکرہ رہا۔ اور نکرہ کا صفت معرفہ واقع ہونا درست نہیں۔ نظر برآں (عمرٍ) مضاف الیہ ہے مفعول بہ نہیں۔ اب (ضارب) کی اضافت اسکی طرف معنوی ہوگی جو تعریف کا افادہ کرتی ہے تو (ضارب عمرٍ) معرفہ ہوا اور (زید) کی صفت واقع ہونا درست ہوگیا۔ چونکہ اسم فاعل کا بمعنی حال یا استقبال ہونا مفعول میں عمل نصب کے لئے شرط ہے۔ فاعل کو رفع دینے کیلئے شرط نہیں۔ لہذا مثال مذکور میں (ضارب) مفعول بہ میں عامل نہیں کہ شرط مفقود ہے۔ اور اپنے فاعل (ضمیر) میں عامل ہے۔ کہ اسکی شرط (اعتماد) متحقق ہے۔ اور یہ عمل اضافت لفظیہ کیلئے موجب نہیں اسلئے کہ اضافت لفظیہ میں معمول کی طرف مضاف ہونا ضروری ہے اور یہ (ضارب) اپنے معمول فاعل کی طرف مضاف نہیں۔ (عمرٍ) کی طرف مضاف ہے مگر وہ معمول نہیں پس مضاف باضافت لفظی نہوا۔

(۱۶۹) صفحہ ۱۰۰ پر (سواء کان بمعنی الماضی او الحال او الاستقبال) کی ترکیب میں (سواء) کو مبتدا اور (کان بمعنی الماضی الخ) کو جملہ خبر قرار دیا ہے۔ **اَقُوْلُ** یہ غلط ہے کیونکہ اس تقدیر پر جملہ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آتا ہے۔ اور صحیح یہ کہ (سواءٌ) خبر مقدم ہے اور (کان بمعنی الماضی الخ) بتاویل (کونہ بمعنی الماضی والحال او الاستقبال) مبتدا مؤخر۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے (سواءٌ) کا مبتدا ہونا جائز قرار دیا ہے جو لائق اتباع نہیں۔

(۱۷۰) اسی صفحہ پر (اعلم ان اسم الفاعل الموضوع للمبالغۃ کضرّاب الخ) کی ترکیب میں (الموضوع) کی ضمیر نائب فاعل کو ذو الحال اور (کضراب الخ) کو ظرف مستقر کر کے حال قرار دیا ہے۔ **اَقُوْلُ** ۔ یہ غلط ہے۔ ورنہ لازم آئیگا کہ آئندہ آنیوالا حکم انہیں چھ صیغوں کیساتھ مخصوص ہوجائے حالانکہ مبالغہ کے دیگر صیغوں کا بھی یہی حکم ہے جیسے صدّیق اور فاروق وغیرہ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی اسکو حال اور ضمیر نائب فاعل کو ذو الحال قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھیں

(۱۷۱) صفحہ ۱۰۱ پر (الکنھم جعلوا ما فیھما من زیادۃ المعنی قائمًا مقام ما زال من المشابھۃ اللفظیۃ) کی ترکیب میں (جعلوا) کے اندر ضمیر فاعل (ھم) مستتر بتائی اور (فیھما) کے متعلق مقدر (حصل) سے (من زیادۃ) کو متعلق بتایا اور (زال) سے (من المشابھۃ) کو متعلق قرار دیا ہے۔ **اَقُوْلُ** ۔ یہ تینوں باتیں غلط۔ اول اسلئے کہ صرف میر یاد نہونے پر مبنی ہے۔ (جعلوا) میں ضمیر فاعل مستتر نہیں۔ بلکہ واؤ ضمیر بارز فاعل ہے۔ صرف میر صفحہ ۹ میں ہے۔ (وواو در نصروا علامت جمع مذکر و ضمیر فاعل است) دوم اسلئے کہ (من زیادۃ المعنی) ظرف مستقر ہوکر (ما) سے حال ہے۔ سوم اسلئے کہ (من المشابھۃ) بھی ظرف مستقر ہوکر (ما) سے حال ہے۔ کیونکہ دونوں (مِن) برائے تبیین ہیں۔ اور (مِن) برائے تبیین ظرف مستقر ہوکر حال ہوا کرتا ہے اگر مبہم معرفہ ہو۔ اور اگر نکرہ ہے تو صفت۔

(۱۷۲) صفحہ ۱۰۲ پر (وشرط عملہ کونہ بمعنی الحال او الاستقبال) کی ترکیب میں (کون) کو اسم و خبر سے ملاکر جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیا ہے۔ **اَقُوْلُ** ۔ یہ غلط ہے کہ مصدر اپنے متعلقات سے ملکر نحویوں کے نزدیک شبہ جملہ بھی نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ جملہ۔ اسیواسطے علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ نے کافیہ (بحث تمیز) میں اسکی نسبت کو جملہ اور شبہ جملہ سے علیحدہ بایں طور ذکر فرمایا ہے (او فی اضافۃ مثل یعجبنی طیبہ ابًا وابوۃً ودارًا وعلمًا)۔

(۱۷۳) اسی صفحہ پر (واعتمادہ علی المبتدأ کما فی اسم الفاعل) کی ترکیب میں (الٰی) کو (اعتماد) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اَقُوْلُ** ۔ یہ غلط ہے کہ (کما) ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ کما مرّ غیر مرۃ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھیے اور یاد رکھیے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (اعتماد) سے متعلق فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۷۴) صفحہ ۱۰۳ پر (مثل زیدٌ مضروبٌ غلامہ الآن او غدًا) کی ترکیب میں (الآن) کو معطوف علیہ اور (غدًا) کو معطوف قرار دیا ہے۔ **اَقُوْلُ** ۔ یہ غلط ہے۔

بلکہ (غدًا) سے پہلے (زید مضروب غلامہ) بقرینۂ سابق محذوف ہے۔ اور یہ مجموعہ ماقبل پر معطوف۔ کیونکہ دو مثالیں مقصود ہیں۔ ایک اسم مفعول بمعنی حال کی اور دوسری اسم مفعول بمعنی استقبال کی مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (غدًا) کو (الآن) پر معطوف قرار دئے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۷۵) اسی صفحہ پر (واذا انتفی فیہ اَحدُ الشرطین المذکورین ینتفی عملہ) کی ترکیب میں (اذا) کو حرف شرط تحریر فرمایا ہے۔ **اقول** یہ غلط کیونکہ (اذا) حرف نہیں بلکہ اسم ہے۔ کما مرّ مرارًا۔

(۱۷۶) صفحہ ۴۹ پر (وہی مشابہۃ باسم الفاعل) کی ترکیب میں (با) کو (مشابہۃ) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہ (با) زائدہ ہے اور بائے زائدہ متعلق نہیں ہوتی۔ کما مرّ فیما سبق۔

(۱۷۷) اسی صفحہ پر (وفی کون کُلٍّ منہما) وصفۃ کی ترکیب میں (کون) کو جملہ اسمیہ خبریہ ٹھہرا کر مجرور قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** یہ غلط ہے کہ مفرد ہے جملہ بھی نہیں تو چہ جائیکہ جملہ۔ اور لطف یہ ہے کہ پہلے (کون) کو جملہ فعلیہ قرار دیا تھا۔ اور یہاں پر اسمیۃ۔ لیکن اسمیں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ جتنا راج ہے جو چاہے کہو۔

(۱۷۸) اسی صفحہ پر (مثل حسن حسنان حسنون حسنۃ حسنتان حسنات علٰی قیاس ضارب ضاربان ضاربون ضاربۃ ضاربتان ضاربات) کی ترکیب میں (حسن) کو معطوف علیہ اور باقی مادہ کو معطوفات قرار دیا ہے۔ اسی طرح (ضارب) کو معطوف علیہ اور باقی مادہ کو معطوف۔ **اَقُولُ** یہ غلط ہے اور ضعف بصر پر قوی برہان جب حرف عطف ہی نہیں اور نہ اسکو محذوف بتایا تو معطوف علیہ اور معطوف کا سر بے ہنگام نہیں تو کیا ہے صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے۔

(۱۷۹) صفحہ ۵۰ پر (واِمّا اشتراط الاعتماد فمعتبر فیہما اِلّا ان الاعتماد علی الموصول لا یتاتی فیہما) کی ترکیب میں (اشتراط الاعتماد فمعتبر فیہما) جملہ کو مستثنیٰ منہ قرار دیا ہے اور (الا) کو حرف استثنا۔ اور (ان الاعتماد علی الموصول الخ) جملہ کو مستثنیٰ۔ **اَقولُ** یہ سب غلط۔ بقول شخصے انشا غلط املا غلط۔ مضمون غلط۔ کیونکہ جملہ نہ مستثنیٰ منہ ہوتا ہے نہ مستثنیٰ۔ اسلئے کہ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔ اگر باور نہو تو ہم سے سنئے۔ حاشیہ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی بر حاشیہ ملا عبد الغفور قدس سرہ صفحہ ۸۰ میں خواص اسم شمار کرتے ہوئے فرمایا (من جملتہا تاء التانیث المتحرکۃ[1] ویاء النسبۃ[2] وکونہ فاعلا[3] ومفعولا[4] وموصوفا[5] وذا حال[6] وتمییزا[7] ومثنّی[8] ومجموعا[9] ومنادی[10] ومصغرا[11] ومکبرا[12] ومنسوبا[13] ومستثنی[14] ومستثنی منہ[15] ومرجعا للضمیر[16] بلا تاویل ومنصرفا[17] وغیر منصرف[18] وابدال[19] اسم صریح منہ[20] والاخبار بہ[21] مع مباشرۃ الفعل[22] نحو کیف کنت القیام[23] اذا خرجت التنکیر والتعریف[24] والتذکیر والتانیث)

اور جب الا کے جملہ ماقبل اور جملہ مابعد کا مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ہونا باطل تو الا بھی برائے استثنا نہ رہا۔ بلکہ الّا یہاں پر بمعنی (لکن) برائے استدراک ہے۔ اور (لکن) خواہ برائے عطف ہو خواہ برائے استدراک دونوں کا مابعد جملہ اصطلاحا مستثنیٰ نہیں کہلاتا۔ چنانچہ کافیہ میں مستثنیٰ متصل کی بیان کردہ تعریف کے بعد شرح جامی صفحہ ۱۶۲ میں (بالّا واخواتہا) پر فرمایا (احترز بہ عن نحو جاء نی القوم لا زید وما جاءنی القوم لکن زید جاءم) اس سے ظاہر ہوا کہ (لکن) عاطفہ کے مابعد جملہ کو مستثنیٰ نہیں کہتے۔ اور اسی عبارت کے بعد متصلا محرم آفندی صفحہ ۲۰۳ میں ہے۔ (اوبلکن الاستدراکیۃ نحو جاء نی القوم لکن زید لم یجیٔ) اس سے معلوم ہوا کہ (لکن) استدراکیہ کے مابعد جملہ کو بھی مستثنیٰ نہیں کہتے۔ علاوہ ازیں اس سے بیشتر مستثنیٰ کے اسم ہونیکی بایں طور تصریح فرمائی کہ تعریف مستثنیٰ متصل میں واقع (المخرج) کی تفسیر میں فرمایا (ای الاسم الذی اخرج) اور مستثنیٰ منقطع کی تعریف میں واقع (المذکور) کی تفسیر محرم آفندی صفحہ مذکور میں بایں طور فرمائی (ای الاسم الذی ذکر) اب روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ مستثنیٰ متصل ہو یا منقطع دونوں اسم ہوتے ہیں۔ نظر بر آں ذات شریف کا (الّا) کو برائے استثنا قرار دیکر جملہ ماقبل کو مستثنیٰ منہ اور جملہ مابعد کو مستثنیٰ قرار دینا درست نہیں نیز مستثنیٰ منہ بھی اسم ہی ہوتا ہے کیونکہ وہ ایسے اسم سے عبارت ہے جسکے حکم افراد یا اجزا سے مستثنیٰ کو خارج کیا جاتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ (مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستثنا بہ ہوا) اس ارشاد کو از قبیل (کرلیے الانبیب چڑھے) سمجھیئے کیونکہ اول تو (الّا) کے جملہ ماقبل اور جملہ مابعد کو مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ قرار دینا ہی درست نہ تھا اسپر مزید یہ کہ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ کو ملا کر جملہ بنا دیا جو غلط بر غلط کا مصداق بن گیا۔ کیونکہ جملہ بغیر اسناد متحقق نہیں ہوتا۔ اور مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ میں اسناد مفقود پھر دونوں ملکر جملہ کیسے ہو جائیں گے۔

(۱۸۰) صفحہ ۱۰۶ پر (قد یکون معمولها منصوبًا علی التشبیہ بالمفعول فی المعرفۃ وعلی التمییز فی النکرۃ) کی ترکیب میں (فی المعرفۃ) کو (التشبیہ) سے متعلق قرار دیا ہے اور (فی النکرۃ) کو (التمییز) سے۔ **اقول** - یہ غلط ہے اور عدم فہم معنی پر مبنی۔ کیونکہ (فی) صلۂ تشبیہ وجہ شبہ پر داخل ہوتی ہے۔ اور (المعرفۃ) یہاں وجہ شبہ نہیں نیز (نکرہ) تمیز کیلئے ظرف نہیں بلکہ خود تمیز ہے تو (فی النکرۃ) کو (التمییز) سے متعلق قرار دینے پر ظرفیۃ الشیٔ لنفسہ لازم آئے گی۔ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھیے۔

(۱۸۱) صفحہ ۱۰۷ پر لاجل الاضافۃ کو ترکیب میں (فیجر) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے۔ بلکہ (مجرورًا) کا ظرف لغو ہے۔

(۱۸۲) صفحہ ۱۰۸ پر (ان یکون فی آخرہ الخ) کی ترکیب میں (یکون فی آخرہ الخ) کو جملہ بنا کر معطوف علیہ قرار دیا اور (او یکون فی آخرہ مضافًا الیہ) کو جملہ بنا کر معطوف بھی فرماتے ہیں۔ (معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور) **اقول** - یہ غلط ہے بلکہ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صلہ ہوگا۔ کیونکہ اول (یکون) سے پیشتر (ان) موصول حرفی موجود ہے۔

(۱۸۳) اسی صفحہ پر (علی انّها تمییز له) کی ترکیب میں (له) کو (تمیین) سے متعلق قرار دیا ہے **اقول** - یہ غلط ہے بلکہ ظرف مستقر ہو کر اُس کیلئے صفت ہے۔

(۱۸۴) صفحہ ۱۰۹ پر فیرفع منه الابهام) کی ترکیب میں (یرفع) کی ضمیر فاعل (هو) کا مرجع (النکرۃ) قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے کیونکہ راجع کی مرجع کیساتھ تانیث میں مطابقت نہیں بلکہ اس کا مرجع (تمییز) ہے جو بہ نسبت (النکرۃ) اقرب بھی ہے۔

(۱۸۵) صفحہ ۱۱۰ پر (احدهما العامل فی المبتداء والخبر وهو الابتداء) کی ترکیب میں (العامل فی المبتدأ والخبر) کو معطوف علیہ قرار دیا ہے اور (هو الابتداء) جملہ کو معطوف۔ **اقول** - یہ غلط ہے۔ بلکہ یہاں عطف جملہ بر جملہ ہے یعنی (هو الابتداء) جملہ (احدهما العامل) جملہ پر معطوف ہے۔

(۱۸۶) اسی صفحہ پر (وهو الابتداء ای خلو الاسم عن العوامل اللفظیۃ) کی ترکیب میں (الابتداء) کو مفسَّر اور (خلو الاسم الخ) کو مفسِّر قرار دیا۔ **اقول** - یہ غلط ہے کیونکہ نحویوں کی نہیں تو ایسی صورت میں (ای) کے ما قبل کو معطوف علیہ یا مبدل منہ قرار دیتے ہیں اور مابعد کو عطف بیان یا بدل الکل۔ کما مرّ عن مغنی اللبیب فتذکر۔

(۱۸۷) صفحہ ۱۱۱ پر جو کتاب کا آخری صفحہ ہے (اذ یصحان یقال الخ) کی ترکیب میں (یقال) کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیکر فرماتے ہیں (بتاویل مفرد ہو کر فاعل ہوا) **اقول** - یہ غلط ہے کہ تعبیرات کے مطابق نہیں وہ تو یوں کہتے ہیں کہ (یقال الخ) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ (اَن) موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر فاعل)۔

ناظرین مقام غور ہے کہ صفحہ ۶ سے ترکیب نحوی شروع ہو کر صفحہ ۱۱۱ پر ختم ہوئی۔ تو کتاب کے کُل صفحات ترکیب صفحہ ۱۰۵ ہوئے جن میں (۱۸۷) غلطیاں ہیں اور وہ بھی موٹی موٹی جن کو دیکھ کر مبتدی بھی انگشت بدنداں رہ جائیں۔ کتاب کا کوئی صفحہ غلطی سے خالی نہیں۔ ہم نے کُل اغلاط بالاستیعاب بیان نہیں کیے۔ ورنہ اغلاط کی تعداد کہیں سینکڑوں تک پہونچتی۔ یہ ہے دار العلوم دیوبند میں درجہ علیا کے مدرس مولانا ظہور احمد صاحب کی نحو دانی۔ اسی دار العلوم کے تین صدر مدرس مولانا محمود حسن صاحب مولانا انور شاہ صاحب۔ مولانا حسین احمد صاحب کی حدیث دانی کا نمونہ ہم اپنی کتاب بشیر القاری شرح صحیح البخاری میں پیش کر چکے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایں خانہ ہمہ آفتاب است۔ اسی پر بعض ناعاقبت اندیش دیوبندی صاحبان بغلیں بجا بجا کر فرماتے ہیں کہ ہمنے علمی خدمات انجام دی ہیں۔ شروح لکھیں حواشی لکھے۔ ناظرین پر منکشف ہو گیا۔ کہ ان حضرات کے حواشی اور شروح کا یہ حال ہے کہ اسلاف و اخلاف سب کے سب بدترین اغلاط میں گرفتار ہیں۔ انہیں بخاری شریف پڑھنے اور برسہا برس تک پڑھانے کے باوجود اُسکے پہلے باب کا سمجھنا نصیب نہوا۔ اور ان ذات شریف کو نحو کی ابتدائی کتاب شرح مائۃ عامل کی ترکیب نہ آئی

آخر وجہ کیا

وہی جو ہمنے بشیر القاری میں بیان کی ہے کہ دیوبندی اکابر اپنے مرشد برحق حقیقت آگاہ ولایت پناہ حضرت حاجی امداد اللہ شاہ قدس سرہٗ کی جناب میں بے ادبی اور گستاخی کیساتھ پیش آئے۔ اور اصاغر تا ایں دم اُس بے ادبی اور گستاخی کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں بنظر براں دونوں پر راہ حق مسدود کر دی گئی

کہ مرشد برحق کی بارگاہ میں اسارت ادب کا یہی انجام ہوتا ہے جیسے اسلاف یہود نے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بے ادبیاں کیں اور اخلاف انپر راضی ہے لہذا دونوں کا انجام ضلال بعید ہوا۔ کہ ہر روز بڑھے تو گمرد ملادے گر روز بڑھے نا ہشود + بھیکا وہ نر کو ڈ ہے جو گمرد کو سمجھے اور۔

ہدایات برائے اساتذہ

(۱) طلبہ کو جبتک نحو میر کے مسائل زبانی یاد نہوں شرح مائۃ عامل ہرگز شروع نہ کرائیں۔ (۲) عبارت کا تجزیہ کر کے ہر ہر کلمہ کے متعلق سوال کریں کہ یہ اسم ہے یا فعل یا حرف۔ اگر اسم ہے تو اُس کی علامتوں میں سے کونسی علامت پائی جاتی ہے۔ اور اگر فعل ہے تو اُسکی علامتوں میں سے کونسی علامت پائی جاتی ہے۔ اور اگر حرف ہے تو اُسکی علامت بتاؤ۔ (۳) اگر اسم ہے تو معرب ہے یا مبنی۔ اگر معرب ہے تو باعتبار وجوہ اعراب معرب کی سولہ[۱۶] قسموں میں سے کونسی قسم ہے۔ نیز معرب ہونے کی تقدیر پر منصرف ہے یا غیر منصرف۔ اگر غیر منصرف ہے تو اسباب منع صرف میں سے کون کون سے سبب پائے جاتے ہیں نیز مفرد ہے یا مثنیٰ یا جمع اگر جمع ہے تو قلت یا کثرت۔ اور اگر مبنی ہے تو اسم غیر متمکن کی آٹھ[۸] قسموں میں سے کونسی قسم ہے۔ نیز مبنی کس چیز پر ہے حرف پر یا حرکت پر یا سکون پر۔ ملفوظ پر یا مقدر پر۔ نیز اگر اسم ہے تو عامل ہے یا غیر عامل۔ اگر عامل ہے تو گیارہ[۱۱] قسموں میں سے کونسا ہے۔ اور اُسکے شرائط عمل پائے جاتے ہیں یا نہیں۔ نیز مرفوع ہے یا منصوب یا مجرور۔ اگر مرفوع ہے تو مرفوعات میں سے کونسا مرفوع ہے۔ اور اگر منصوب ہے تو منصوبات میں سے کونسا منصوب۔ اور اگر مجرور ہے تو مجرورات میں سے کونسا مجرور۔ (۴) اور اگر فعل ہے تو معرب ہے یا مبنی۔ اگر معرب ہے تو باعتبار وجوہ اعراب کونسی قسم ہے اور اگر مبنی ہے تو مبنی اصل ہے یا غیر اصل۔ اور کس پر مبنی ہے نیز عامل ہے تو کیا عمل کرتا ہے نیز لازم ہے یا متعدی۔ اگر متعدی ہے تو بیک مفعول یا بدو مفعول یا بسہ مفعول۔ اور اگر کوئی اسم یا فعل معمول ہے تو اُس کا عامل لفظی ہے یا معنوی۔ (۵) اور اگر حرف ہے تو عامل ہے یا غیر عامل۔ اگر عامل ہے تو حروف عاملہ کی کونسی قسم ہے اور کیا عمل کرتا ہے اور اگر غیر عامل ہے تو حروف غیر عاملہ کی کونسی قسم۔ نیز مبنی ہے تو کس پر

اسم منسوب

(۶) اُس اسم کو کہتے ہیں جسکے آخر یائے نسبت ہو۔ یہ بھی عمل کرتا ہے بعض نحوی اسم مفعول کی طرح عامل قرار دیتے ہیں اور بعض اسم فاعل کی طرح۔ بر تقدیر اول اس کا مرفوع نائب فاعل ہوتا ہے اور بر تقدیر دوم فاعل۔ الفوائد الشافیہ صفحہ ۳۴ پر زیر تعریف معدل لفظ (الاصلیۃ) کی ترکیب میں فرمایا اسم منسوب مفرد مؤنث نائب الفاعل فیہا ھی راجع الی الصیغۃ) اس سے معلوم ہوا کہ اسم منسوب کا مرفوع نائب فاعل ہوتا ہے۔ تو یہ حضرات اسم منسوب کو بتاویل (منسوب) لیتے ہیں جو صیغۂ اسم مفعول ہے۔ اور همع الهوامع صفحہ ۱۹۲/۲ میں اسم منسوب الیہ کی تغییر لفظی اور معنوی بیان کرنیکے بعد تغییر حکمی بایں طور بیان فرمائی۔ (وحکمی وھو رفعہ لما بعدہ علی الفاعلیۃ کالصفۃ المشبھۃ نحو مررت برجل قرشی ابوہ کانک قلت منتسب الی قریش ابوہ ویطرد ذلک فیہ وان لم یکن مشتقا وان لم یرفع الظاھر رفع الضمیر المستکن فیہ کما یرفعہ اسم الفاعل المشتق۔ اس سے ظاہر ہوا کہ یہ حضرات اسم منسوب کو بتاویل (منتسب) لیتے ہیں جو صیغۂ اسم فاعل ہے تو اُس کا مرفوع انکے نزدیک فاعل ہوتا ہے۔ بروقت ترکیب اسم منسوب کے عمل کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ کہ یہ خطائے فاحش ہے جسمیں آجکل طلبہ درکنار اساتذہ بھی مبتلا ہیں۔

صفات

(۷) جیسے اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل کے عمل کو بروقت ترکیب نظر انداز نہ کریں۔ (۸) اسم فاعل اور اسم مفعول پر الف لام بمعنی اسم موصول اسوقت ہوتا ہے جبکہ یہ بمعنی حدوث ہوں۔ اور اگر بمعنی ثبوت ہیں تو بالاتفاق حرف تعریف ہوتا ہے۔ جب انکے معنی تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید ہوکر ملحوظ ہوں تو بمعنی حدوث ہوتے ہیں۔ اور اگر تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ انکے معنی کی تقیید ملحوظ نہیں تو بمعنی ثبوت ہوتے ہیں۔ یہ چیز دریافت کرنیکیلئے مزید توجہ درکار ہوتی ہے کہ کہاں پر بمعنی حدوث ہیں اور کہاں بمعنے ثبوت (۹) تسمیہ میں واقع صفت مشبہ الرحمٰن اور الرحیم عامل ہیں اور یہ کتب نحو میں صفت مشبہ کی بیان کردہ اٹھارہ[۱۸] قسموں سے خارج جن میں بعض حسن اور بعض قبیح ہیں کیونکہ یہ اٹھارہ[۱۸] قسمیں اسوقت ہیں جبکہ صفت مشبہ اسم ظاہر میں عامل ہو۔ (۱۰) اسم تفضیل کا استعمال بوجوہ ثلثہ معروفہ اُسوقت واجب ہے جبکہ معنی تفضیل پر باقی ہو ورنہ واجب نہیں جیسے لفظ (آخر) کہ نوع رابع میں وجوہ ثلثہ سے معرّیٰ کرکے استعمال کیا گیا ہے

اور تیرہویں نوع میں معرّف باللام عمل بہر صورت کرے گا۔ تمّت ثلاث عشر نوعًا کاملة

اصلاح ضروری

(نحو مررت بزید ای الصق مروری بمکان یقرب منہ زید) اور ہم قسم آئندہ مقامات کی ترکیب میں قدرے فروگذاشت واقع ہوگئی ہے کاپیاں تیار ہو کر طبع ہو جانے کے باعث درستگی نہ ہو سکی - فروگذاشت یہ ہے کہ مررت بزید کو مراد اللفظ قرار دیکر مضاف الیہ بنا دیا - اور الصق مروری الخ کو جملہ مفسرہ صحیح ترکیب یوں کیجائیگی۔ کہ نحو مضاف (مررت بزید) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ (ای) حرف تفسیر (الصق مروری بمکان یقرب منہ زید) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل۔ معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے ملکر مضاف الیہ (نحو) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی باقی معلوم پھر مررت بزید۔ اور الصق مروری الخ کی بر تقدیر ارادہ معنی وہی ترکیب کیجائے جو کتاب میں مذکور ہے۔ وجہ یہ کہ (مررت بزید) نحو کا مضاف الیہ ہونے کے باعث مراد اللفظ ہے مراد المعنی نہیں ورنہ جملہ ہوگا اور لفظ نحو جملہ کی طرف مضاف نہیں ہوتا - اور جب مراد اللفظ ہے تو مفرد ہوا - اور جملہ مفرد کی تفسیر نہیں ہوتا - لہذا (الصق مروری الخ) بھی مراد اللفظ ہے تو یہ بھی مفرد ہوا - نظر بر آں (ای) تفسیر المفرد بالمفرد کیلئے ہے - اور ایسی صورت میں (ای) کا ماقبل معطوف علیہ یا مبدل منہ اور مابعد عطف بیان یا بدل الکل ہوتا ہے۔ کما مرّ عن مغنی اللبیب وغیرہ - اساتذہ کرام بروقت درس اس چیز کا خیال رکھیں۔

مائۃ عامل کے مصنّف

شیخ عبدالقاہر جرجانی ہیں جو از روئے اعتقاد معتزلی تھے اور فقہ میں امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مقلد کتاب جمل انہیں کی تالیف ہے جسکو مجموعہ نحو میر میں شامل کر دیا گیا ہے ابو علی فارسی کی کتاب الایضاح کی شرح لکھی جو تیس جلدوں میں مکمل ہوئی - ۴۷۱ھ میں وفات پائی۔

اور اُس کے شارح

عارف باللہ شیخ عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی ہیں کما فی الدر المکنون لمحمد ماہ بن محمد النور آپکا اصلی لقب عماد الدین اور مشہور نور الدین ہے - اور اشعار میں تخلص (جامی) بتاریخ ۲۳ شعبان المعظم ۸۱۷ھ خراسان کے ایک قصبہ میں پیدا ہوئے جس کا نام (جام) تھا اُسکی طرف نسبت ہے اور اپنے والد ماجد شیخ الاسلام احمد جامی قدس سرہ السامی کے (جام) بمعنی پیالہ کی طرف نسبت سے آپکا تخلص (جامی) ہے قصبہ جام کی طرف نسبت کرنے پر (جامی) کے معنی ہونگے قصبہ جام کے رہنے والے اور جام شیخ الاسلام کی طرف نسبت کرنے پر (جامی) کے معنی ہونگے شیخ الاسلام کے جام سے فیض حاصل کرنیوالے چنانچہ خود آپنے ان دونوں نسبتوں کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ۔ مولدم جام و رشحۂ قلم + جرعۂ جام شیخ الاسلامی ست + لاجرم در جریدۂ اشعار + بدو معنی تخلصم جامی است۔

نسب شریف اور تحصیل علم

آپکے والدین کریمین دونوں امام محمد علیہ الرحمۃ کے نسل پاک سے ہیں جو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ خاص تھے اپنے والد ماجد شیخ الاسلام احمد جامی قدس سرہ السامی سے صرف و نحو کی تحصیل فرمائی پھر ہرات پہونچکر علامہ جنید علیہ الرحمۃ سے شرح مفتاح اور مطول پڑھی پھر خواجہ علی سمرقندی علیہ الرحمۃ کے حلقۂ درس میں حاضر ہوئے جو سید شریف جرجانی قدس سرہ النورانی کے باکمال شاگرد تھے پھر شیخ محمد جاجرمی علیہ الرحمۃ کے درس میں شریک ہوئے جو علامہ سعد الدین تفتازانی کے سلسلۂ تلامذہ سے تھے پھر قاضی روم وغیرہ فضلائے روزگار سے استفادہ کیا شرح مائۃ عامل کے علاوہ تصانیف کی تعداد ۴۵ ہے بعض تصانیف فارسی زبان میں ہیں اور بعض عربی زبان میں۔

سلسلۂ بیعت

مخدوم الملۃ حضرت سعد الدین کاشغری قدس سرہٗ سے سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے اور خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہٗ سے بھی استفاضہ کیا۔

وفات

جب عمر شریف اکیاسی ۸۱ سال کو پہونچی تو بتاریخ ۱۸ محرم الحرام ۸۹۸ھ بمقام ہرات وصال فرمایا۔ آیت کریمہ ومن دخلہ کان آمنا سے سن وفات نکلتا ہے جسکو بعض ادبا نے بایں طور نظم کیا ہے۔ جامی کہ بود بلبل جنت بشوق رفت ٭ فی روضۃ مخلدۃ ارضہا السماء ٭ کلکِ قضا نوشت بدروازہ بہشت۔ تاریخ وصِ ومن دخلہ کان آمنا۔ اور مولنا آسی مدراسی علیہ الرحمۃ نے اس تاریخ کو خالص عربی زبان میں فرمادیا جامیُّ الذی ھو راح مجامنا ٭ کالرّوح کان فی جسد المقبر کامنا ٭ قد مات بالہرات وقد حل بالحرم ٭ ارختہ ومن دخلہ کان آمنا ٭

بارگاہ نبوی میں مقبولیت

مخدوم معظم جناب خان بہادر بھیا شیخ بشیر الدین صاحب مرحوم نے اپنے استاد معظم حضرت مولنا عبد السمیع صاحب (بیدل) قدس سرہ سے نقل کرکے بیان فرمایا کہ ایک قصیدۂ نعتیہ تالیف کرکے بایں خیال روانہ ہوئے۔ کہ مدینہ منورہ حاضر ہوکر مواجہ شریف میں عرض کرینگے۔ جھومتے ہوئے جارہے تھے۔ عالم مستی طاری تھا۔ جب مدینہ منورہ سے قریب پہونچے تو محبوب خدا صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ایک صاحب سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ جامی آرہا ہے اس سے کہدینا کہ قصیدہ کا یہ شعر یہاں پر نہ پڑھے۔ خواہم از شوق دست بوس تو برد ٭ دست بیروں کن از یمانی برد ٭ ورنہ اسکی خاطر ہاتھ قبر سے باہر نکالنا پڑے گا۔ جس سے فتنۂ عظیم برپا ہونے کا خطرہ ہے۔ اللہ اکبر کبیرا۔ ایسی مقبولیت ذٰلِکَ فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ وہ قصیدہ بتمامہ یہ ہے۔

یانبی اللہ السلام علیک	انما الفوز والفلاح لدیک	بس بود جاہ واحترام مرا	یک علیک لے ز تو صد سلام مرا
بسلام آمدم جوابم دہ	مرہمے بردل خرابم نہ	خواہم از شوق دست بوس تو برد	دست بیروں کن از یمانی برد
مہر روئے تو برد ہوش از من	بنمار وئے خود زبرد یمن	سوئیم افگن ز رحمتے نظرے	باز کن بر رخم ز لطف درے
زاری من شنو تکلم کن	گریۂ من نگر تبسم کن	لب بجنباں پئے شفاعت من	منگر در گناہ وطاعت من
گرنہ رفتم طریق سنت تو	ہستم از عاصیان امت تو	رحم کن برمن وفقیری من	دست دہ بہر دستگیری من
اے دل ودیدہ خاک نعلینت	رشتۂ جاں شراک نعلینت	روئے مجنوں بر آں زمین اولی	کہ بود پائے ناقۂ لیلی
اے خوش آں سرزمیں کہ منزل تست	یا بر آں جا گذار محمل تست	بر گیاہے کز آں زمیں خیزد	ناقہ در جیب یاسمیں بیزد
پیش آں بارگاہ نورانی	شود بر خاکِ راہ پیشانی	رود آں بارگاہِ حشمت وناز	پیش سینہ نہادہ دست نیاز
دمبدم در معنی سفتہ	خالی از لاف ودعوی گفتہ	کے بود کہ میاں ممبر وقبر	کردہ صد چاک جیب خرقۂ صبر
یارسول اللہ السلام علیک	انما الفوز والفلاح لدیک	کے بود با دلے ز غم رستہ	جامی احرام آں حرم بستہ

ادب

ہمارے استاذ معظم حضرت مولنا عبد الحی صاحب افغانی قدس سرہ النورانی - - - - - نے واقعۂ ذیل بیان فرمایا جو دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف میں درجۂ معقولات کے مدرس علی تھے۔ کہ ایکمرتبہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو کھانا پینا بایں خیال ترک کردیا کہ کھانے پینے سے پاخانے پیشاب کی حاجت ہوگی مبادا جس مقام پر قضائے حاجت کی جائے وہاں پر پائے اقدس پڑا ہو کہ یہ نظر عشاق میں بے ادبی ہے۔ لیکن شرعی حکم نہیں بلکہ اپنے اپنے ظرف کے مطابق امکانی ادب ہے جیسے میرٹھ کے ایک مشہور رئیس محترم جناب منشی صادق حسین صاحب عرف چاند میاں مرحوم نے بیان فرمایا کہ ہمارے والد ماجد نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ شکار کو جاؤ تو گدھ کو نہ مارنا کیونکہ اسکی عمر ہزار سال سے بھی زائد ہوتی ہے جس گدھ کو تم مارو شاید اس نے رسول پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو ایسے گدھ کو مارنا شانِ ادب سے بعید ہے۔ الغرض کچھ دن قیام کرنیکے بعد مزار اقدس پر حاضر ہوکر طالب اجازت ہوتے ہوئے عرض کیا یبشفری روم چہ فرمائی۔ تو قبر انور سے جواب آیا بسلامت روی وباز آئی۔ یہ جواب سنکر سراپا مسرت بن گئے کہ اس جواب میں دوبارہ حاضری نصیب ہونے کا مژدہ ہے چنانچہ دوبارہ حاضر ہوئے اور حسب معمول سابق قیام کیا پھر کچھ عرصہ کے بعد سلام رخصت کیلئے حاضر ہوئے اور سابق کی طرح عرض کیا بسفری روم چہ فرمائی۔ اس مرتبہ قبر انور سے جواب نہ آیا تو اشکبار ہوگئے کہ جواب نہ آنا اس بات کی دلیل ہے کہ آئندہ حاضری نصیب نہ ہوگی۔ چنانچہ واپسی پر واصل بحق ہوگئے۔ رحمہ اللہ تعالی رحمۃ واسعۃ وافاض علینا من فیوضہ السّاطعۃ فی الدنیا والاخرۃ۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا ومولانا وشفیعنا وحبیبنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین ٭

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ۔ ٦-٣-١٣٨٣ھ چہارشنبہ ١٩٦٣ء

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی
عکس طبع قدیم